مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 85, Thursday- 26 March, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۸۵ ۞ جمعرات ، ۲۶ر مارچ ،۲۰۲۶ء ، ۶ر شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

ہائی کورٹ کی سختی کے بعد دہلی یونیورسٹی پابندی سے آزاد،

کیمپس میں احتجاج کے لیے اجازت پر مبنی نظام نافذ

کیمپس میں اب کسی بھی قسم کے دھرنے، مظاہرے، ریلی یا جلسے جلوس کے لیے انتظامیہ سے پیشگی اجازت لازمی کردی گئی ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی نے واضح کیا ہے کہ کیمپس میں اجازت کے بغیر کوئی سرگرمی نہیں ہوگی۔

قومی راجدھانی کی مشہور دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) نے کیمپس میں احتجاج کے حوالے سے اپنی پالیسی میں بڑی تبدیلی کی ہے۔ ہائی کورٹ کے سخت تبصرے کے بعد یونیورسٹی نے مظاہرے کے حوالے سے مکمل پابندی ہٹادی ہے اور اجازت پر مبنی نظام نافذ کردیا ہے جس سے طلباء، فیکلٹی اور ملازمین کے لیے نئے قواعد طے کردیئے گئے ہیں۔ ہائی کورٹ کے اعتراض کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ نے اپنے سابقہ فیصلے میں ترمیم کی ہے۔ اب کسی بھی قسم کے دھرنے، مظاہرے، ریلی یا جلسے کے لیے پیشگی اجازت لازمی کردی گئی ہے۔ یونیورسٹی نے واضح کیا ہے کہ کیمپس میں اجازت کے بغیر کوئی سرگرمی نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں پراکٹر آفس کی جانب سے جاری ہدایات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس میں طلباء کا اخراج، ملامین کی برخاستگی اور ضرورت پڑنے پر پولیس کارروائی بھی شامل ہوسکتی ہے۔ انتظامیہ نے اسے نظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے ضروری قدم قرار دیا ہے۔ غور طلب ہے کہ 17 فروری کو یونیورسٹی نے ایک ماہ کے لیے ہر طرح کے دھرنے اور مظاہروں پر پوری طرح پابندی عائد کردی تھی۔ اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کیا گیا جہاں عدالت نے اعتراض کرتے ہوئے اسے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اسی کے بعد یونیورسٹی کو اپنے حکم میں ترمیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ اب کسی بھی پروگرام کے لیے منتظمین کو ذاتی طور پر دستخط شدہ درخواست پراکٹر کے دفتر میں جمع کرانی ہوگی۔ یہ درخواست متعلقہ پولیس افسران کو بھی دینا ہوگی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس سے احتساب کو یقینی بنایا جائے گا اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے گا۔ نئے قوانین کے تحت منتظمین کو پروگرام کے بارے میں کم از کم 72 گھنٹے پہلے مکمل معلومات فراہم کرنا ہوں گی۔ اس میں پروگرام کا فارمیٹ، دورانیہ، شرکاء کی تعداد اور مقررین کی تفصیلات شامل ہوں گی۔ یونیورسٹی نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ سوشل میڈیا پوسٹس یا پوسٹرز کو اجازت نہیں مانا جائے گا اور باہر کے لوگوں کی شرکت پر سختی سے پابندی ہوگی۔ بتادیں کہ 13 فروری کو دہلی یونیورسٹی میں یو جی سی ایکویٹی قواعد کے حوالے سے ایک پروگرام کے دوران دو گروپوں کے درمیان تصادم کے بعد مظاہروں پر ایک ماہ کی پابندی عائد کردی گئی تھی۔ یہ سارا عمل اس واقعے کے بعد شروع ہوا جس کا اثر اب نئے قوانین کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

نیو میکسیکو کی عدالت کا بڑا فیصلہ: میٹا پر بچوں کی ذہنی صحت کو نقصان پہنچانے پر ۳۱۰۰ر کروڑ کا جرمانہ

نیو میکسیکو کے اٹارنی جنرل راؤل ٹوریز کے ذریعہ 2023 میں دائر کئے گئے اس مقدمے میں الزام لگایا گیا تھا

کہ میٹا سوشل میڈیا کے خطرات اور نشے کے مسائل کو مکمل طور پر ظاہر کرنے میں ناکام رہا ہے۔ امریکہ کے نیو میکسیکو میں ایک جیوری نے منگل کو میٹا کو بچوں کی ذہنی صحت کو نقصان پہنچانے اور بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق خطرات کو چھپانے کا قصوروار ٹھہرایا۔ تقریباً 7 ہفتوں تک جاری رہنے والے اس مقدمے کی سماعت کے بعد آنے والے اس فیصلے کو ٹیک کمپنیوں کے خلاف سختی کے بڑھتے رجحان کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ جیوری نے ریاستی استغاثہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ میٹا (انسٹاگرام، فیس بک اور واٹس ایپ کا مالک) نے منافع کو حفاظت پر ترجیح دی۔ جیوری نے پایا کہ کمپنی نے بچوں کی ذہنی صحت اور جنسی استحصال کے خطرات کے بارے میں گمراہ کن معلومات فراہم کیں اور غیر منصفانہ کاروباری طریقوں کا استعمال کیا۔ جیوری نے پایا کہ ہزاروں خلاف ورزیاں ہوئی ہیں جن کی بنیاد 375 ملین ڈالر یعنی تقریباً 3100 کروڑ روپے کا جرمانہ طے کیا گیا جو استغاثہ فریق کے مطالبے سے کافی کم ہے۔ حالانکہ کمپنی کی مارکیٹ ویلیو تقریباً 1.5 ٹریلین ڈالر ہے اور فیصلے کے بعد اس کے حصص میں تقریباً 5 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ فی الحال میٹا کو فوری طور پر اپنے کام کاج میں بدلاؤ کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا گیا ہے۔ اب یہ طے کرنا ایک جج پر منحصر ہوگا کہ کیا میٹا کے پلیٹ فارم عوامی نقصان کا سبب بنے اور کیا کمپنی کو اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کرنی ہوگی۔ اس معاملے کی اگلی سماعت مئی میں ہوگی۔ اس دوران میٹا کے ترجمان نے عدالت کے فیصلے سے اختلاف کا اظہار کیا اور کہا کہ کمپنی اپیل کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میٹا اپنے پلیٹ فارمز پر لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لیے مسلسل کام کرتا ہے اور نقصان دہ مواد کو ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ معاملہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے خلاف قانونی مقدمات کی بڑھتی ہوئی تعداد میں سے ایک ہے۔ نیو میکسیکو کے اٹارنی جنرل راؤل ٹوریز کے ذریعہ 2023 میں دائر مقدمہ میں الزام لگایا گیا تھا کہ میٹا سوشل میڈیا کے خطرات اور نشے کے مسائل کو مکمل طور پر ظاہر کرنے میں ناکام رہا۔

گھر میں نماز پر پابندی کے خلاف فیصلہ سنانے والے

الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کا روسٹر تبدیل کردیا

گھر میں نماز باجماعت پر پابندی کے خلاف مذہبی آزادی کے تعلق سے گزشتہ چندن دنوں میں راحت بخش فیصلے سنانے والے الہ آباد ہائی کورٹ کے مقبول جج جسٹس اتل سری دھرن کا روسٹر تبدیل کردیا گیا ہے۔ گھر میں نماز باجماعت پر پابندی کے خلاف مذہبی آزادی کے تعلق سے گزشتہ چندن دنوں میں راحت بخش فیصلے سنانے والے الہ آباد ہائی کورٹ کے مقبول جج، جسٹس اتل سری دھرن کا روسٹر تبدیل کردیا گیا ہے۔ اب وہ صرف فیملی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں اور والدین و بزرگوں کی کفالت سے متعلق مسائل پر شنوائی کریں گے۔ بریلی کے ایک مکان میں باجماعت نماز کے معاملے کی سماعت منگل کو ان کی جگہ جسٹس سرل شریواستو اور جسٹس گریما پرساد کی بنچ نے کی۔ گزشتہ سماعت میں جسٹس دھرن نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے بریلی کے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس کپتان کو عدالت میں طلب کرلیا تھا۔ رمضان میں سنبھل کی مسجد میں نمازیوں کی تعداد محدود کرنے پر بھی انہوں نے برہمی کا اظہار کیا تھا اور نظم ونسق برقرار نہ رکھ پانے پر سنبھل کے ضلع مجسٹریٹ اور پولیس کپتان سے کہا تھا کہ اگر وہ اپنا کام نہیں کر سکتے تو استعفیٰ دے دیں۔ ان کی بنچ سے بڑی امیدیں وابستہ ہوگئی تھیں اور بریلی میں گھر میں نماز کے خلاف درج کئے گئے مقدمے میں اہم پیش رفت کی امید کی جارہی تھی۔ بہرحال اب وہ جسٹس وویک سرن کے ساتھ ۲۰۲۱ء کی فیملی کورٹ سے متعلق اپیلوں کی سماعت کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ والدین اور بزرگ شہریوں کی کفالت و بہبود کے قانون سے متعلق معاملات بھی سنیں گے۔ تفصیلات کے مطابق، الہ آباد ہائی کورٹ نے گزشتہ ہفتہ بنچوں کی تشکیل / روسٹر سے متعلق نیا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جو پیر سے نافذ ہوگیا ہے۔ چیف جسٹس ارون بھنسالی کے حکم پر ۱۹ر مارچ کو جاری کئے گئے انتظامی حکم میں متعدد ڈویژن اور سنگل جج کی بنچوں میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ نیا نوٹیفکیشن ۵ر جنوری ۲۰۲۶ء سے نافذ سابقہ روسٹر کی جگہ لے گا۔ نئے روسٹر کے مطابق جسٹس اتل سری دھرن جسٹس وویک سرن کے ساتھ مل کر سیاسی پنشن، انسانی حقوق ایکٹ-۱۹۹۳ء اور یوپی کوآپریٹیو سوسائٹیز ایکٹ سے متعلق رٹ سی درخواستوں کی بھی سماعت کریں گے۔

اعظم خان پر فرضی مقدمہ، عرفان اور رما کانت کو سیاسی رنجش کے تحت جیل بھیجا گیا

اکھلیش یادو نے الزام عائد کیا کہ اتر پردیش میں قانون کا راج نہیں، صرف فرضی انکاؤنٹر کے ذریعہ امن وامان کی دہائی دی جارہی ہے۔

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے منگل کو ایک بار پھر اتر پردیش کی یوگی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ انھوں نے کہا کہ سیاسی رنجش میں سابق ریاستی وزیر محمد اعظم کے خلاف فرضی مقدمے درج کرائے گئے اور پارٹی کے ممبر اسمبلی عرفان سولنکی اور رما کانت یادو کو جیل بھیجا گیا۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے عہدیداروں اور کارکنوں کو فرضی معاملوں میں پھنسانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش میں قانون کا راج قائم کرنے کے نام پر لوگوں کے فرضی انکاؤنٹر کئے جارہے ہیں۔ ریاست میں امن و امان نام کی کوئی چیز نہیں رہ گئی ہے پولیس اور افسران بدعنوانی میں ملوث ہیں۔ انھوں نے جھانسی اور دوسرے انکاؤنٹروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے اسی طریقہ کار کی وجہ سے تلخیوں میں مزید اضافہ ہورہا ہے اس کیلئے بی جے پی خود ذمہ دار ہے۔ ایک پروگرام کے دوران انہوں نے سیاسی پارٹیوں میں بڑھ رہی تلخیوں کیلئے بی جے پی کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی حکومت خود ان تلخیوں کو بڑھانے کا کام کررہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت اور اس کے لیڈران حزب اختلاف کے لیڈروں کو فرضی معاملوں میں پھنسانے کا کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے سابق ریاستی وزیر اور پارٹی کے سینئر لیڈر محمد اعظم خان کا نام لیتے ہوئے کہا کہ ان کے خلاف کس نے فرضی مقدمے درج کرائے، کس نے ان کی یونیورسٹی کو بند کرایا، پارٹی کے ممبر اسمبلی عرفان سولنکی کو معمولی تنازع میں جیل بھیج دیا گیا، رما کانت یادو کو ۲۵ر سال پرانے معاملے میں جیل بھیجنے کا کام کس نے کیا، روز کسی نا کسی لیڈر یا کارکن کے خلاف فرضی مقدمے درج کرائے جارہے ہیں ۔ انھوں نے یوگی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ یوپی میں قانون کا راج ہے صرف یہ ثابت کرنے کیلئے حکومت کے اشارے پر فرضی انکاؤنٹر کرائے جارہے ہیں۔ فرضی انکاؤنٹر کے معاملہ میں یوپی اوّل نمبر پر ہے جبکہ پولیس محکمہ پوری طرح سے بدعنوانی میں پھنسا ہوا ہے، ایک کانسٹیبل کے پاس سو کروڑ روپے برآمد ہورہے ہیں، لیکھ پال کے پاس سے کروڑوں روپے نکل رہے ہیں اور ایک وکیل جیل میں بند ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس دن ہم لوگ آواز اٹھانا بند کردیں گے اسی دن وہ وکیل بھی منگیش یادو کی طرح مار دیا جائے گا۔

گیس کی قلت اور مہنگائی سے چھوٹے کاروبار ٹھپ

لکھنؤ: اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ میں گھریلو گیس کے بڑھتے بحران اور مہنگی قیمتوں نے چھوٹے تاجروں اور مہاجر مزدوروں کی کمر توڑ دی ہے۔ حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ پوروانچل کے اضلاع سے آئے کئی مزدور اور ٹھیلا۔کھوکھا چلانے والے اپنا کاروبار بند کرکے گاؤں لوٹنے پر مجبور ہیں۔ اعظم گڑھ، بستی، دیوریا، مئو، بلیا، جونپور اور کشی نگر جیسے اضلاع سے آئے لوگوں کا کہنا ہے کہ گیس کی بے قاعدہ سپلائی اور بلیک میں دوگنی قیمت پر سلنڈر ملنے سے روزی روٹی چلانا مشکل ہوگیا ہے۔ حضرت گنج میں بن-مکھن چائے کی دکان چلانے والے راکیش مور یہ بتاتے ہیں کہ آمدنی کم ہورہی ہے اور گیس پر خرچ بڑھتا جارہا ہے۔ اندرا نگر میں فاسٹ فوڈ کا ٹھیلا لگانے والے بستی کے رہائشی اروند مشرا کہتے ہیں کہ 10 دن سے سلنڈر نہیں ملا، جس سے کام پوری طرح بند ہوگیا ہے۔ روزانہ 500 روپے تک کمانے والے اروند اب کرایہ بھی ادا نہیں کر پارہے اور گاؤں واپس جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ نشاط گنج میں چاٹ بیچنے والے دیوریا کے رہائشی راہل ورما کا کہنا ہے کہ گیس بلیک میں بہت مہنگی مل رہی ہے۔ مجبوری میں انہوں نے انڈکشن چولہا خریدا، لیکن اس سے کام کی رفتار سست ہوگئی ہے اور گاہک انتظار نہیں کرتے۔ گومتی نگر میں بلیا کے منوج سنگھ نے بتایا کہ گیس دوگنی قیمت پر مل رہی ہے، ایسے میں دکان چلانا ناممکن ہوگیا ہے۔ چوک علاقے میں کباب- پراٹھا بیچنے والے کشی نگر کے محمد عارف کے مطابق گیس ختم ہونے پر انہوں نے لکڑی سے کھانا بنانے کی کوشش کی، لیکن مکان مالک نے اس کی اجازت نہیں دی، جس سے ان کی آمدنی پوری طرح متاثر ہوگئی۔ یہ بحران صرف ٹھیلا-کھوکھا چلانے والوں تک محدود نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹ نگر، ٹاکٹورا انڈسٹریل ایریا اور چنہٹ جیسے علاقوں میں یومیہ مزدور بھی شدید بحران کا شکار ہیں۔ کئی مزدور بیگ اور بستر کے ساتھ شہر چھوڑتے نظر آرہے ہیں۔ سروجنی نگر اور اماؤسی کی چھوٹی اکائیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کا کہنا ہے کہ کام ہونے کے باوجود مہنگی گیس کی وجہ سے گزارا مشکل ہوگیا ہے۔

گجرات میں یکساں سول کوڈ منظور، امت شاہ کا بیان

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں ہر شہری کیلیے یکساں قانون نافذ کرنا ہے

گجرات میں یکساں سول کوڈ (یوسی سی) سے متعلق اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں ریاستی اسمبلی نے طویل بحث کے بعد اس بل کو اکثریت سے منظور کرلیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں ہر شہری کے لیے یکساں قانون نافذ کرنا حکومت کا دیرینہ نظریہ اور پختہ عزم ہے۔ امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے قیام کے وقت سے ہی یہ نظریہ رہا ہے کہ ملک میں تمام شہریوں کے لیے ایک جیسا قانون ہو۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پارٹی کی ریاستی حکومتیں اس سمت میں مسلسل پیش رفت کررہی ہیں۔ انہوں نے گجرات میں یوسی سی بل کی منظوری کو ایک تاریخی قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ریاست کی وابستگی اور سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کو خوشنودی کی بنیاد پر نہیں بلکہ تمام شہریوں کے لیے یکساں قانون کے اصول پر چلایا جانا چاہیے، اور یہی حکومت کی ترجیح بھی ہے اور عزم بھی۔ امت شاہ نے اس موقع پر گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپندر پٹیل اور بل کی حمایت کرنے والے تمام اراکان اسمبلی کو مبارکباد بھی پیش کی۔ اطلاعات کے مطابق، گجرات اسمبلی میں اس بل پر تقریباً ساڑھے سات گھنٹے تک بحث جاری رہی، جس کے بعد اسے ووٹنگ کے لیے پیش کیا گیا اور اکثریت سے منظور کرلیا گیا۔ ووٹنگ کے دوران اہم اپوزیشن جماعت کانگریس نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ بھوپندر پٹیل نے یہ بل اسمبلی میں پیش کیا تھا، جبکہ اس کا مسودہ تیار کرنے کے لیے ریٹائرڈ جج رنجن دیسائی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ گجرات اس قانون کو نافذ کرنے والی ملک کی دوسری ریاست بن گئی ہے۔ اس سے پہلے فروری 2024 میں اتراکھنڈ نے یوسی سی بل کو منظور کیا تھا۔ نئے قانون کے تحت ریاست میں یکساں سول قوانین لاگو ہوں گے، تاہم کچھ مخصوص طبقات، خصوصاً درج فہرست قبائل اور وہ گروہ جن کے روایتی حقوق آئینی تحفظ رکھتے ہیں، اس کے دائرے سے مستثنیٰ رکھے گئے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس قانون کا مقصد تمام شہریوں کو مساوی قانونی حقوق فراہم کرنا اور ایک متحد قانونی نظام قائم کرنا ہے، جبکہ ناقدین کی جانب سے اس پر مختلف سوالات بھی اٹھائے جارہے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

کشمیری علیحدگی پسند آسیہ اندرابی کو عمر قید

نئی دہلی: دہلی کی ایک عدالت نے منگل کو کشمیری علیحدگی پسند اور دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی کو قانون انسداد غیر قانونی سرگرمیوں کے کیس میں مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزاء سنائی۔ ایڈیشنل سیشن جج چندر جیت سنگھ نے سزاء کے بارے میں دلائل کے اختتام پر آسیہ کے بارے میں فیصلہ سنایا۔ عدالت نے آسیہ کی دو معاونین صوفی فہمیدہ اور ناہیدہ نسرین کو بھی اسی کیس میں سزاء سناتے ہوئے 30 سالہ قید کا اعلان کیا۔/ 14 جنوری کو آسیہ، فہمیدہ اور نسرین تینوں کو یو اے پی اے کے مختلف دفعات کے تحت جرائم کے مجرم قرار دیا گیا تھا۔

ٹرمپ نے مودی کیساتھ مغربی ایشیا پر بات کی

نئی دہلی: مغربی ایشیا کے بحران کے دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کی شام وزیر اعظم نریندر مودی سے فون پر بات کی اور اس دوران دونوں رہنماؤں نے آبنائے ہرمز سمیت اس عالمی بحران کے تمام پہلوؤں پر بامعنی گفتگو کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پر کہا کہ صدر ٹرمپ نے ان سے بات کی ہے اور انہوں نے مغربی ایشیا کی صورتحال پر بامقصد تبادلۂ خیال کیا۔ مودی نے ایکس پر اپنی گفتگو کے بارے میں کہا کہ صدر ٹرمپ سے کال موصول ہوئی اور مغربی ایشیا کی صورتحال پر مفید تبادلۂ خیال ہوا۔ ہندوستان کشیدگی کم کرنے اور جلد از جلد امن قائم کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ آبنائے ہرمز کا کھلا، محفوظ اور آسان رہنا پوری دنیا کیلئے ضروری ہے۔ ہم نے امن اور استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا۔ اس سے پہلے ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر دونوں رہنماؤں کے درمیان بات چیت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ دونوں نے مغربی ایشیا کی صورتحال پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ابھی وزیر اعظم مودی سے بات کی۔ انہوں نے مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال پر بات کی، جس میں آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے کی اہمیت پر بھی گفتگو ہوئی۔ وزیرِ خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بھی پیر کی شام امریکہ کے وزیرِ خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ مغربی ایشیا کی صورتحال پر بات کی تھی۔ دونوں نے اس بحران کے عالمی معیشت پر اثرات پر بھی گفتگو کی اور خاص طور پر توانائی تحفظ سے متعلق خدشات پر بات کی۔

ہرمز کے قریب نیوی کے کیپٹن راکیش رنجن سنگھ کی موت

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں جاری کشیدہ صورتحال اور ایران جنگ کے دوران ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، جس میں بھارت کے شہر رانچی سے تعلق رکھنے والے مرچنٹ نیوی کے تجربہ کار افسر کیپٹن راکیش رنجن سنگھ کی موت ہوگی۔ رپورٹس کے مطابق کیپٹن راکیش رنجن سنگھ اسٹریٹ آف ہرمز کے قریب ایک جہاز پر تعینات تھے، جہاں جنگی حالات کے باعث کئی دنوں سے جہاز پھنس گیا تھا۔ اس دوران پیش آنے والی مشکلات اور دباؤ کے نتیجے میں ان کی حالت بگڑ گئی اور وہ جانبر نہ ہوسکے۔ یہ علاقہ اس وقت شدید کشیدگی کا شکار ہے، جہاں جنگی حالات کی وجہ سے بحری آمد ورفت شدید متاثر ہوئی ہے اور کئی جہاز طویل عرصے سے پھنسے ہوئے ہیں۔ اہلِ خانہ نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ جلد از جلد کیپٹن راکیش رنجن سنگھ کی میت کو بھارت منتقل کیا جائے تاکہ آخری رسومات ادا کی جاسکیں۔ یہ واقعہ ایک بار پھر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ جنگی حالات میں سمندری عملہ کس قدر خطرات اور ذہنی دباؤ کا سامنا کرتا ہے۔

کانگریس کو ۲۴ر اکبر روڈ پر واقع دفتر خالی کرنے کا نوٹس، سیاسی انتقام کا الزام

حکومت نے کانگریس پارٹی کو اس کے ۲۴ر اکبر روڈ پر واقع دفتر اور پانچ رائسینا روڈ پر واقع یوتھ کانگریس کے دفتر کو خالی کرنے کا حکم دیا ہے

حکومت نے کانگریس پارٹی کو اس کے ۲۴ر اکبر روڈ پر واقع دفتر اور پانچ رائسینا روڈ پر واقع یوتھ کانگریس کے دفتر کو خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ڈائریکٹوریٹ آف اسٹیٹس نے نوٹس بھیج کر کانگریس سے یہ دونوں دفاتر ۲۸ر مارچ تک خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حکومت نے کانگریس پارٹی کو اس کے ۲۴ر اکبر روڈ پر واقع دفتر اور پانچ رائسینا روڈ پر واقع یوتھ کانگریس کے دفتر کو خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ڈائریکٹوریٹ آف اسٹیٹس نے نوٹس بھیج کر کانگریس سے یہ دونوں دفاتر ۲۸ر مارچ تک خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے گزشتہ سال اپنا ہیڈ کوارٹر اندرا بھون منتقل کرلیا تھا، لیکن وہ ۲۴ر اکبر روڈ پر اپنا دفتر برقرار رکھے ہوئے ہے۔ نوٹس کے حوالے سے کانگریس کے راجیہ سبھا ممبر پرمود تیواری نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ نوٹس افسوسناک اور بدقسمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت جمہوری نہیں ہے۔ پارٹی اس معاملے پر قانونی اور سیاسی طور پر مشاورت کرکے اگلا قدم اٹھائے گی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق کانگریس اس مسئلے پر عدالت سے رجوع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تقریباً ۴۸ر سالوں سے ۲۴ر اکبر روڈ کا بنگلہ کانگریس کا ہیڈ کوارٹر رہا ہے۔ اسی دفتر سے کانگریس پارٹی کے کئی اہم سیاسی فیصلے کیے گئے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق، انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) کو بھی اس کے ۵ر رائسینا روڈ والے دفتر کے لیے ایسا ہی نوٹس دیا گیا ہے، جس کی آخری تاریخ بھی وہی ہے۔ کانگریس لیڈروں نے اشارہ دیا ہے کہ وہ جبری بے دخلی کو چیلنج کرنے کے لیے عدالت کا رخ کریں گے۔ اگرچہ پارٹی پہلے ہی اپنی مرکزی کارروائیاں اپنے نئے ہیڈ کوارٹر اندرا بھون، جو آئی ٹی او کے قریب ہے، منتقل کرچکی ہے، لیکن اس نے اپنی علامتی اور سیاسی اہمیت کی وجہ سے اکبر روڈ والے ایڈریس کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ تاہم سینئر کانگریس لیڈر اور رکن پارلیمان ابھیشیک منو سنگھوی نے اس فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے اسے غیر قانونی اور سیاسی محرکات سے متاثر قرار دیا اور کہا کہ پارٹی تمام قانونی راستے تلاش کرے گی۔ انہوں نے اس نوٹس کو غیر قانونی قرار دے اس کے خلاف تمام قانونی چارہ جوئی کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثنا، کانگریس منتقلی سے نمٹنے کے لیے حکومت سے مزید وقت مانگنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ زیر بحث ایک متبادل بنگلے کی الاٹمنٹ کی تنظیم نو ہے، ممکنہ طور پر کسی سینئر لیڈر کو راجیہ سبھا میں لے جاکر اور جائیداد کو ان کے نام پر محفوظ کرکے تاکہ موجودہ قوانین کے تحت اس کا استعمال برقرار رکھا جاسکے۔ تاہم، اس کے لیے ۲۸ر مارچ کی آخری تاریخ سے پہلے تیز رفتار سیاسی اور قانونی اقدامات کی ضرورت ہوگی۔

کماٹی پورہ باز آبادکاری پروجیکٹ کو جلد از جلد مکمل کیا جائے

رکن اسمبلی امین پٹیل کا پرزور مطالبہ دو ماہ میں کام شروع کرنے کی وزیر موصوف کی یقین دہانی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں کانگریس کے لیڈر اور رکن اسمبلی امین پٹیل نے توجہ طلب نوٹس کے معرفت کماٹی پورہ باز آبادکاری کلسٹر ڈیولپمنٹ کو فوری طور پر مکمل کرنے اور ورک آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ کماٹی پورہ میں ۱۶ ہزار عمارتیں ہیں جس میں ۲۵ ہزار مکین آباد ہیں ان عمارتوں کی حالت خستہ ہے اور مانسون میں حادثات کا خطرہ ہے اگر ان عمارتوں کو حادثہ پیش آتا ہے تو اس کی ذمہ دار سرکار اور مہاڈا و متعلقہ ایجنسی ہوگی اس لئے اس پر فوری طور پر کام شروع کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ کماٹی پورہ علاقہ ایک گھنی، کثیر لسانی، متوسط طبقے کی آبادی پر مشتمل ہے جو متعدد پرانی اور خستہ حال عمارتوں میں آباد ہے۔ مقامی باشندوں کی جانب سے ان تعمیرات کی فوری بحالی کا پرزور مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کماٹی پورہ ڈیولپمنٹ کمیٹی کے ذریعے دوبارہ ترقی باز آبادکاری کی تجویز حکومت کو پیش کی گئی ہے، اور معمار ٹھیکیدار کی تقرری اور ٹینڈرز جاری کرنے جیسے اقدامات شروع کیے گئے ہیں۔ تاہم، دوبارہ ترقی کے عمل کو تیز کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ پرائم منسٹر گرانٹ پروجیکٹ (PMGP) کے تحت بڑی تعداد میں عمارتیں عمر کھادی اور کماٹی پورہ جیسے علاقوں میں واقع ہیں۔ چھتیں گرنے، پانی کے رساؤ اور ساخت کی خرابی جیسے واقعات کی وجہ سے رہائشی خطرناک حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ری ڈیولپمنٹ کو تیز کرنے کے لیے حکومتی سطح پر کئی میٹنگیں ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا۔ ڈونگری، بھنڈی بازار، پائدھونی، بھولیشور، نال بازار، کلبا دیوی، اور محمد علی روڈ جیسے علاقے گنجان آباد ہیں اور بہت سی پرانی اور غیر محفوظ عمارتیں ہیں۔ مہاڈا کے لیے سروے کرنے، غیر قانونی تعمیرات کا معائنہ کرنے اور دوبارہ ترقیاتی پروجیکٹ شروع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاہم، مہاڈا میں عملے کی کمی کی وجہ سے، عمل میں تاخیر ہورہی ہے، جس سے رہائشیوں میں عدم اطمینان بڑھ رہا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ کا بیان: ڈیولپمنٹ کنٹرول ریگولیشن (DCR) 33(9) کے تحت 12 جنوری 2023 کی حکومتی قرارداد کے ذریعے مہاڈا کے ذریعے کماٹی پورہ علاقے میں پرانی اور خستہ حال سیسڈ اور نان سیسڈ عمارتوں کی کلسٹر ری ڈیولپمنٹ کے لیے منظوری دی گئی ہے۔ اس منصوبے کے تحت، تقریباً 734 عمارتوں اور 8,001 کرایہ داروں/ رہائشیوں کی بحالی کی جائے گی۔ پروجیکٹ کو تیز کرنے کے لیے، مہاڈا کو 9 جولائی 2025 کو ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے ذریعے خصوصی منصوبہ بندی اتھارٹی قرار دیا گیا تھا۔ ٹینڈرز 12 جون 2025 کو جاری کیے گئے تھے، اور مناسب کارروائی کے بعد، بھاگیرتھی ہاؤسنگ پرائیویٹ لمیٹڈ کو ٹھیکے دیے گئے تھے۔ لمیٹڈ اور کماٹی ڈیولپرز پرائیویٹ لمیٹڈ 14 نومبر 2025 کو ورک آرڈر جاری کرنے کے لیے مزید کارروائی جاری ہے۔ پرائم منسٹر گرانٹ پروجیکٹ (PMGP) کے تحت 1989-1995 کے دوران، تقریباً 269 سیسڈ عمارتوں کو دوبارہ تعمیر کیا گیا جس کے نتیجے میں 66 نئی عمارتیں بنیں۔ مرمت کے لیے، حکومت نے 29 اگست 2024 کو مہاراشٹر ہاؤسنگ فنڈ سے 150 کروڑ روپے کی منظوری دی۔ ان میں سے، عمر کھادی اور کماٹی پورہ علاقوں میں 12 عمارتوں کی ساختی مرمت کے لیے 12.80 کروڑ روپے منظور کیے گئے ہیں، اور کام جاری ہے۔ عمر کھادی کے علاقے میں 81 عمارتوں کی کلسٹر ری ڈیولپمنٹ کے لیے ایک تجویز 3 دسمبر 2024 کو ایم ایچ اے ڈی اے کو پیش کی گئی۔ فزیبلٹی کا جائزہ لینے کے لیے میٹنگیں منعقد کی جارہی ہیں۔ 20 عمارتوں کی بحالی کی تجویز ناقابل عمل پائی گئی، اور 36 عمارتوں کی نظر ثانی شدہ رپورٹ 23 فروری 2026 کو پیش کی گئی، جس کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ MHADA ایکٹ 1976 کی دفعہ 79(A) کے تحت عمارت کے مالکان کو دوبارہ ترقی کی تجاویز کے لیے نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ تاہم، ہائی کورٹ نے 28 جولائی 2025 (درخواست نمبر 34771/2024) کو اس کارروائی پر روک لگادی۔ نوٹسز کا جائزہ لینے کے لیے دو ریٹائرڈ ججوں پر مشتمل کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ یہ معاملہ فی الحال سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے۔ مہاڈا نے ممبئی میں عمارتوں کے اسٹرکچرل اسٹیبلیٹی آڈٹ کرنے کیلئے 64 اسٹرکچرل آڈیٹرز/ آرکیٹیکٹس کو مقرر کیا ہے۔ مزید برآں، 23 فروری 2026 کو عملے کے ریکارڈ کی منظوری کے بعد MHADA میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے بھرتی جاری ہے۔

ڈھونگی بابا اشوک کھرات شنکر کا اوتار قرار دیتا تھا

ایوان اسمبلی میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کا دعوی تفصیلات پیش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ڈھونگی بابا اشوک کھرات کیخلاف کل 11 ایف آئی آر درج کی گئی ہے جس میں 6 معاملات جنسی زیادتی کے شامل ہیں اس میں کھرات خود کو خدائی اوتار قرار دے کر خواتین کے جنسی استحصال کیا کرتا تھا اور انہیں ڈرا دھمکا کر ان کا مستقبل تباہ کرنے کی بھی دھمکی دیا کرتا تھا اس معاملہ میں بھی ڈھونگی بابا نے متاثرہ خاتون کو دھمکی دی تھی اس کے ساتھ ہی اس نے خاتون کا حمل ساقط کروایا تھا اس کے ساتھ ہی اس نے خواتین کے ساتھ جنسی استحصال کے دوران انہیں بتایا تھا کہ وہ خدائی اوتار یعنی شنکر کا اوتار ہے اور وہ ان کی شدھی کرتا ہے اس لئے وہ اپنی زبان بند رکھے اگر وہ اپنی زبان کھولتی ہے تو اس کے برے نتائج ہوں گے اس قسم کی تفصیلات ایوان اسمبلی میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ایوان میں پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اشوک کھرات کی جائیداد سے متعلق تفصیلات بھی جمع کر لی گئی ہے اس کے ساتھ متاثرہ خواتین سے بھی یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ بلا خوف و خطر اس کے خلاف شکایت درج کروائیں یہ معاملہ ایس آئی ٹی کے سپرد کیا گیا ہے اس کی تفتیش میں کئی اہم خلاصے بھی ہوئے ہیں۔ فڑنویس نے یہ واضح کیا ہے کہ اس رابطہ کاروں سے بھی تفتیش ممکن ہے پولیس اور ایس آئی ٹی ٹیمیں اس کے موبائل فون ڈیجیٹل سمیت دیگر ٹیکنیکل دستاویزات کی بنیاد پر تفتیش کر رہی ہے اور یہ بھی معلوم کر رہی ہے کہ آیا اسے کس کی سرپرستی حاصل تھی اور کون کون لوگ اس میں ملوث تھے اس میں وزراء سے لے کر اعلیٰ افسران کے ملوث ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اس لئے وزیر اعلیٰ نے یہ واضح کردیا ہے کہ جو بھی رابطہ کار ہے ان سے باز پرس ہوگی اس لئے اب وزیر اعلیٰ کے اس اعلان کے بعد اب ڈھونگی بابا کے رابطہ کاروں کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے اس معاملہ میں ڈھونگی بابا کے معتقد روپالی چاکنکر سمیت کئی اہم وزیر اور دیگر سے بھی باز پرس کا امکان ہے ایس آئی ٹی نے اپنی تفتیش میں کئی اہم پیش رفت کی ہے۔ دیویندر فڑنویس نے کہا ہے کہ اشوک کھرات کے پین ڈرائیو سے 58 ویڈیو اور فوٹو بھی برآمد ہوئی ہے۔

ایئرپورٹ پر بنگلہ دیشی شہری کو جعلی پاسپورٹ کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا

چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر امیگریشن حکام نے ایک بنگلہ دیشی شہری کو گرفتار کیا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر امیگریشن حکام نے ایک بنگلہ دیشی شہری کو گرفتار کیا ہے جو جعلی ہندوستانی پاسپورٹ کا استعمال کرتے ہوئے بیرون ملک فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس کے مطابق، یہ واقعہ بدھ کی صبح تقریباً 4:15 بجے پیش آیا، جب امیگریشن افسر گنیش گاولی ڈیوٹی پر تھے۔ ایک مسافر معائنہ کے لیے کاؤنٹر پر پہنچا۔ پہلی نظر میں، اس کے کاغذات بالکل نارمل نظر آئے، لیکن قریب سے معائنہ کرنے پر، افسر نے دیکھا کہ کچھ غلط ہے۔ مسافر کے پاس کولکتہ کا پتہ والا ہندوستانی پاسپورٹ تھا، لیکن اس کے موبائل نمبر میں بنگلہ دیشی ملک کا کوڈ ظاہر ہوا تھا۔ اس تضاد سے شک پیدا ہوا، اور اسے فوراً سینئر حکام کے پاس لے جایا گیا۔ سخت پوچھ گچھ پر ملزم نے اپنی اصل شناخت بتا دی۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام سکانتا ملک (39) ہے اور وہ گوپال گنج ضلع، بنگلہ دیش کا رہنے والا ہے۔ اس نے اعتراف کیا کہ وہ 2012 میں غیر قانونی طور پر ہندوستان میں داخل ہوا تھا اور 2022 میں جعلی دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے ہندوستانی پاسپورٹ حاصل کیا تھا۔ مزید برآں، اس نے دھوکہ دہی سے کئی سرکاری دستاویزات حاصل کیں، جن میں پین کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ، اور راشن کارڈ شامل ہیں۔ تفتیش سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملزم فلائٹ نمبر ٹی سی-401 پر کانگو کے شہر ڈار جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ جعلی ہندوستانی شناخت کا استعمال کرتے ہوئے بیرون ملک آباد ہونے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ امیگریشن حکام نے اس کے پاس سے کئی اہم دستاویزات برآمد کیں، جن میں ایک ہندوستانی پاسپورٹ، بورڈنگ پاس، پین کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ، راشن کارڈ، بنگلہ دیشی پیدائشی سرٹیفکیٹ، اس کی والدہ کا پاسپورٹ، اور ایک موبائل فون شامل ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم اس معاملے میں اکیلا نہیں ہے۔ بلکہ ایک منظم گینگ ملوث ہوسکتا ہے، جو بھارت میں آباد ہونے کے لیے جعلی دستاویزات بنا کر لوگوں کو بیرون ملک بھیجتا ہے۔ ملزم کو مزید تفتیش کے لیے سہار پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف دھوکہ دہی، جعلسازی اور بھارت میں غیر قانونی قیام سمیت سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جارہا ہے۔

دیویندر فڈنویس نے ستارہ کے ایس پی تشار دوشی کو معطل کرنے کی ہدایت کو مسترد کردیا

بی جے پی کے وزیر جئے کمار گور اور پارٹی کے دیگر ارکان کی طرف سے اعتراضات اٹھائے جانے کے بعد فیصلے کے لیے ہدایت کو محفوظ کرلیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ستارہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ تشار دوشی کی معطلی پر اپنا موقف واضح کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے منگل کو ریاستی کونسل کو بتایا کہ چیئر کی طرف سے جاری کردہ ہدایات انجیل سچائی نہیں ہیں اور حقائق کی درست تصدیق کے بعد ہی اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مقننہ ایگزیکٹو کا کردار نہیں سنبھال سکتی۔ ستارہ ایس پی کو معطل کرنے کی ہدایت پیر کو ڈپٹی چیئرمین نیلم گورہے نے جاری کی تھی، جس سے حکمراں مہاوتی اتحاد میں بے چینی پیدا ہوگئی تھی۔ یہ پچھلے ہفتے کے ستارہ ضلع پریشد کے صدر کے انتخاب کے دوران ایک ہنگامہ آرائی کے بعد ہوا اور وزیر سیاحت شمبھوراج دیسائی کے پولیس کی زیادتی کے الزام کے بعد آیا۔ گورے اور دیسائی دونوں کا تعلق ایکناتھ شندے کی زیر قیادت شیوسینا سے ہے، جو اکثریت کے باوجود صدر کا عہدہ حاصل کرنے میں ناکام رہی، مبینہ طور پر بی جے پی کے ایک اسٹریٹجک اقدام کی وجہ سے۔ گورے کے اعلان کے بعد ہونے والے سیاسی ڈرامے کے درمیان، چیئرمین رام شندے نے بی جے پی کے وزیر جئے کمار گور اور پارٹی کے دیگر ارکان کی طرف سے اعتراضات اٹھائے جانے کے بعد فیصلے کے لیے ہدایت کو محفوظ کرلیا۔ منگل کو اس معاملے کو اٹھاتے ہوئے، شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن ایڈو۔ انیل پراب نے سوال کیا کہ کیا ڈپٹی چیئرمین کے پاس گزیٹیڈ افسران کو معطل کرنے کا اختیار ہے، انتباہ دیا کہ ان کی پارٹی طاقت کے کسی بھی غلط استعمال کی صورت میں انہیں ہٹانے کی تجویز پیش کرے گی۔ جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ ایگزیکٹو اور مقننہ واضح طور پر طے شدہ ڈومینز کے اندر کام کرتے ہیں۔ اگرچہ ایگزیکٹو مقننہ کے سامنے جوابدہ رہتا ہے، مؤخر الذکر ایگزیکٹو اتھارٹی پر تجاوز نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ حکومت چیئر کی ہدایات کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن ان پر عمل درآمد حقائق کی تصدیق پر منحصر ہے۔ "یہاں تک کہ جب ہدایات جاری کی جاتی ہیں، ان پر حقائق کی تصدیق کے بعد ہی عمل کیا جا سکتا ہے۔ اگر حقائق مختلف ہوں، تو ایگزیکٹو کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مقننہ کو مطلع کرے کہ اس ہدایت پر عمل درآمد نہیں کیا جاسکتا۔" فڈنویس نے اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی ہدایات انجیل سچائی نہیں ہیں۔ مہاراشٹرا آلودگی کنٹرول بورڈ کے رکن سکریٹری دیویندر سنگھ کی پہلے معطلی کا حوالہ دیتے ہوئے، فڑنویس نے نوٹ کیا کہ اس معاملے میں ہدایت ایوان کے دائرہ کار میں آتی ہے، کیونکہ یہ ایک وزیر کو بریفنگ دینے میں اہلکار کی ناکامی سے متعلق تھی۔ تاہم، ایوان کے باہر پیدا ہونے والے معاملات مکمل طور پر ایگزیکٹو کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں، انہوں نے زور دیا۔ چیئرمین رام شندے نے کہا کہ وہ اس معاملے پر اپنا فیصلہ بعد میں سنائیں گے۔

مغربی ایشیا میں تناؤ میں کمی، قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں تیزی آئی

سونے کی قیمت میں ۳ رفیصد اور چاندی کی قیمت میں ۵ رفیصد اضافہ ہوا

ممبئی: (اسٹاف روپرٹر) قیمتی دھاتوں (سونے اور چاندی) کی قیمتوں میں بدھ کے روز، ہفتے کے تیسرے کاروباری دن، مغربی ایشیا میں جغرافیائی سیاسی کشیدگی کو کم کرنے کی امیدوں کے درمیان چھلانگ دیکھنے میں آئی۔ بین الاقوامی بلین کی قیمتوں میں اضافے کے بعد سونے اور چاندی کی قیمتوں نے زبردست چھلانگ کے ساتھ کاروبار شروع کیا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر، اپریل کے معاہدے کے ساتھ سونا 1,43,079 روپے فی 10 گرام پر کھلا، جو اس کے پچھلے بند کے 1,38,912 روپے سے 3 فیصد زیادہ ہے، جبکہ مئی کے معاہدے کے ساتھ چاندی کی قیمت 2,23,914 روپے کے پچھلے بند سے 4 فیصد اضافے کے ساتھ 2,32,898 روپے فی کلوگرام پر کھلی۔ تاہم، اس خبر کے لکھے جانے تک (صبح 10.16 بجے کے قریب)، ایم سی ایکس پر 2 اپریل کو ڈیلیوری کے لیے سونا 3.96 فیصد یعنی 5,498 روپے کے اضافے کے ساتھ 1,44,410 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا، جب کہ 5 مئی کو ڈیلیوری کے لیے چاندی کی قیمت 2,36,232 روپے فی 10 جمپ کے ساتھ 5 روپے 5 گرام تھی۔ 12,291۔ گزشتہ کاروباری دن، منگل کو، ایم سی ایکس گولڈ اپریل فیوچر 0.03 فیصد گر کر 1,38,912 روپے فی 10 گرام پر بند ہوا، جبکہ ایم سی ایکس سلور مئی فیوچر 0.43 فیصد گر کر 2,23,941 روپے فی کلوگرام پر بند ہوا۔ بدھ کو کھلنے کے بعد، 2 اپریل کو ڈیلیوری کے لیے سونا ایک وقت میں 1,44,570 روپے کی اونچائی اور ایک وقت میں 1,43,079 روپے فی 10 گرام کی کم ترین سطح پر پہنچ گیا۔ دریں اثنا، 5 مئی کی ڈیلیوری کے لیے چاندی کی قیمت 169,237 کی اونچائی اور 232,898 فی کلوگرام کی کم ترین سطح پر کھلی۔ ڈالر کے کمزور ہونے اور مہنگائی اور بلند شرح سود کے خدشات کم ہونے سے سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، جب کہ مشرق وسطیٰ میں ایران جنگ کے خاتمے کے امریکی منصوبے کی خبر کے بعد خام تیل کی قیمتوں میں کمی ہوئی۔ سپاٹ گولڈ کی قیمتیں 1.2 فیصد اضافے کے ساتھ 4,568.29 ڈالر فی اونس ہو گئیں، جبکہ اپریل کی ترسیل کے لیے امریکی سونے کے فیوچر 3.8 فیصد اضافے کے ساتھ 4,569.40 ڈالر ہو گئے۔ سونے کی قیمتیں تنازعات سے پہلے کی سطح سے تقریباً 17 فیصد نیچے ٹریڈ کر رہی ہیں۔

بقایاجات ٹیکس ادانہ کرنے والی جائیدادوں پر فوری قبضے اور

ضبطی کی کارروائی کی جائے ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) 31 مارچ سے پہلے پراپرٹی ٹیکس ادانہ کرنے پر تعزیری کارروائی کی جائے گی، سول سروس سینٹرز عام تعطیلات اور ہفتہ وار تعطیلات پر کھلے رہیں گے۔ اگر مالی سال 2025-26 کے لیے واجب الادا پراپرٹی ٹیکس 31 مارچ 2026 سے پہلے ادا نہیں کیا گیا تو ممبئی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے متعلقہ پراپرٹی مالکان کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ افسران مقررہ ہدف کے مطابق ٹیکس وصولی کے لیے کوششیں کریں۔ علاوہ ازیں ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی نے ہدایت دی ہے کہ بقایاجات میں ٹیکس ادانہ کرنے والی جائیدادوں پر فوری قبضے اور ضبطی کی کارروائی کی جائے۔ دریں اثنا، انہوں نے یہ بھی کہا کہ شہری سہولیات کے مراکز عام تعطیلات اور ہفتہ وار تعطیلات کے موقع پر کھلے رہیں گے تاکہ جائیداد کے مالکان مقررہ وقت میں اپنا پراپرٹی ٹیکس ادا کرسکیں۔ پراپرٹی ٹیکس کے حوالے سے ایک جائزہ اجلاس آج (25 مارچ 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوا۔ اس وقت ڈاکٹر جوشی نے اظہار خیال کیا اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) ڈاکٹر گجانن بیلے، زونل سب ٹیکس اسیسرز اور کلکٹرز کے ساتھ ساتھ تمام انتظامی محکموں کے اسسٹنٹ ٹیکس اسیسرز اور کلکٹر بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تمام انتظامی محکموں (وارڈز) کے تحت اب تک جمع کیے گئے پراپرٹی ٹیکس اور بقایاجات کا جائزہ لیا گیا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے مزید کہا کہ مجموعی طور پر روپے 6,449 کروڑ، یعنی مقررہ ہدف کا 86.87 فیصد، 24 مارچ 2026 تک جمع کیا جا چکا ہے۔ جائیداد کے مالکان سے توقع ہے کہ وہ 31 مارچ 2026 تک ٹیکس ادا کردیں گے۔ لہٰذا، تمام جائیداد کے مالکان جن کے بقایاجات ہیں اور جنہوں نے رواں مالی سال کے لیے ٹیکس ادا نہیں کیا ہے، وہ 20 مارچ 2026 سے پہلے ٹیکس کی ادائیگی سے گریز کریں۔ جائیداد کے مالکان مقررہ وقت کے اندر اپنے پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کریں، شہری سہولت مراکز (CFCs) عوامی تعطیلات اور ہفتہ وار تعطیلات یعنی 26، 28 اور 29 مارچ 2026 کو صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک کھلے رہیں گے اور 30 اور 31 مارچ 2026 کو صبح 8 بجے سے کی رات 8 بجے تک کھلے رہیں گے۔

اجیت پوار کے گھر پر کالا جادو کیا جاتا تھا

روہیت پوار کا سنسنی خیز خلاصہ کرناٹک میں درج ایف آئی آر کی ریاست میں تفتیش کا بھی ایوان میں مطالبہ

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی روہیت پوار نے اجیت پوار کے طیارہ حادثہ کے بعد اب سنسنی خیز خلاصہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ اجیت پوار کے گھر کے باہر کالا جادو کیا جاتا تھا اس کالا جادو کی وجہ پارٹی پر قابو و کنٹرول تو نہیں کیونکہ 16 فروری کو ایک مکتوب الیکشن کمیشن آف انڈیا کو ارسال کیا گیا تھا جس میں پرفل پٹیل کو قومی صدر مقرر کیا گیا تھا اس میں تین عہدیداروں کی دستخط تھی جس میں سنیل تٹکرے برج موہن سریواستو کا نام شامل ہے انہوں نے کہا کہ ان کی چچی سنترا پوار بھی اس سے لاعلم تھی یہ انتہائی تشویشناک بات ہے انہوں نے کہا کہ پارٹی پر مکمل قبضہ کرنے کی سازش پہلے ہی انجام دی گئی تھی اس لئے اس کی جانچ ضروری ہے کہ اجیت پوار کی موت حادثہ یا قتل ہے انہوں نے کہا کہ اشوک کھرات سے ہی اجیت پوار کے گھر کے باہر جادو ٹونا کروایا جاتا تھا اس سنسنی خیز خلاصہ کے بعد ایک مرتبہ پھر سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روہیت پوار نے کئی سنسنی خیز خلاصے کئے ہیں جس میں انہوں نے پارٹی پر دبدبہ قائم رکھنے کیلئے پرافل پٹیل اور سنیل تٹکرے کے الیکشن کمیشن کے اس مکتوب کا حوالہ دیا جو انہوں نے حادثہ کے 16 دن بعد ہی الیکشن کمیشن میں جمع کروایا تھا اس معاملہ میں بھی روہیت پوار نے جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ روہیت پوار نے ایوان اسمبلی میں اس سے قبل اجیت پوار حادثہ میں داخل کرناٹک کی ایف آئی آر کی تفصیلات بتائی اور کہا کہ کرناٹک پولیس نے اس معاملہ میں ایف آئی آر درج کرلی ہے جبکہ پونہ میں رات دن اجیت پوار عوام کی خدمت کرتے تھے کیا اب اس ایف آئی آر کو بارامتی میں درج کرکے اس کی تفتیش ہوگی انہوں نے بتایا کہ اس معاملہ میں ایف آئی آر مہاراشٹر منتقل کردی گئی ہے اس کی تفتیش اب ڈی جی پی کے سپرد ہے کیا ڈی جی پی اس تفتیش کو آگے بڑھائیں گے۔

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ مسلسل دوسرے دن سبز رنگ میں کھلی، سینسیکس میں 850 پوائنٹس کا اضافہ

ممبئی: ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ بدھ کو مسلسل دوسرے کاروباری دن سبز رنگ میں کھلی، جس نے امریکہ-ایران امن مذاکرات کی اطلاعات کے درمیان مثبت عالمی اشاروں کا سراغ لگایا۔ 30 شیئرز پر مشتمل بی ایس ای سینسیکس 74,068.45 کے پچھلے بند سے 583.56 پوائنٹس (0.79% بڑھ کر) 74,652.01 پر کھلا۔ این ایس ای نفٹی 22,912.40 کے پچھلے بند سے 152 پوائنٹس (0.66% بڑھ کر) 23,064.40 پر کھلا۔ یہ خبر لکھنے کے وقت (9.27 بجے کے قریب،) سینسیکس 886.30 پوائنٹس یا 1.20% کے اضافے سے 74,954.75 پر ٹریڈ کر رہا تھا، جبکہ نفٹی 304.35 50 پوائنٹس (1.33% کے اضافے سے 23,216.75 پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ وسیع تر مارکیٹ نے اپنے معیارات سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ نفٹی مڈ کیپ میں 2.04 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ نفٹی سمال کیپ میں 2.29 فیصد اضافہ ہوا۔ سیکٹری طور پر، نفٹی ریئلٹی نے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا، 3.55 فیصد اضافہ ہوا۔ نفٹی میٹل میں 2.51 فیصد، نفٹی میڈیا میں 2.29 فیصد، نفٹی آٹو میں 2.20 فیصد اور نفٹی پی ایس یو بینک میں 2 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید برآں، نفٹی ایف ایم سی جی (1.26 فیصد تک) اور نفٹی فارما (1.23 فیصد تک) نے بھی زیادہ تجارت کی۔ نفٹی 50 کے اندر، شریرام فائنانس (4.36 فیصد اضافہ،) ٹرینٹ (3.64 فیصد،) اڈانی انٹرپرائزز (3.17 فیصد،) گراسم (3.13 فیصد،) اڈانی پورٹس (2.92 فیصد) اور الٹراٹیک سیمنٹ (2.80 فیصد) سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے تھے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

بلدیاتی اداروں کے زیر انصرام اسکولوں کے ساتھ امداد یافتہ اسکولوں کا سروے جلد

اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھوسے کا قانون ساز اسمبلی میں اعلان، بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کی توجہ طلب تحریک، میونسپل کارپوریشنوں کے لیے اپنے بجٹ کا 25% تعلیم پر خرچ کرنا یقینی بنائیں: ایم ایل اے رئیس شیخ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) یہ بتاتے ہوئے کہ اسکول کے بنیادی ڈھانچے کے مسائل سنگین ہیں اور درست معلومات کو روشنی میں لانے کے لیے، مہاراشٹر کے اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے منگل کو قانون ساز اسمبلی میں کہا کہ ریاست بھر میں مقامی اداروں کے ساتھ ساتھ امداد یافتہ اسکولوں کے ذریعہ چلائے جانے والے اسکولوں کا جلد ہی ایک سروے کیا جائے گا۔ یہ اعلان بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کی طرف سے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی بڑھتی ہوئی شرح اور خراب تعلیمی نظام کے بارے میں اٹھائے گئے توجہ طلب تحریک کے جواب میں آیا ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے بتایا کہ گزشتہ سال بھیونڈی میونسپل اسکولوں میں ساتویں جماعت میں 3000 طالب علم تھے، لیکن صرف 332 کلاس 8 میں ترقی کر پائے۔ ڈراپ آؤٹ ہونے والوں میں اکثریت لڑکیوں طالبات کی ہے۔ میونسپل اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی شرح نمایاں ہے۔ پانچ اسکولوں کی حالت خطرناک ہے۔ بھیونڈی۔ نظام پور میونسپل کارپوریشن کو سالانہ صرف 26 لاکھ روپے تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔ ان کے بجٹ کا 25% تعلیم پر سرمایہ خرچ کرنا چاہیے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا۔ انہوں نے مزید مشورہ دیا کہ ٹاٹا انسٹیٹیوٹ آف سوشل سائنسز کو علاقوں میں اسکولوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک سروے کرنا چاہیے۔ بھیونڈی میں 25,000 طلباء کے مستقبل کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، ایم ایل اے رئیس شیخ نے پوچھا کہ ضلع کے سالانہ منصوبہ کے تحت موصول ہونے والے 30 کروڑ روپے کا استعمال کرتے ہوئے غیر محفوظ اسکولوں کی عمارتوں کی تعمیر کب شروع ہوگی۔ اس تحریک کا جواب دیتے ہوئے اسکولی تعلیم کی وزیر مملکت مادھوری مشال نے کہا کہ بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے پانچ خطرناک اسکولوں کے طلباء کو دوسرے اسکولوں میں منتقل کیا جائے گا۔ بھیونڈی کے اسکولوں میں اساتذہ کی کافی تعداد ہے۔ تاہم، فی الحال کوئی حکومتی قرارداد نہیں ہے جس میں میونسپل کارپوریشنوں کو اپنے بجٹ کا ایک مقررہ حصہ تعلیم پر خرچ کرنے کا پابند بنایا جائے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے اسکولوں کے جامع سروے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے اس بات پر زور دیا کہ معیاری تعلیم کے لیے تعلیم پر اخراجات فنڈ میں اضافہ ضروری ہے۔ طلبہ کے ڈراپ آؤٹ کی شرح کو کم کیا جانا چاہیے۔ بھوسے نے اعلان کیا کہ بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے جلد ہی ریاست بھر میں مقامی اداروں کے ساتھ ساتھ امداد یافتہ اسکولوں کے ذریعے چلائے جانے والے اسکولوں کا سروے کیا جائے گا۔

غزہ کو سخت ترین صورتحال کا سامنا: بورڈ آف پیس کے نمائندے کا اظہار تشویش

بورڈ آف پیش کے نمائندے نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کو سخت ترین صورتحال کا سامنا ہے، جبکہ دیگر نمائندے کا کہنا ہے کہ امداد کی رسائی بہتر بنانے کیلئے مزید کوشش درکار ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں پیس بورڈ میں غزہ کے لیے اعلیٰ نمائندے نکولے ملادینوف نے فلسطین پر کہا کہ" پہلے مرحلے پرعمل درآمد کے ذریعے نمایاں بہتری کے باوجود، غزہ کی صورتحال بہت، بہت مشکل ہے۔صحت کا نظام تباہی کی حالت میں ہے۔کوئی فعال معیشت موجود نہیں ہے۔" اس کے ساتھ ہی انہوں نے تین ترجیحات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ، رفح کراسنگ کھلا رہنا چاہیے اور مزید لوگوں کوغزہ کے اندر اور باہر جانے کی اجازت دی جانی چاہئے، اور اس میں کسی بھی قسم کی پابندی، دوسرے مرحلے پرعمل درآمد میں رکاوٹ بنے گی۔اس کے علاوہ انسانی امداد کے تعلق سے انہوں نے امدادی ٹرکوں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ کیا۔ساتھ ہی عارضی رہائش کا مسئلہ تیزی سے حل کرنے کا بھی مطالبہ کیا، انہوں نے کہا کہ ۲۰ رلاکھ سے زیادہ لوگوں کوغیر انسانی حالات میں زندہ رہنے کیلئے نہیں چھوڑا جاسکتا۔ ملادینوف نے جنگ بندی معاہدے پر مکمل عمل درآمد پرزور دیتے ہوئے کہا کہ،" اگر ہم اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان امن کو آگے بڑھانے کے بارے میں سنجیدہ ہیں، تو ہمیں اس منصوبے پرعمل درآمد کے بارے میں بھی اتنا ہی سنجیدہ ہونا ہوگا۔" بعدازاں امریکہ نے منگل کوتسلیم کیا کہ غزہ میں انسانی امداد کی کوششیں اب بھی ناکافی ہیں، اور خبردار کیا کہ امداد کی رسائی میں نمایاں خامیاں برقرار ہیں۔امریکی مندوب مائیک والٹز نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو بتایا، "یقینی طور پر، مزید کام کی ضرورت ہے۔ہمیں ابھی طویل سفر طے کرنا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے امداد کی فراہمی میں معنی خیز پیش رفت کا بھی حوالہ دیا۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ" اس خطے میں رہنے والوں کو صاف ستھری، زیادہ پائیدار رہائش اور صحت کی خدمات کی ضرورت ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ" واشنگٹن غزہ کے اندر اور اس تک انسانی رسائی کو مضبوط بنانے کے لیے روزانہ اپنے اسرائیلی ہم منصبوں اور اس ادارے کے دیگر شراکت داروں کے ساتھ کام کر رہا ہے۔" والٹز نے کہا کہ" امریکہ نے اپنے شراکت داروں کے ساتھ مل کر گزشتہ ۱۶ رہفتوں کے دوران ہر ہفتے ۴ رہزار سے زائد ٹرکوں پر انسانی امداد اور دیگر ضروری اشیاء کی آمد کو ممکن بنایا،" لیکن انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ تعداد حال ہی میں کم ہوئی ہے۔انہوں نے کئی علاقائی ریاستوں کی جانب سے ۷ رارب ڈالر سے زائد امداد کے وعدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ان شراکت کو "حقیقی کوشش، حقیقی رقم" قرار دیا۔والٹز نے مقبوضہ مغربی کنارے پر خدشات کو بھی مخاطب کرتے ہوئے کہا، "صدر ٹرمپ نے واضح کیا ہے کہ امریکہ مغربی کنارے کے الحاق کا مخالف ہے۔ملاڈینوف نے خبردار کیا کہ غزہ کا نظام صحت مکمل طور پر تباہی کے دہانے پر ہے اور معیشت مفلوج ہو چکی ہے۔انہوں نے بتایا کہ جنگ بندی کے معاہدے کے پہلے مرحلے پر عملدرآمد کے باوجود، زمین پر موجود چیلنجز اقوام متحدہ اور غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے سے روک رہے ہیں۔غزہ میں بنیادی سہولیات جنگ سے پہلے کی صلاحیت کے صرف ایک معمولی حصے پر کام کر رہی ہیں۔ اگر چہ جنگ بندی برقرار ہے، لیکن یہ انتہائی نازک ہے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہنگامی امداد کی فوری ضرورت ہے۔ بورڈ آف پیس (BoP) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے "جامع امن منصوبے کے تحت قائم کیا گیا ہے، جس کا مقصد غزہ کی تعمیر نو اور عبوری انتظامیہ سنبھالنا ہے۔

سری لنکا ماڈل: چین پر بھارت کی اسٹریٹجک برتری

سفارتکاری اور بروقت مدد نے بدل دیا توازن

نئی دہلی رکولمبو: ایک حالیہ تجزیے میں انکشاف ہوا ہے کہ سری لنکا کے معاشی بحران کے دوران بھارت کی بروقت مدد اور مؤثر سفارتکاری نے خطے میں چین کے اثر ورسوخ کو کم کرتے ہوئے نئی دہلی کو نمایاں اسٹریٹجک برتری دلائی ہے۔رپورٹ کے مطابق، 2022 کے شدید معاشی بحران کے دوران بھارت نے سری لنکا کو فوری مالی، انسانی اور توانائی امداد فراہم کی، جس سے نہ صرف کولمبو کو فوری ریلیف ملا بلکہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد اور تعلقات بھی مضبوط ہوئے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس بروقت امداد نے زمینی سطح پر بھارت کے لیے خیر سگالی پیدا کی، جبکہ چین، جو پہلے سری لنکا میں بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے ذریعے مضبوط موجودگی رکھتا تھا، نسبتاً پس منظر میں چلا گیا۔ سری لنکا طویل عرصے سے بھارت اور چین کے درمیان اسٹریٹجک توازن قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہا ہے، تاہم حالیہ بحران نے اس توازن کو وقتی طور پر بھارت کے حق میں جھکا دیا۔تجزیہ کاروں کے مطابق، بھارت نے صرف مالی امداد تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ توانائی، خوراک اور ضروری اشیاء کی فراہمی کے ذریعے فوری انسانی ضروریات کو بھی پورا کیا، جس سے عوامی سطح پر اس کی ساکھ میں اضافہ ہوا۔دوسری جانب، چین نے گزشتہ برسوں میں سری لنکا میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی، جس میں بندرگاہوں، سڑکوں اور دیگر انفراسٹرکچر منصوبے شامل ہیں۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ ان منصوبوں نے قرضوں کے بوجھ اور معاشی دباؤ میں بھی اضافہ کیا، جس سے مقامی سطح پر چین کے کردار پر سوالات اٹھے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بھارت نے اپنی حکمت عملی کو صرف بحران کے وقت تک محدود نہیں رکھا بلکہ طویل المدتی شراکت داری کو فروغ دینے کے لیے توانائی، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی اور سکیورٹی کے شعبوں میں بھی تعاون بڑھایا ہے۔ماہرین کے مطابق، بھارت کی یہ حکمت عملی "پڑوسی پہلے" پالیسی کا عملی مظاہرہ ہے، جس کے تحت قریبی ممالک کے ساتھ فوری اور مؤثر تعاون کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بحرِ ہند کے خطے میں چین اور بھارت کے درمیان اثر و رسوخ کی مسابقت بڑھ رہی ہے، اور سری لنکا اس جغرافیائی مقابلے کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ سری لنکا کا معاملہ ایک "پلے بک" کی طرح دیکھا جا رہا ہے، جہاں بھارت نے یہ دکھایا کہ بروقت مدد، عوامی سطح پر اعتماد سازی اور مستقل سفارتکاری کے ذریعے خطے میں اسٹریٹجک فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔دوسری جانب، چین کی موجودگی اب بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی اور وہ سری لنکا میں اپنی سرمایہ کاری اور تعلقات کو برقرار رکھے ہوئے ہے، تاہم موجودہ صورتحال میں بھارت کو واضح سفارتی برتری حاصل ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ماہرین کے مطابق، مستقبل میں سری لنکا دونوں طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش جاری رکھے گا، تاہم حالیہ بحران نے یہ واضح کر دیا ہے کہ فوری اور قابلِ اعتماد مدد فراہم کرنے والا شراکت دار خطے میں زیادہ اثر ورسوخ حاصل کرسکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے اجلاس میں پاکستانی مہاجر خواتین کی حالت زار عالمی سطح پر اجاگر

جنیوا: اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61ویں اجلاس میں بھارت میں مقیم پاکستانی اقلیتی مہاجر خواتین اور بچیوں کی مشکلات کو عالمی سطح پر اٹھایا گیا، جہاں ان کی حالت کوسنگین انسانی مسئلہ قرار دیا گیا۔ اجلاس کے دوران سنبھلی ٹرسٹ کے نمائندے گووند سنگھ راٹھوڑ نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان سے مذہبی جبر، تشدد اور امتیازی سلوک کے باعث ہجرت کرنے والی خواتین اور لڑکیاں شدید مسائل کا سامنا کر رہی ہیں، جن میں صحت، تعلیم اور معاشی استحکام کی کمی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے گھر ہونے کے بعد یہ خواتین استحصال اور عدم تحفظ کا شکار ہو جاتی ہیں، جس کے باعث ان کی بحالی کے لیے فوری انسانی امداد اور طویل مدتی اقدامات ناگزیر ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، مختلف سماجی تنظیمیں ان مہاجر خواتین اور بچوں کی مدد کے لیے سرگرم ہیں۔ سنبھلی ٹرسٹ نے جودھپور اور جیسلمیر میں درجنوں بچیوں کو تعلیم اور ہنر سکھانے کے مواقع فراہم کیے ہیں، تا کہ وہ خودمختار زندگی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ، سیوا نیائے اتھان فاونڈیشن اور اگنی سماج جیسی تنظیمیں بھی جودھپور کے گنگانا علاقے میں مہاجرین کے ساتھ کام کر رہی ہیں، جہاں بچیوں کو تعلیم، سیلف ڈیفنس اور جدید ٹیکنالوجی جیسے روبوٹکس سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔ماہرین کے مطابق، یہ اقدامات نہ صرف ان متاثرہ خواتین اور بچیوں کو بحالی کا موقع فراہم کر رہے ہیں بلکہ انہیں ایک بہتر مستقبل کی امید بھی دے رہے ہیں۔ کئی بچیاں اب اعلیٰ تعلیم اور سرکاری ملازمتوں کے خواب دیکھ رہی ہیں۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی حقوق کونسل کے اجلاس میں اس مسئلے کا اٹھایا جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے خلاف جبر اور جبری ہجرت جیسے مسائل اب عالمی توجہ کا مرکز بنتے جا رہے ہیں، اور ان کے حل کے لیے بین الاقوامی سطح پر سنجیدہ اقدامات کی ضرورت ہے۔

ایران جنگ میں امریکی طیاروں کے نقصانات پر رپورٹ

ٹرمپ کے ماضی کے دعوؤں سے موازنہ بحث کا مرکز بن گیا

واشنگٹن: ایران جنگ کے دوران امریکی فضائی نقصانات سے متعلق ایک نئی رپورٹ سامنے آئی ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ صرف تین ہفتوں کے اندر امریکہ کو کم از کم 16 فوجی طیاروں کا نقصان اٹھانا پڑا، جس کے بعد اس کی فضائی برتری اور حکمتِ عملی پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ان نقصانات میں تقریباً 10 MQ-9 ریپر ڈرونز بھی شامل ہیں، جبکہ دیگر طیارے دشمن حملوں، حادثات اور بعض معاملات میں "فرینڈلی فائر" کا شکار ہوئے۔ دفاعی ذرائع کا کہنا ہے کہ ایران کے ساتھ جاری کشیدگی میں امریکی فضائی آپریشنز کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے، جس کے باعث نہ صرف طیاروں کو نقصان پہنچا بلکہ آپریشنل چیلنجز بھی بڑھ گئے ہیں۔ یہ رپورٹ ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ خطے میں اپنی فوجی موجودگی برقرار رکھتے ہوئے ایران کے خلاف مسلسل فضائی کارروائیاں کر رہا ہے، اور ہزاروں مشنز کے باوجود مکمل فضائی برتری حاصل نہیں کر سکا ہے۔ دوسری جانب، اس رپورٹ نے سابق امریکی صدر۔ڈونالڈ ٹرمپ کے ایک متنازع بیان کو بھی دوبارہ زیر بحث لا دیا ہے، جس میں انہوں نے ماضی میں دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کو روکنے میں کردار ادا کیا اور اس دوران گرنے والے طیاروں کی تعداد مختلف اوقات میں 5، پھر 8 اور بعد میں 11 بتائی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، ایران جنگ میں حقیقی نقصانات اور ماضی کے ان دعوؤں کے درمیان موازنہ جدید جنگی حقائق اور سیاسی بیانیے کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ حالیہ نقصانات خاص طور پر اس لیے اہم ہیں کیونکہ ان میں جدید اور مہنگے پلیٹ فارمز شامل ہیں، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کی دفاعی صلاحیتیں توقع سے زیادہ مؤثر ثابت ہو رہی ہیں۔مزید برآں، ڈرونز کے بڑھتے ہوئے نقصانات نے امریکہ کی اس حکمت عملی پر بھی سوالات اٹھائے ہیں جس میں بغیر پائلٹ کے نظاموں پر بڑھتا ہوا انحصار شامل ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق، یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جدید جنگوں میں فضائی برتری برقرار رکھنا پہلے کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ ہو چکا ہے، جہاں جدید دفاعی نظام اور غیر متوازن جنگی حکمت عملیاں روایتی طاقتوں کے لیے چیلنج بن رہی ہیں۔ 3 امریکی لڑاکا طیارے کویت کی فضائی حدود میں فرینڈلی فائر (اتحادی فوج کی غلطی) کا شکار ہو کر تباہ ہوئے، تاہم پائلٹس بحفاظت نکلنے میں کامیاب رہے۔

افغانستان میں انسانی بحران اور سلامتی کے چیلنجز بدستور برقرار۔ عوام کو شدید مشکلات کا سامنا

کابل: افغانستان میں جاری انسانی بحران اور سلامتی کی صورتحال بدستور تشویشناک بنی ہوئی ہے، جہاں عام شہریوں کو روزمرہ زندگی میں شدید مشکلات کا سامنا ہے اور بنیادی سہولیات تک رسائی محدود ہوتی جا رہی ہے۔رپورٹس کے مطابق، ملک میں معاشی بدحالی، بے روزگاری اور بنیادی خدمات کی کمی نے عوامی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ خاص طور پر کمزور طبقات خوراک، صحت اور روزگار کے مسائل سے شدید متاثر ہو رہے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ افغانستان اس وقت ایک پیچیدہ صورتحال سے گزر رہا ہے جہاں ایک جانب معاشی نظام کمزور ہے تو دوسری جانب سلامتی کے چیلنجز بھی برقرار ہیں۔اس کے نتیجے میں عوامی زندگی پر براہ راست اثر پڑ رہا ہے۔انسانی حقوق کے حوالے سے بھی خدشات سامنے آ رہے ہیں، جہاں مختلف رپورٹس میں جبری اقدامات، نگرانی اور شہری آزادیوں پر پابندیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، موجودہ حالات میں افغانستان کو نہ صرف داخلی استحکام بلکہ عالمی سطح پر تعاون کی بھی ضرورت ہے تا کہ انسانی بحران کو کم کیا جا سکے۔دوسری جانب، حکام کا کہنا ہے کہ وہ ملک میں استحکام اور ترقی کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔

ایرانی تیل کی چین کو برآمدات اور امریکی پابندیوں میں نرمی

بیجنگ: چین کی جانب سے ایرانی تیل کی درآمدات اور امریکہ کی حالیہ پابندیوں میں جزوی نرمی نے عالمی توانائی منڈی اور جیوپولیٹکس میں ایک نیا موڑ پیدا کر دیا ہے، جہاں اقتصادی مفادات اور اسٹریٹجک ترجیحات آپس میں ٹکرا رہی ہیں۔رپورٹس کے مطابق چین ایران کے تیل کا سب سے بڑا خریدار ہے، جو ایران کی مجموعی برآمدات کا 80 فیصد سے زیادہ حصہ خریدتا ہے۔ یہ تیل زیادہ تر چینی نجی ریفائنریز کو رعایتی قیمت پر فراہم کیا جاتا ہے، جس سے چین کو سستا ایندھن ملتا ہے جبکہ ایران کو پابندیوں کے باوجود آمدنی کا اہم ذریعہ حاصل رہتا ہے۔ امریکی پابندیوں کے باوجود ایران اور چین کے درمیان یہ تیل تجارت جاری ہے، جس کے لیے "شیڈو فلیٹ"، جہازوں کی شناخت چھپانے، اور تیل کو دوسرے ممالک کے نام سے ظاہر کرنے جیسے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ حال ہی میں، امریکہ نے عالمی تیل کی قیمتوں میں اضافے کے پیش نظر ایک محدود مدت کے لیے ایرانی تیل پر پابندیوں میں نرمی دی ہے۔اس اقدام کے تحت سمندر میں موجود تقریباً 140 ملین بیرل ایرانی تیل کو عالمی منڈی میں فروخت کی اجازت دی گئی ہے، جس کا بڑا حصہ چین کے لیے مختص تھا۔ ماہرین کے مطابق اس فیصلے کا مقصد عالمی توانائی بحران کو کم کرنا ہے، خاص طور پر اس وقت جب مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعات کے باعث تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر چکی ہیں۔ تاہم، تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ نرمی محدود اور عارضی ہے، کیونکہ ایران اب بھی بین الاقوامی بینکاری نظام تک مکمل رسائی حاصل نہیں کر سکتا، جس کی وجہ سے اسے فروخت شدہ تیل کی مکمل ادائیگی حاصل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ دوسری جانب، چین کے لیے ایرانی تیل نہ صرف سستی توانائی کا ذریعہ ہے بلکہ اس کی توانائی سلامتی کی حکمت عملی کا اہم حصہ بھی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب مغربی پابندیاں روس، ایران اور وینزویلا جیسے ممالک سے تیل کے بہاؤ کو متاثر کر رہی ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ چین، ایران اور روس کے درمیان توانائی تعاون مستقبل میں مزید مضبوط ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ ممالک مغربی پابندیوں کے خلاف متبادل اقتصادی نظام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۲۵ رمارچ ۱۹۷۱ ربنگلہ دیش کی تاریخ کے بدترین دنوں میں شامل

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان نے 25 مارچ کو یوم نسل کشی کے موقع پر اپنے پیغام میں 1971 کے واقعات کو ملک کی تاریخ کے "سب سے سفاک اور شرمناک دنوں میں سے ایک" قرار دیتے ہوئے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ 25 مارچ 1971 کی رات پاکستانی افواج نے "آپریشن سرچ لائٹ" کے تحت نہتے شہریوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی، جسے تاریخ کے بدترین قتلِ عام میں شمار کیا جاتا ہے۔وزیر اعظم کے مطابق اس دوران ڈھاکہ یونیورسٹی، راجار باغ پولیس لائنز اور دیگر اہم مقامات پر اساتذہ، دانشوروں اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا گیا، جہاں اندھا دھند فائرنگ سے متعدد افراد جاں بحق ہوئے۔انہوں نے اس واقعے کو ایک "منصوبہ بند قتلِ عام" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس منظم کارروائی نے بنگلہ دیش کی آزادی کی جدوجہد کو ایک نئے مرحلے میں داخل کیا۔اپنے بیان میں وزیر اعظم نے عوام پر زور دیا کہ وہ شہداء کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے ایک منصفانہ، خوشحال اور جمہوری معاشرے کے قیام کے لیے کام کریں۔واضح رہے کہ بنگلہ دیش میں ہر سال 25 مارچ کو یوم نسل کشی کے طور پر منایا جاتا ہے، جس کا مقصد 1971 کے ان واقعات کو یاد رکھنا اور آنے والی نسلوں کو اس تاریخ سے آگاہ کرنا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ دن نہ صرف ماضی کے المیے کی یاددہانی ہے بلکہ انسانی حقوق، انصاف اور قومی شناخت کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

یورپی یونین نے چینی برآمدات کے سیلاب کو روکنے کیلئے

ڈبلیو ٹی او سے سنگین اصلاحات کا مطالبہ کیا

برسلز: آنے والے دنوں میں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (ڈبلیو ٹی او) کے مذاکرات کے دوران بلاک کی کمزور صنعتی بنیاد پر چین سے درآمدات میں اضافے کے اثرات کے بارے میں یورپی خدشات کو اٹھایا جائے گا۔ یورپی یونین کے تجارتی سربراہ، ماروس سیفکووک نے پیر کو کہا، زیادہ گنجائش اور غیر منڈی کی پالیسیوں کو ماضی کے مقابلے میں بہتر طریقے سے نمٹا جانا چاہیے۔ سیفکووک اس جمعرات کو کیمرون میں ہونے والی میٹنگ کے دوران ڈبلیو ٹی او کی سنگین اصلاحات کا مطالبہ کریں گے اور یہ کرسٹل واضح کریں گے کہ چین کے معاشی عروج کا مطلب یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں عالمی تجارتی ماحول "ڈرامائی طور پر تبدیل ہوا ہے۔انہوں نے صحافیوں کو بتایا، ہم ڈبلیو ٹی او کی سنجیدہ اصلاحات پر بہت زیادہ اصرار کریں گے، جہاں لیول پلیئنگ فیلڈ، زیادہ گنجائش، اور غیر منڈی کی پالیسیوں سے ماضی کے مقابلے بہتر طریقے سے نمٹا جانا چاہیے۔چین، دنیا کی دوسری بڑی معیشت اور یورپی یونین کا تیسرا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر، جنیوا میں قائم بین الاقوامی تجارتی تنظیم کے قیام کے چھ سال بعد 2001 میں ڈبلیو ٹی او میں شامل ہوا۔ سیفکووک کا معاملہ یہ ہے کہ ڈبلیو ٹی او کے اراکین کے حقوق اور ذمہ داریوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے اب چین کے عروج کے ساتھ ایک نئے توازن کی ضرورت ہے، جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ زیادہ صلاحیتوں "کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے جو یورپی معیشت میں بہت سے مسائل پیدا کر رہی ہیں۔سلوواک کمشنر کے ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب یورپی یونین کو چینی

برآمدات میں اضافہ ہوا ہے، جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بڑے پیمانے پر محصولات پہلے ہی بلاک کے برآمد کنندگان کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور جس کی وجہ سے سستی چینی تیار کردہ اشیا کی بڑی مقدار یورپ کی طرف دوبارہ بھیجی جا رہی ہے۔یورپی یونین کے پالیسی تھنک ٹینک، بروگل کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق، بیجنگ کے ساتھ برسلز کا تجارتی خسارہ 2024 میں 335 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2025 میں 375 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ بیجنگ کا عالمی تجارتی سرپلس بھی پچھلے سال ریکارڈ 1.2 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا تھا جو کہ 2026 میں اس سے کہیں آگے نکل جائے گا۔

امریکہ میں بڑی ٹیک سازش بے نقاب

سلکان ویلی ایگزیکٹو پر چین کو این ویڈیا چپس فراہم کرنے کا الزام

واشنگٹن ڈی سی: امریکہ میں ایک بڑے ٹیک اسکینڈل نے عالمی سطح پر ہلچل مچادی ہے، جہاں سلکان ویلی سے تعلق رکھنے والے ایک سینئر ایگزیکٹو پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے چین کو این ویڈیا کے جدید ترین مصنوعی ذہانت (AI) چپس غیر قانونی طور پر فراہم کرنے میں مدد دی۔امریکی وفاقی استغاثہ کے مطابق، سرور بنانے والی کمپنی سوپر مائیکرو کمپیوٹر کے شریک بانی والی لیاؤ سمیت تین افراد پر الزام ہے کہ انہوں نے تقریباً 2.5 ارب ڈالر مالیت کے ایسے سرورز چین منتقل کیے جن میں این ویڈیا کے جدید AI چپس نصب تھے، جو امریکی برآمدی قوانین کے تحت محدود ہیں۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ ملزمان نے ایک جنوب مشرقی ایشیائی کمپنی کو بطور درمیانی راستہ استعمال کیا، جہاں سرورز کو پہلے بھیجا گیا اور بعد ازاں خفیہ طریقے سے چین منتقل کر دیا گیا تا کہ اصل خریدار کو چھپایا جا سکے۔ استغاثہ کے مطابق اس نیٹ ورک نے معائنہ کرنے والے حکام کو دھوکہ دینے کے لیے جعلی سرورز تیار کیے، سیریل نمبرز تبدیل کیے اور شپنگ لیبلز میں ردوبدل کیا تا کہ برآمدی قوانین سے بچا جا سکے۔ رپورٹس کے مطابق صرف چند ہفتوں کے اندر 500 ملین ڈالر سے زائد مالیت کے سرورز چین بھیجے گئے، جبکہ مجموعی حجم اربوں ڈالر تک پہنچ گیا۔ یہ کیس امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی جنگ کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جہاں واشنگٹن نے 2022 سے چین کو جدید AI چپس کی فروخت پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں تا کہ اس کی عسکری اور تکنیکی صلاحیتوں کو محدود رکھا جا سکے۔ اگر چہ این ویڈیا اور سوپر مائیکرو کو اس کیس میں بطور کمپنی نامزد نہیں کیا گیا، دونوں نے قوانین کی مکمل پاسداری کا اعادہ کیا ہے اور حکام کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا ہے۔ اس اسکینڈل کے بعد سوپر مائیکرو کے شیئرز میں تقریباً ایک تہائی کمی دیکھی گئی، جبکہ والی لیاؤ نے کمپنی کے بورڈ سے استعفیٰ بھی دے دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ امریکی پابندیوں کے باوجود جدید ٹیکنالوجی کی غیر قانونی منتقلی اب بھی ایک بڑا چیلنج ہے، جو عالمی طاقتوں کے درمیان ٹیکنالوجی کی دوڑ کو مزید پیچیدہ بنا رہا ہے۔

جاپانی مندوب نے بلوچستان میں مبینہ

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر پاکستان کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا

جنیوا: اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61ویں اجلاس میں جاپانی انسانی حقوق کے کارکن شُن فوجیکی نے اپنے خطاب میں بلوچستان میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر پاکستان کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔کونسل سے خطاب کرتے ہوئے فوجیکی نے مندوبین سے کہا کہ وہ "ان بلوچ ماؤں کا تصور کریں جو اپنے پیاروں کی تلاش میں بے چین ہیں"، اور ایک ایسی صورتحال بیان کی جو خوف اور غیر یقینی سے بھری ہوئی ہے۔ان کے مطابق صرف 2025 میں بلوچستان میں 1,200 سے زائد جبری گمشدگیوں کے واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں خواتین اور کم از کم 75 طلبہ بھی شامل ہیں۔ بیان کے مطابق 1,000 سے زائد افراد اب بھی لاپتہ ہیں، جبکہ تشدد، ماورائے عدالت ہلاکتوں اور غیر قانونی حراست کے الزامات مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔انہوں نے مزید الزام لگایا کہ پاکستانی حکام بلوچستان کے قدرتی وسائل کے بے قابو استحصال کی اجازت دے رہے ہیں۔ ان کے مطابق صوبہ تانبے اور سونے کے وسیع ذخائر سے مالا مال ہونے کے باوجود مقامی آبادی غربت کا شکار ہے جبکہ بیرونی عناصر زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔انہوں نے مقامی آبادی کی رضامندی کے بغیر ان کی بے دخلی پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور اسے بین الاقوامی قوانین، جیسے اقوامِ متحدہ کے مقامی لوگوں کے حقوق کے اعلامیے (UNDRIP) اور بین الاقوامی عہد نامہ برائے شہری وسیاسی حقوق (ICCPR)، کی خلاف ورزی قرار دیا۔انہوں نے انسانی حقوق کی کارکن ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی مسلسل حراست کا بھی ذکر کیا، جو مبینہ طور پر ایک پُرامن احتجاج کے بعد ایک سال سے زائد عرصے سے قید ہیں، اور اسے ریاستی جبر کی مثال قرار دیا۔انہوں نے اس صورتحال کو "وقار اور انصاف کا بحران" قرار دیتے ہوئے عالمی برادری کی خاموشی پر سوال اٹھایا اور خبردار کیا کہ کسی پوری قوم کو خاموشی میں ختم ہونے دینا خطرناک ہوگا۔فوجیکی نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ ٹھوس اقدامات کرے، جن میں ریکوڈک جیسے اہم علاقوں میں آزادانہ تحقیقات شامل ہوں، اور پاکستان پر زور دیا جائے کہ وہ جبری گمشدگیوں اور مقامی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدوں کی توثیق کرے۔انہوں نے یہ بھی تجویز دی کہ بین الاقوامی فنڈنگ کو مقامی کمیونٹی کی رضامندی، روزگار کی ضمانت اور غربت میں کمی جیسے واضح معیار سے مشروط کیا جائے۔خطاب کے اختتام پر انہوں نے خبردار کیا کہ "انصاف میں تاخیر، انصاف سے انکار کے مترادف ہے"، اور بلوچستان میں بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال پر عالمی مداخلت کے مطالبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اقوامِ متحدہ میں بلوچستان میں مبینہ مظالم پر تشویش کا اظہار

جنیوا: اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61ویں اجلاس میں پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا معاملہ اٹھایا گیا، جہاں مقررین نے عالمی برادری سے فوری توجہ دینے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انسانی حقوق کے کارکن شُن فوجیکی نے بلوچستان کی صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہاں جبری گمشدگیاں، ماورائے عدالت ہلاکتیں اور غیر قانونی حراست جیسے واقعات مسلسل رپورٹ ہو رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ صرف 2025 کے دوران ہی بلوچستان میں ایک ہزار سے زائد جبری گمشدگیوں کے کیسز سامنے آئے، جن میں خواتین اور طلبہ بھی شامل ہیں، جبکہ کئی افراد اب تک لاپتہ ہیں۔مقررین نے کونسل کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ بلوچستان کے متاثرہ خاندانوں کی حالت کو سمجھیں، جہاں لوگ اپنے پیاروں کی تلاش میں مسلسل بے یقینی اور خوف کا شکار ہیں۔اس موقع پر یہ بھی الزام لگایا گیا کہ بلوچستان کے قدرتی وسائل کے باوجود مقامی آبادی کو اس کے فوائد نہیں مل رہے اور معاشی محرومی برقرار ہے، جبکہ وسائل سے بیرونی عناصر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال ایک طویل عرصے سے عالمی توجہ کا مرکز رہی ہے۔

چین علمی جنگ کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے عالمی رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔حکام

تائی پے: چین بین الاقوامی رائے عامہ کو اپنے حق میں لانے اور سماجی تقسیم کو بونے کی کوشش میں سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے علمی جنگی مہمات چلا رہا ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر مرکزی پروپیگنڈا ڈیپارٹمنٹ اور یونائیٹڈ فرنٹ ورک ڈیپارٹمنٹ اس قسم کی کارروائیوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔سابقہ پروپیگنڈہ پیدا کرتا ہے جبکہ مؤخر الذکر اندرونی تقسیم کے بیج بونے کے لیے ہدف والے معاشروں میں حامی بھرتی کرنا چاہتا ہے۔بیرون ملک سفارت خانے، قونصل خانے جنرل اور دیگر سفارتی مشن کے ساتھ ساتھ ریاست کے زیر کنٹرول میڈیا بھی پروپیگنڈے کی تقسیم کے لیے آوٹ لیٹس کے طور پر کام کرتے ہیں۔چین کا بنیادی ہدف تائیوان ہے۔چینی زبان کا مشترکہ استعمال اور دونوں کے درمیان اعلیٰ ثقافتی وابستگی بیجنگ کے لیے اس طرح کی کارروائیوں کو آسان بناتی ہے۔2024 کے تائیوان کے صدارتی انتخابات اور اکتوبر 2025 میں مرکزی اپوزیشن کومینتانگ کی چیئرپرسن کے انتخاب کے دوران چین کے حامی امیدواروں کی حمایت کرنے والی پوسٹس گردش کر رہی تھیں۔ دسمبر کے آخر میں، چینی فوج کی بڑے پیمانے پر جسٹس مشن 2025 مشق کے دوران جس نے تائیوان کو گھیرے میں لے لیا، فوٹیج سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی جس میں تائی پے 101 فلک بوس عمارت کے آس پاس کے علاقے کو دکھایا گیا تھا جس میں مبینہ طور پر چینی فوجی ڈرون نے فلمایا تھا۔خیال کیا جاتا ہے کہ اس اقدام کا مقصد چین کی تائی پے تک پہنچنے کی صلاحیت کو ظاہر کرنا اور نفسیاتی دباؤ ڈالنا تھا۔چین نے 2023 میں جاپان کو بھی نشانہ بنایا جب ٹوکیو الیکٹرک پاور کمپنی ہولڈنگز انکارپوریشن نے فوکوشیما نمبر 1 جوہری پاور پلانٹ سے ٹریٹڈ پانی چھوڑا۔چینی حکومت نے "جوہری آلودہ پانی" کی اصطلاح کا استعمال کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ خارج ہونے والے مادے سے ماحولیاتی تباہی ہوگی۔سرکاری ذرائع ابلاغ نے سوشل میڈیا پر انگریزی میں تبصرے شائع کیے، جس کا مقصد جاپان کی بین الاقوامی ساکھ کو نقصان پہنچانا ہے۔ٹوکیو یونیورسٹی میں مشرقی ایشیا میں بین الاقوامی تاریخ کے پروفیسر شن کاواشیما نے وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے ڈائیٹ ریمارکس پر جاپان کے خلاف چین کی علمی جنگ کے بارے میں کہا کہ یہ مہم "تاکائچی انتظامیہ کی حمایت کو نمایاں طور پر ہلانے کے مقام تک نہیں پہنچی ہے۔" یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ جدید مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی نے درست جاپانی میں پوسٹ کرنا آسان بنا دیا ہے، کاواشیما نے خبردار کیا کہ چین کی معلومات کو پھیلانے کی صلاحیت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت و محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

جنگ کا بحران گھروں میں داخل

ایران کے بیانات کی فہرست دیکھئے ایک لیٹر تیل جانے نہیں دیں گے۔ خلیجی ممالک امریکہ کے سفیروں کو نکال دیں تب ہی آبنائے ہرمز سے تیل لے جانے کی اجازت دیں گے۔

ہم جنگ بندی نہیں چاہتے دس سال لڑیں گے جنگ بندی چاہیے تو گیارنٹی دو کبھی حملہ نہیں کریں گے۔ حملہ آوروں کے چہروں پر مکہ ماریں گے تاکہ دوبارہ حملہ نہ کریں۔ دشمن کے فوجی ٹھکانہ تباہ کرنے ہیں یہ سب ایران کی طرف سے آنے والے بیان ہیں۔ ایران کہہ رہا ہے ایک لیٹر تیل لے جانے نہیں دیں گے یعنی خلیجی ممالک کا جو اصل بزنس ہے اس کے بارے میں فیصلہ ایران کر رہا ہے اور ایران نے تیل اور گیس کی پیداوار سے لیکر سپلائی چین کو بھی ٹھپ کر کے رکھ دیا ہے۔

روش کمار

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایران کے خلاف عجیب و غریب بیانات دے رہے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کر رہے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہیکہ انہیں صرف اور صرف اسرائیل کو بچانے کی فکر ہے، دنیا کے امن کی نہیں۔ اس کے علاوہ ٹرمپ نے اپنے بیانات اور اقدامات کے ذریعہ یہ بھی ثابت کر دیا ہیکہ وہ اسرائیل کے تحفظ اور اس کی بقاء کو یقینی بنانے کیلئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ ایک بات تو ضرور ہیکہ امریکی صدر اور اسرائیلی وزیراعظم کے بیانات سے یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہیکہ فی الوقت آخر کون بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ ایران کیا کہہ رہا ہے اور ٹرمپ کیا کہہ رہے ہیں۔ دونوں کے بیانات کو دیکھیں گے ان کا جائزہ لیں گے تب پتہ چلے گا کہ کس کے خیمہ میں گھبراہٹ ہے، مایوسی ہے، کون بیان کا استعمال پردہ کے پیچھے چھپنے کیلئے کر رہا ہے اور کون اپنے بیان کا استعمال سامنے آ کر لڑنے کیلئے کر رہا ہے۔ درجنوں بار بیان بدلنے والے ٹرمپ نے پھر سے کچھ کہا ہے۔ فاکس نیوز سے ٹرمپ نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایران سے بات چیت کیلئے تیار ہو جائیں مگر اس پر منحصر ہیکہ بات چیت کی شرائط کیا ہوں گی۔ کیا یہ ٹرمپ کی ایک اور چال ہے۔ الجزیرہ نے لکھا ہیکہ ٹرمپ کے ان بیانات سے اسرائیل میں حکام فکرمند ہونے لگے ہیں کہ کہیں ٹرمپ جنگ نہ روک دیں۔ پچھلے 11 دنوں سے ایران کے سارے بیان ایک ہی لائن پر ہیں کہ ہم پیچھے نہیں ہٹنے والے۔ جب تک لڑنا ہوگا لڑیں گے۔ ایران نے کہا ہیکہ اب سے وہ جن میزائلوں کو داغنے والا ہے اس میں ایک ٹن کے وزن والے بم ہوں گے۔ ایران کے بیانات کی فہرست دیکھئے ایک لیٹر تیل جانے نہیں دیں گے۔ خلیجی ممالک امریکہ کے سفیروں کو نکال دیں تب ہی آبنائے ہرمز سے تیل لے جانے کی اجازت دیں گے۔ ہم جنگ بندی نہیں چاہتے دس سال لڑیں گے جنگ بندی چاہیے تو گیارنٹی دو کبھی حملہ نہیں کریں گے۔ حملہ آوروں کے چہروں پر مکہ ماریں گے تاکہ دوبارہ حملہ نہ کریں۔ دشمن کے فوجی ٹھکانہ تباہ کرنے ہیں یہ سب ایران کی طرف سے آنے والے بیان ہیں۔ ایران کہہ رہا ہے ایک لیٹر تیل لے جانے نہیں دیں گے یعنی خلیجی ممالک کا جو اصل بزنس ہے اس کے بارے میں فیصلہ ایران کر رہا ہے اور ایران نے تیل اور گیس کی پیداوار سے لیکر سپلائی چین کو بھی ٹھپ کر کے رکھ دیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کی سرکاری تیل کمپنی اڈناک کے رویس پلانٹ پر ایران کے حملہ سے آگ لگنے کی خبر آئی یہ خلیج کی ایک سائٹ پر بنی بڑی ریفائنری ہے۔ دنیا کی چوتھی سب سے بڑی ریفائنری کہی جاتی ہے۔ رائٹرس کے مطابق ڈرونس کے حملہ کے بعد اسے بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح کی خبر مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے آتی ہے۔ ایران بھاری نظر آتا ہے۔ یہ کافی بڑا واقعہ بنایا جاتا ہے جو تیل اور گیس کی سپلائی کا بحران اور بڑھا دے گا۔ ابوظہبی کے ایک صنعتی کامپلکس پر بھی ڈرون حملہ کے بعد آگ لگنے کی خبر ہے۔ لینڈسے گراہم کہتے ہیں کہ جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں سعودی عرب ایران کی انتہا پسند حکومت کے خلاف اپنی فوجی طاقت کا استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ امریکہ کو ایسے ملک کے ساتھ دفاعی معاہدہ نہیں کرنا چاہئے جو دونوں ملکوں کے مفادات کی لڑائی میں اس کے ساتھ کھڑا بھی ہونا نہیں چاہتا۔ اس لڑائی میں امریکی مارے جا رہے ہیں۔ امریکہ اربوں ڈالرس خرچ کر رہا ہے۔

سعودی عرب صرف بیان دے رہا ہے۔ پیچھے سے جو کر رہا ہے اس کا بہت کم فائدہ ہے۔ وہ لڑائی میں سامنے نہیں آنا چاہتا۔ خلیجی ملکوں سے لینڈسے گراہم نے سوال کیا ہیکہ اگر آپ اپنی فوجوں کا استعمال اب نہیں کریں گے تو کب کریں گے امید ہے اس میں جلد تبدیلی آئے گی نہیں تو اس کے برے انجام برآمد ہوں گے۔ یہ لینڈسے گراہم کا سوال ہے جو کافی عرصہ سے ایران پر حملہ کے حق میں رہے ہیں۔ جس ٹوئیٹ میں دھمکانے کی کوشش کر رہے ہیں اسے پڑھ کر یہ بھی لگ رہا ہیکہ امریکہ لاچار ہو گیا ہے۔

سعودی عرب کے سامنے گڑگڑا رہا ہے کہ اب تو مدد کیجئے مگر سعودی عرب ایران کے خوف سے مدد نہیں کر پا رہا ہے۔ ٹرمپ کا خیمہ کافی پریشان لگ رہا ہے۔ خلیجی ممالک میں امریکہ اکیلا پڑ گیا اور خلیجی ممالک ایران کے حملہ کے خدشات کے باعث امریکہ کے ساتھ کھل کر نہیں آ رہے ہیں۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ خلیجی ممالک امریکہ کا ساتھ نہیں دے پا رہے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ کھل کر لڑائی کے میدان میں خلیجی ممالک کیوں نہیں آ پائے۔ کیا اس کے پیچھے ایران کو کچھ بھی کریڈٹ نہ دیا جائے کہ اس نے امریکہ کے اتحادیوں میں بھگدڑ مچادی ہے۔ ایران سے آنے والے بیانات میں اگر مگر جیسی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ بات چیت یا پیچھے ہٹنے کو لیکر اشارہ تک بھی نہیں اب جب ایران بات چیت کی میز پر نہیں آنا چاہتا تو ٹرمپ کا ایک اور بیان ہے کہ ایران پر 20 گنا زیادہ طاقتور حملہ کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں ایران کی قومی سلامتی کے سربراہ علی لاریجانی نے کہا کہ ایران کے لوگ آپ کی جھوٹی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے۔ آپ سے بڑے بڑے لوگ آئے اور چلے گئے لیکن ایران کے لوگوں کو ختم نہیں کر پائے۔ اس لئے محتاط رہئے۔ کہیں آپ ہی نہ ختم ہو جائیں۔ ایسا نہیں کہ ایران پر حملے نہیں ہو رہے ہیں یا ایران میں تباہی نہیں ہو رہی ہے لیکن ایران پیچھے نہیں ہٹ رہا ہے۔ اس جنگ کو لیکر اس کی فوجی اور نفسیاتی تیاری ایک جیسی نظر آ رہی ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ ہم 20 سال سے اس جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اور مزید 10 سال تک لڑیں گے۔ فوج کے اہم عہدہ پر انتظامیہ کے ہر عہدہ پر چار چار نائب عہدیدار پہلے سے ہی طئے ہے۔ اس پالیسی کو Fourth Succeses کہا جاتا ہے۔ خامنہ ای کے قتل کے بعد ایران نے نیا سپریم لیڈر چن کر امریکہ کو جواب دیا کہ فرق نہیں پڑا۔ جگہ جگہ بڑی تعداد میں لوگ باہر آ کر نئے سپریم لیڈر کے تئیں وفاداری ظاہر کر رہے ہیں۔ 4 مارچ کو ٹائمز آف اسرائیل نے رپورٹ کیا کہ اگر ایران اسی طرح حملے کرتا رہا تو بہت جلد اس کی بالیسٹک میزائلس ختم ہو جائیں گی۔ دو دن بعد اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف نے کہا کہ اسرائیل کے حملے نے ایران کے ایر ڈیفنس کا 80 فیصد حصہ برباد کر دیا اور اس کے 60 فیصد فیزائل لانچرس تباہ ہو چکے ہیں۔ اس بیان کے کچھ گھنٹے بعد ہی ایران نے اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد بھی ایران پیچھے کیوں نہیں ہٹ رہا ہے سوچئے ایران نے سرینڈر کیوں نہیں کیا؟ کیا آپ کسی ایسے ملک کو جانتے ہیں جس کا ایرفورس جنگ میں تباہ ہو جائے۔ ٹرمپ کے مطابق جس کی بحریہ پوری طرح ختم ہو جائے اس کے بعد بھی وہ ملک امریکہ اور اسرائیل کے پسینے چھڑا رہا ہے۔ وہ طئے کر رہا ہے کہ خلیجی ممالک میں تیل اور گیس کی پیداوار کرنے کی شرائط کیا ہوں گی ان خبروں کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ ایران امریکہ پر کیسے دباؤ ڈال رہا ہے۔

اب بات کرتے ہیں عالمی سطح پر تیل اور گیس کے بحران کی۔ نیتن یاہو اور ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے ایران کے خلاف چھیڑی گئی جنگ نے دنیا بھر کے لوگوں کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔ حد تو یہ ہیکہ اب یہ بحران آپ کے گھر میں بھی داخل ہو گیا ہے۔ اگرچہ کروڑوں لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں لیکن بڑی مکاری عیاری اور ہوشیاری کے ساتھ یہ بتایا جا رہا ہیکہ صرف ہوٹلیں، ریسٹورنٹس ہی متاثر ہوئے ہیں۔ سلنڈر ہی نہیں ہندوستان میں معلومات کی بھی شدید قلت پائی جاتی ہے۔ کیا حکومت اور گودی میڈیا آپ کو صحیح اور بروقت معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ آپ کو کس سے پتہ چلا کہ کمرشیل سلنڈر کا ملنا بند ہو گیا ہے یا کم ہوا ہے۔ حکومت نے بتایا یا ہوٹل والوں نے خود بتایا؟ ہندوستان کے وزیر پٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری 8 اور 9 مارچ کو اتنی ساری تصاویر ٹوئیٹ کرتے ہیں کہ صحافیوں سے بات چیت کی۔ آپ نوٹ کیجئے ان کی میٹنگ میں کوئی کیمرہ نہیں یعنی یہ پریس کانفرنس نہیں۔ وزیر موصوف صحافیوں کو یہی بتا رہے ہیں کہ سپلائی کی پریشانی نہیں۔ ہندوستان میں سپلائی اس روٹ سے ہو رہی ہے جو جنگ کے راستے میں نہیں۔ کیا وزیر موصوف کو یہ بحران نظر نہیں آیا کہ انہوں نے اسے بحران نہیں مانا جبکہ کمرشیل گیس پر کروڑوں لوگوں کا انحصار ہے۔ روزگار کیلئے بھی اور سستے کھانوں کیلئے بھی۔ 9 مارچ کو منتری جی کے ٹوئیٹ سے آپ کو پتہ نہیں چلتا ہے کہ گیس کا بحران ہے جبکہ اسی دن ہوٹلوں کی اسوسی ایشن کی طرف سے بیانات آ گئے تھے کہ گیس سلنڈرس نہیں مل رہے ہیں، ہوٹلیں بند کرنا پڑ سکتی ہیں۔ 9 مارچ کو ہی خبر آئی کہ گھریلو گیس سلنڈر کی بکنگ 25 دن سے پہلے نہیں لی جائے گی اور 10 مارچ کو خبر آتی ہے کہ حکومت نے گھریلو گیس اور سی این جی پر کنٹرول کیلئے ESMA نافذ کر دیا ہے اور گھریلو سلنڈر پر 60 روپے اور کمرشیل سلنڈر پر 120 روپے بڑھا دیئے گئے۔

اگرچہ انہوں نے بین الاقوامی اداروں کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا، لیکن ان میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ غزہ جنگ، یوکرین جنگ اور ایران کے جوہری بحران جیسے مسائل میں مؤثر ثابت نہیں ہو سکا۔ روبیو نے اپنی تقریر میں اسرائیلی جارحیت، غزہ میں ستر ہزار سے زیادہ لوگوں کے قتل جس میں بڑی تعداد خواتین، بچے اور بزرگ شامل تھے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ وہ اسرائیل کے ذریعہ غزہ میں بین الاقوامی امداد کو آنے سے روکے جانے اور اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل وہاں داخل ہونے سے روکے جانے کی بات بھی بھول گئے۔ انہیں یہ بھی یاد نہیں رہا کہ اقوام متحدہ کے کسی بھی ریزولیشن پر عمل کرنا تو دور اسرائیل نے قابل توجہ بھی نہیں سمجھا۔ اس پر امریکہ یا اس کے حلیف ممالک نے کبھی کوئی نوٹس لیا۔

□□□

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

کورنا کی طرح گیس تیل سنکٹ کے لئے تیار ہیں

امریکی نائب صدر جے ڈی وینس مفلس پاکستان کی ثالثی میں دنیا کے سب سے بڑے بحران، ایران اور امریکہ کی جنگ، کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور وشوگرو بھارت بس تماشائی بنا رہے گا۔ ادھر مفلس پاکستان کا ملا جہادی فوجی سربراہ عاصم منیر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے براہِ راست بات کر رہا ہے مگر ٹی وی چینلز خاموش ہیں۔ کل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھارتی وزیراعظم نریندر مودی سے بات کی اور اسی پر خوش ہو کر نوئیڈا کی میڈیا جشن منانے لگ گئی۔ اس گفتگو کے فوراً بعد اعلان ہوا کہ ایک امریکی کاروباری شخصیت کال سومانی نے راجستھان رائلز کو تقریباً ۱۵۲۰۰ کروڑ روپے میں خرید لیا اور وہ اس کا مکمل مالک بن گیا۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ دن بھر اپنی کامیابیوں کا ذکر کرتے رہے اور ادھر ایران اسرائیل پر اب تک کا سب سے بڑا حملہ کرتا رہا اور اسرائیل کو دھواں دھواں کرتا رہا۔ ادھر کویت ایران پر میزائل داغ رہا ہے اور ادھر آٹھ سال تک ایران سے جنگ لڑنے والا عراق، ایران کی حمایت میں جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ ہمیشہ کی طرح خبر ہے کہ امریکہ یو ایس ایس ابراہم لنکن کو دوبارہ خلیج فارس میں بھیج رہا ہے، اس کے علاوہ دو مزید ایئر کرافٹ کیریئر اور ۵۰۰۰ میرین فوجی بھی بھیج رہا ہے۔ امریکہ کئی مہینوں سے یہی اعلان دہرا رہا ہے۔ ادھر "دھرندر" میں عتیق احمد کا تعلق آئی ایس آئی اور داؤد ابراہیم سے دکھایا جا رہا ہے، حالانکہ انکی زندگی میں ۱۰۳ مقدمات میں ایسا کوئی الزام نہیں تھا۔ جو دکھایا گیا اسے ہی سچ مان لیا گیا، جبکہ ادھر ایم پی افضل انصاری، برجیش سنگھ اور تری بھون سنگھ کے داؤد ابراہیم سے تعلقات کے ثبوت ایف آئی آر کے ذریعے پیش کیے جا رہے ہیں۔ ادھر گیس سلنڈر کی قلت ہے اور ادھر بابا دیوکی نندن ٹھاکر نے کہا ہے کہ گیس پر بنی روٹی کھانے سے مردوں کی مردانگی کم ہو گئی ہے۔ اب ہم ایک ایسے نئے دور میں ہیں جہاں مفلس پاکستان امریکہ اور ایران کے درمیان صلح کرائے گا، آئی پی ایل کی ٹیم مکمل طور پر غیر ملکی مالک کی ہو گئی، دھرندر تاریخ بتائے گا، لکڑی پر بنی روٹی مردانگی بڑھائے گی اور ہم وہی ۵ کلو مفت اناج پر زندہ رہیں گے اور کورنا کی طرح گیس تیل سنکٹ کے لئے تیار ہیں۔

مراسلات و اعلانات

مسلم بلڈروں کے ذریعہ فلک بوس عمارتوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری

قدیم ممبئی میں مسلم علاقوں میں مسلم بلڈروں کے ذریعہ فلک بوس عمارتوں کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ افسوس کا مقام ہیکہ زیادہ تر عمارت کی قانونی حیثیت بالکل برعکس ہے۔ بلڈر اپنی مالی مفاد کی خاطر ایمرجنسی فلور اور پارکنگ کے لیے مختص جگہ ہضم کر چکے ہیں۔ رہائش پذیر ہاؤسنگ سوسائٹی کی تشکیل دینے کے لیے بنیادی کاغذات سے محروم ہیں۔ سواری لاوارث و بے ترتیب کھڑی کرنے سے راہگیروں کو گذرنا مشکل ہے۔ سڑکوں کے دونوں جانب غنڈوں کا ناجائز قبضہ اور ٹیکسی تک بیماروں کو پہنچانا مشکل ترین مرحلہ ہے۔ ایسی ناگفتہ بدترین صورتحال میں مدنپورہ کے فعال کارپوریٹر وقار خان نے ای وارڈ میونسپل کارپوریشن کے افسران کے ہمراہ میگھراج شیٹھی مارگ سے ہٹانے میں اہم اقدام اٹھانے سے لوگوں نے اطمینان کی سانس لی۔ عوام الناس سے گذارش ہیکہ اپنے محلوں کو صاف ستھرا اور غیر قانونی قبضہ جات سے پاک رکھنے کے لئے منظم و بیدار رہیں اور اپنے کارپوریٹر کی ساتھ تعاون کریں۔

وقت پر انصاف ملنا چاہیے

جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس وقت انصاف کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی تھی اور جمہوریت میں انصاف کی سب سے بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کی عدالتوں میں سب کو انصاف ملتا ہے اور یہاں سے کئی ایسے فیصلے بھی ہوئے ہیں کہ جنہوں نے پوری دنیا میں مثال قائم کی ہے اور بتا دیا کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور یہاں کا جمہوری نظام قابل تعریف ہے۔ اس کے باوجود بھی ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ کئی معاملوں میں دیری سے کسی انسان کو انصاف ملتا ہے تو پھر اس انصاف کی زیادہ اہمیت نہیں رہ جاتی ہے کیونکہ انصاف کا وقت پر ملنا ضروری ہے۔ ایسے بھی کئی معاملے سامنے آئے ہیں کہ جس میں بے قصور ہوتے ہوئے کسی انسان کو کئی سال تک جیل میں رہنے کو مجبور ہونا پڑا اور جب تک اس کو انصاف ملا تب تک کافی دیر ہو چکی تھی۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA
۲۵؍مارچ ۲۰۲۶

بنگال: لاکھوں ووٹرس کا مستقبل داؤ پر

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کیلئے سرگرمیاں عروج پر پہونچ چکی ہیں۔ ریاست میں ایس آئی آر کا عمل ابھی واجبی طریقہ سے مکمل نہیں ہوا ہے۔ ریاست میں لاکھوں ووٹرس ایسے ہیں جن کے سروں پر فہرست سے نام خارج ہونے کی تلوار لٹک رہی ہے۔ لاکھوں ووٹرس کے نام فہرست سے خارج کر دئے گئے تھے۔ ان رائے دہندوں کی جانب سے اپنے حق میں دستاویزات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو کچھ بھی دستاویزات الیکشن کمیشن کی جانب سے طلب کئے گئے تھے انہیں پیش کرتے ہوئے اپنے نام شامل کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاہم ابھی تک ان رائے دہندوں کے تعلق سے قطعی فیصلہ نہیں ہو پایا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے اس عمل کی تکمیل کے بغیر ہی ریاست میں اسمبلی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے اور سیاسی جماعتیں اپنی اپنی مہم میں مصروف ہو گئی ہیں۔ عوام سے رجوع ہوتے ہوئے مہم چلائی جا رہی ہے تاہم ان ہی عوام میں موجود لاکھوں افراد کے مستقبل کے تعلق سے کوئی بھی فیصلہ نہیں ہو پایا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے حالانکہ اپیل ٹریبونلس قائم کئے گئے ہیں تاہم ان میں بھی اس عمل کو پوری تیزی کے ساتھ آگے نہیں بڑھایا جا رہا ہے اور وہی ٹال مٹول کی پالیسی اختیار کی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں یہ ووٹرس پریشان ہیں اور وہ ایک سے دوسری جگہ چکر لگانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انتخابات در اصل عوام کو اپنی پسند کی حکومت کے انتخاب کا حق فراہم کرتے ہیں۔ اگر ان ہی ووٹرس کے نام فہرست سے خارج کر دئے جائیں اور انہیں دستاویزات فراہم کرنے کے باوجود انتظار کی سولی پر لٹکا رکھا جائے تو پھر انتخابی عمل کی اہمیت و افادیت پر ہی سوال پیدا ہو جاتی ہیں اور بنگال میں یہی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ چیف منسٹر ممتا بنرجی کی جانب سے اس تعلق سے جدوجہد ضرور کی جا رہی ہے تاہم مسئلہ پوری طرح سے حل نہیں ہو پایا ہے اور ووٹرس کے تعلق سے الیکشن کمیشن کی جانب سے قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ یہ صورتحال ایسی ہے جس پر الیکشن کمیشن کو فوری طور پر توجہ کرتے ہوئے اس تعلق سے فیصلہ کرنے اور جو حقیقی ووٹرس ہیں ان کے نام شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ووٹرس فہرست میں نام نہ آنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ یہ مسئلہ دوہری پریشانی کا بھی باعث ہے۔ پہلے تو فہرست رائے دہندگان سے نام حذف ہونے سے وہ اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہو جائیں گے جبکہ دوسری پریشانی یہ ہے کہ ان کی شہریت پر بھی سوال پیدا ہونے لگ جائیں گے۔ یہ اندیشے بے بنیاد نہیں ہیں کہ ایس آئی آر کے بعد ملک میں این آر سی کا عمل شروع ہوگا۔ ایس آئی آر دراصل این آر سی کی ابتدائی شکل ہے۔ ایسے میں کسی بھی حقیقی ووٹر اور حقیقی ہندوستانی شہری کو نہ ووٹ کے حق سے محروم کیا جانا چاہئے اور نہ ہی اس کی شہریت پر سوال پیدا کئے جانے چاہئیں۔ محض شکوک و شبہات کی بنیاد پر کسی بھی طرح کا فیصلہ کرنے سے قبل تمام دستاویزات کی جانچ کی جانی چاہئے۔ تمام معلومات حاصل کی جانی چاہئے۔ جن کے نام حذف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انہیں اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا جانا چاہئے۔ اس بات کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ حقیقی ووٹرس کو فہرست سے خارج کئے بغیر اگر انتخابات کروائے جاتے ہیں تو ان انتخابات کی اہمیت ختم ہو جائے گی اور اس کی قبولیت پر بھی سوال پیدا ہونے لگیں گے۔ انتخابی عمل کو شفاف بنانا ضروری ہے تاہم یہ بھی بہت زیادہ ضروری ہے کہ کوئی بھی حقیقی ووٹر اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہونے نہ پائے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو لاکھوں ووٹرس بنگال میں پریشان ہیں ان کے تعلق سے الیکشن کمیشن کو تیز رفتار سنوائی کرتے ہوئے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جمہوری عمل عوام کیلئے ہی ہوتا ہے اور عوام کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ جمہوری عمل کو داغدار نہیں کیا جانا چاہئے۔ جمہوریت ہندوستان کا طرہ امتیاز ہے اور ہم دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہیں۔ اگر ہمارے پاس ہی عوام کو ان کے حق سے محروم کیا جانے لگا تو پھر صورتحال ناقابل قبول ہو جائے گی۔ ریاستی حکومت کو بھی اس تعلق سے سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے۔ بنگال کی دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی یہ مسئلہ اٹھانے کی ضرورت ہے اور الیکشن کمیشن پر زور دیا جانا چاہئے کہ وہ اس تعلق سے قطعی فیصلہ کرتے ہوئے حقیقی ووٹرس کو فہرست میں شامل کرے تاکہ جمہوری عمل کی افادیت اور اہمیت برقرار رہ سکے۔

مستقبل کی طرف دیکھتے ہوئے روبیو نے اکیسویں صدی میں مغرب کے دوبارہ عروج کے امکانات ظاہر کیے۔انہوں نے مصنوعی ذہانت، صنعتی خودکاری، خلائی تحقیق اور اہم معدنیات کی فراہمی جیسے شعبوں میں قیادت کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ نقطۂ نظر واضح طور پر ایک مسابقتی عالمی نظام کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں تکنیکی برتری ہی طاقت کی بنیادی بنیاد بنے گی۔روبیو نے قومی سرحدوں اور خودمختاری کے مسئلے پر بھی واضح موقف اختیار کیا۔ان کا کہنا تھا کہ سرحدوں پر کنٹرول کسی قسم کی تنگ نظری یا نفرت کی علامت نہیں بلکہ ایک مستحکم اور محفوظ معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔

بدلتے ہوئے عالمی نظام پر قابو پانے کی امریکی کوشش

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

14 رفروری 2026 کو منعقد ہونے والی میونخ سکیورٹی کانفرنس میں امریکی رہنما مارکو روبیو کی تقریر محض ایک سفارتی خطاب نہیں تھی بلکہ مغربی دنیا کی بدلتی ہوئی سوچ اور اس کی اسٹریٹجک سمت کا واضح اشارہ بھی تھی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے تاریخ، جغرافیائی سیاست، معیشت اور تہذیب کے سوالات کو یکجا کرتے ہوئے ایک نئے عالمی دور کی جھلک پیش کی۔ روبیو نے اپنی تقریر کا آغاز اس تاریخی اتحاد کی یاد دہانی سے کیا جس نے بیسویں صدی میں دنیا کو بڑے بحرانوں سے بچایا تھا۔انہوں نے 1960 کی دہائی کا حوالہ دیا جب سرد جنگ کے باعث یورپ تقسیم تھا اور کیوبا میزائل بحران جیسے واقعات نے دنیا کو ایٹمی جنگ کے دہانے تک پہنچا دیا تھا۔اس وقت مغربی ممالک کے سامنے صرف فوجی چیلنج ہی نہیں بلکہ نظریاتی چیلنج بھی موجود تھا یعنی اشتراکیت بمقابلہ آزادی۔ روبیو کے مطابق اس دور میں مغرب کی کامیابی صرف فوجی طاقت کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ مشترکہ اقدار اور مشترکہ مقصد کے احساس کی بدولت ممکن ہوئی۔ اسی اتحاد نے بالآخر سرد جنگ کے خاتمے اور برلن دیوار کے انہدام جیسے تاریخی واقعات کو ممکن بنایا۔

تاہم روبیو نے اس کامیابی کے بعد پیدا ہونے والے ایک "خطرناک فریب" پر تنقید کی جسے اکثر "تاریخ کا خاتمہ" کہا جاتا ہے۔ یہ نظریہ، جو فرانسس فوکویاما سے منسوب ہے، یہ دعویٰ کرتا تھا کہ لبرل جمہوریت ہی انسانی حکمرانی کی آخری شکل ہے اور پوری دنیا بالآخر اسی راستے پر چلے گی۔ روبیو کے مطابق یہ تصور حقیقت سے دور تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سوچ نے انسانی فطرت، قومی شناخت اور طاقت کے توازن جیسے بنیادی عناصر کو نظر انداز کیا۔ کیونکہ اس نظام میں تعداد (اکثریت) کو اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا جو اکثریت (ایک یا کئی طبقات مل کر) میں ہوتے ہیں وہ کمزور اور کم تعداد والے طبقات کو استحصال و ظلم کا نشانہ بناتے ہیں۔ حکومت کسی بھی پارٹی کی ہو وہ ان کے خلاف کوئی سخت قدم نہیں اٹھا پاتی کیونکہ اسے انتخابات میں ہار کا ڈر ستاتا ہے۔ جنا آزاد آئینی ادارے ان پر کارروائی کرنے کے لئے ذمہ دار ہیں وہ بھی حکومت کی منشاء کا خیال رکھتے ہیں۔ خود مغربی ممالک نے ایسی پالیسیاں اختیار کیں جن کے طویل المدت نقصانات سامنے آئے۔

روبیو نے اپنی تقریر میں خاص طور پر عالمی آزاد تجارت کی پالیسی پر تنقید کی۔ ان کے مطابق مغربی ممالک نے اپنی معیشتوں کو کھلا رکھا جبکہ دیگر ممالک نے تحفظاتی پالیسیاں اختیار کیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغرب میں صنعتی زوال آیا، لاکھوں ملازمتیں بیرونِ ملک منتقل ہو گئیں اور اہم سپلائی چینز حریف ممالک کے کنٹرول میں چلی گئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بین الاقوامی اداروں پر حد سے زیادہ انحصار نے قومی خودمختاری کو کمزور کیا، جبکہ دوسری طاقتیں فوجی اور تکنیکی اعتبار سے زیادہ مضبوط ہوتی گئیں۔ روبیو نے واضح کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی قیادت میں امریکہ اب "تجدید اور بحالی" کے راستے پر گامزن ہے۔ ٹرمپ نے اپنی انتخابی تشہیر کے دوران راشٹرواد اور امریکہ فرسٹ کو مدعیٰ بنایا تھا۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد صرف معاشی بحالی نہیں بلکہ مغربی تہذیب کی طاقت اور خود اعتمادی کو دوبارہ زندہ کرنا بھی ہے۔ شاید اسی کے تحت اگریمنٹ

کے خلاف سختی، کئی فلاحی اداروں کی گرانٹ کم کی گئی اور ٹیرف لگانے جیسے قدم اٹھائے گئے۔ روبیو نے یہ اشارہ بھی دیا کہ امریکہ اس مقصد کو تنہا بھی حاصل کر سکتا ہے، لیکن وہ یورپ کے ساتھ مل کر آگے بڑھنے کو ترجیح دے گا۔ یہ بیان دراصل ٹرانس اٹلانٹک تعلقات کو نئی تعریف دینے کی سمت ایک اہم اشارہ ہے۔

روبیو نے قومی سلامتی کو صرف فوجی یا تکنیکی مسئلہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی مسئلہ قرار دیا۔ ان کے مطابق اصل سوال یہ ہے کہ "ہم آخر کس چیز کا تحفظ کر رہے ہیں؟" ان کا جواب واضح تھا یعنی ایک ایسی تہذیب جو اپنی تاریخ، اقدار اور کامیابیوں پر فخر کرتی ہے۔ انہوں نے یورپ کی فکری اور ثقافتی وراثت کا ذکر کرتے ہوئے ولف گینگ امادیوس موزارٹ، لڈوِگ فان بیتھوون، ولیم شیکسپیئر، لیونارڈو دا ونچی اور مائیکل اینجلو جیسے عظیم مفکرین اور فنکاروں کی مثالیں پیش کیں۔

مستقبل کی طرف دیکھتے ہوئے روبیو نے اکیسویں صدی میں مغرب کے دوبارہ عروج کے امکانات ظاہر کیے۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت، صنعتی خودکاری، خلائی تحقیق اور اہم معدنیات کی فراہمی جیسے شعبوں میں قیادت کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ نقطۂ نظر واضح طور پر ایک مسابقتی عالمی نظام کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں تکنیکی برتری ہی طاقت کی بنیادی بنیاد بنے گی۔ روبیو نے قومی سرحدوں اور خودمختاری کے مسئلے پر بھی واضح موقف اختیار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سرحدوں پر کنٹرول کسی قسم کی تنگ نظری یا نفرت کی علامت نہیں بلکہ ایک مستحکم اور محفوظ معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔

اگرچہ انہوں نے بین الاقوامی اداروں کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا، لیکن ان میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ مثال کے طور پر اقوامِ متحدہ کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ غزہ جنگ، یوکرین جنگ اور ایران کے جوہری بحران جیسے مسائل میں مؤثر ثابت نہیں ہو سکا۔ روبیو نے اپنی تقریر میں اسرائیلی جارحیت، غزہ میں ستر ہزار سے زیادہ لوگوں کے قتل جس میں بڑی تعداد خواتین، بچے اور بزرگ شامل تھے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ وہ اسرائیل کے ذریعہ غزہ میں بین الاقوامی امداد کو آنے سے روکے جانے اور اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل وہاں داخل ہونے سے روکے جانے کی بات بھی بھول گئے۔ انہیں یہ بھی یاد نہیں رہا کہ اقوام متحدہ کے کسی بھی ریزولیشن پر عمل کرنا تو دور اسرائیل نے قابل توجہ بھی نہیں سمجھا۔ اس پر امریکہ یا اس کے حلیف ممالک نے کبھی کوئی نوٹس لیا۔

اپنی تقریر کے آخری حصے میں روبیو نے مغربی ممالک سے ایک بار پھر فعال اور فیصلہ کن کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 1945 کے بعد پہلی بار مغرب عالمی سطح پر پیچھے ہٹتا ہوا نظر آ رہا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ وہ دوبارہ قیادت سنبھالے۔ مارکو روبیو کی یہ تقریر محض ماضی کا جائزہ نہیں بلکہ مستقبل کی اسٹریٹجک سمت کا ایک منشور تھی۔ اس میں ایک واضح پیغام تھا کہ مغرب کو اپنی غلطیوں سے سبق سیکھ کر اپنی شناخت اور طاقت کو دوبارہ مستحکم کرنا ہوگا۔ جیسا کہ انہوں نے آخر میں کہا "ماضی ختم ہو چکا ہے، مستقبل ناگزیر ہے" اور یہی مستقبل اب مغربی دنیا کے سامنے ایک چیلنج اور ایک موقع دونوں کی صورت میں کھڑا ہے۔

متن کے آخری حصے میں ایک تنقیدی مؤقف بھی پیش کیا گیا ہے جس کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کوئی استثنا نہیں ہیں بلکہ وہ اسی امریکہ کا بے نقاب چہرہ ہیں جو تشدد کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ایک نظریہ ہے۔ جسے سامراجیت کہا جا سکتا ہے۔ وینزویلا سے لے کر ایران اور اس کے بعد کیوبا یا اس سے پہلے اعراق، لیبیا، مصر، سیریا، افغانستان وغیرہ دنیا بار بار وہی پرانی کہانی دیکھ رہی ہے۔ حکومتوں کی تبدیلی (رجیم چینج) کے لئے فوجی طاقت کا استعمال کیا گیا۔ حکومت بدلنے کی جو وجوہات بتائی گئیں ان میں سے ایک بھی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ مثلاً کہا گیا کہ عراق کے پاس جوہری ہتھیار ہیں، پورا اعراق برباد کر دیا گیا لیکن وہاں کچھ بھی نہیں ملا۔ مصر مین عوامی انقلاب کے بعد ہوئے انتخابات میں محمد مرسی صدر منتخب ہوئے۔ حکومت کا جنرل عبدیل فتح السی سی کے ذریعہ تختہ پلٹ کرا کر مرسی کو جیل میں ڈلوا دیا گیا وہیں وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر افغانستان کو کئی سال تک ملوث رکھا۔ مشرق وسطی میں امریکی چوکیاں، وینزویلا کے صدر کی گرفتاری ہو یا ایران پر حملہ اس کے پیچھے ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے وہ ہے یہاں موجود قدرتی وسائل پر قبضہ اور اسرائیل کی حفاظت۔ ایران کی تازہ جنگ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ امریکہ کی منشاء مشرق وسطی کے ممالک میں اپنی پسند کی حکومتیں قائم کر کے حکمرانی کی ہے۔ ایران کو اس جنگ میں غیر معمولی نقصان ہوا ہے لیکن فی الحال اس نے امریکہ کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ ساتھ ہی عرب ممالک کو بھی بتا دیا ہے کہ مشرق وسطی میں امریکہ کی موجودگی کس کی حفاظت کے لئے ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔

ساری دنیا فی الوقت ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ کی چھیڑی گئی جنگ کے نتیجہ میں افراتفری کا شکار ہے۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملکوں کو کئی ایک محاذوں پر بے شمار مسائل بلکہ پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اس جنگ کے باعث ساری دنیا میں مہنگائی اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ خود ہمارے ملک میں گھریلو اور کمرشیل پکوان گیس کی قیمتیں بالترتیب 60 روپئے اور 115 روپئے بڑھا دیئے گئے۔ اگر قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا تو اتنا برا نہیں لگتا جتنا آج عوام کو گیس سلینڈرس کی قلت کی وجہ سے بہت برا لگا ہے۔ گیس سلینڈرس کی قلت کا اثر خاص طور پر ہوٹلوں، ریسٹورینٹس، کھانے پینے کی اشیاء، فروخت کرنے والے ٹفن سنٹروں یہاں تک کہ سڑک کنارے لوگوں کو سستا کھانا فراہم کرنے والی اڈل دوسہ کی بنڈیوں پر پڑا ہے۔ ملک کے کئی شہروں میں ہوٹلس اور ریسٹورنٹس بند کر دی گئیں ہیں، اس بارے میں حقوق انسانی کے جہد کار اور فلم اداکار پرکاش راج نے بہت خوب کہا ہے کہ گیس سلینڈرس کا بحران نہ صرف گھروں میں بلکہ شمشان گھاٹوں میں بھی داخل ہو گیا ہے اور اس بحران کیلئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت ذمہ دار ہے۔ اپوزیشن نے بھی لوک سبھا میں اور ایوان کے باہر بھی اس مسئلہ پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔

غزل

انشا جی اُٹھو اب کُوچ کرو، اس شہر میں جی کو لگانا کیا
وحشی کو سکوں سے کیا مطلب، جوگی کا نگر میں ٹھکانا کیا

اس دِل کے دریدہ دامن کو، دیکھو تو سہی، سوچو تو سہی
جس جھولی میں سو چھید ہُوئے، اُس جھولی کا پھیلانا کیا

شب بیتی، چاند بھی ڈُوب چلا، زنجیر پڑی دَروازے میں
کیوں دیر گئے گھر آئے ہو؟ سجنی سے کرو گے بہانا کیا

پھر ہجر کی لمبی رات میاں، سنجوگ کی تو یہی ایک گھڑی
جو دِل میں ہے لب پر آنے دو،،، شرمانا کیا؟ گھبرانا کیا؟

اُس روز جو اُن کو دیکھا ہے،،، اَب خواب کا عالم لگتا ہے
اُس روز جو اُن سے بات ہُوئی، وُہ بات بھی تھی افسانہ کیا

اُس حُسن کے سچے موتی کو، ہم دیکھ سکیں پر چُھو نہ سکیں
جسے دیکھ سکیں پر چُھو نہ سکیں، وُہ دولت کیا وُہ خزانہ کیا

اُس کو بھی جلا دُکھتے ہُوئے مَن، اِک شُعلہ لال بھبوکا بن
یُوں آنسو بن بہہ جانا کیا؟ یُوں ماٹی میں مِل جانا کیا؟

جب شہر کے لوگ نہ رستہ دیں، کیوں بن میں نہ جا بسرام کرے
دِیوانوں کی سی نہ بات کرے تو اور کرے دِیوانہ کیا؟

ابنِ انشا

ایران کے خلاف جنگ اور آبنائے ہرمز کی اہمیت

ساری دنیا فی الوقت ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ کی چھیڑی گئی جنگ کے نتیجہ میں افراتفری کا

شکار ہے۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملکوں کو کئی ایک محاذوں پر بے شمار مسائل بلکہ پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اس جنگ کے باعث ساری دنیا میں مہنگائی اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ خود ہمارے ملک میں گھریلو اور کمرشیل پکوان گیس کی قیمتیں بالترتیب 60 روپئے اور 115 روپئے بڑھا دیئے گئے۔ اگر قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا تو اتنا برا نہیں لگتا جتنا آج عوام کو گیس سلینڈرس کی قلت کی وجہ سے بہت برا لگا ہے۔ گیس سلینڈرس کی قلت کا اثر خاص طور پر ہوٹلوں، ریسٹورینٹس، کھانے پینے کی اشیاء، فروخت کرنے والے ٹفن سنٹروں یہاں تک کہ سڑک کنارے لوگوں کو سستا کھانا فراہم کرنے والی اڈل دوسہ کی بنڈیوں پر پڑا ہے۔ ملک کے کئی شہروں میں ہوٹلس اور ریسٹورنٹس بند کر دی گئیں ہیں، اس بارے میں حقوق انسانی کے جہد کار اور فلم اداکار پرکاش راج نے بہت خوب کہا ہے کہ گیس سلینڈرس کا بحران نہ صرف گھروں میں بلکہ شمشان گھاٹوں میں بھی داخل ہو گیا ہے اور اس بحران کیلئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت ذمہ دار ہے۔ اپوزیشن نے بھی لوک سبھا میں اور ایوان کے باہر بھی اس مسئلہ پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ کانگریس نے تو بی جے پی کے نعرہ "مودی ہے تو ممکن ہے" کا یہ کہتے ہوئے مضحکہ اڑایا ہے کہ مودی ہے تو مہنگائی ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ بھکتوں کی عقل ابھی بھی ٹھکانہ نہیں آئی۔ کم از کم انہیں موجودہ حالات میں یہ سوچنا چاہئے کہ 2014 سے آج کی تاریخ تک مودی جی کی زیر قیادت بی جے پی حکومت نے ملک اور عوام کا کیا بھلا کیا؟ ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دور حکومت میں ڈالر کے مقابلہ روپئے کی قدر 55-60 روپئے ہوا کرتی تھی یعنی ایک امریکی ڈالر 55 سے لے کر 60 روپئے کے برابر ہوا کرتا تھا جس کے خلاف اس وقت گجرات کے عہدہ چیف منسٹری پر فائز نریندر مودی ڈاکٹر منموہن سنگھ حکومت پر صرف تنقید ہی نہیں کرتے تھے بلکہ ڈاکٹر منموہن سنگھ جیسے دانشور اور عالمی سطح پر مشہور و معروف ماہر اقتصادیات کے خلاف بیہودہ ریمارکس کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ اب جبکہ ڈالر کے مقابلہ روپئے کی قدر مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ سر دست روپئے کی قدر میں تاریخ کی سب سے بڑی گراوٹ آئی ہے اور وہ 42.92 تک پہنچ گیا ہے۔ ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ آنے والے دنوں میں روپئے کی قدر مزید گر جائے گی اور ایک ڈالر 95 روپئے کے برابر ہو جائے گا۔ راقم الحروف کے خیال میں وہ دن دور نہیں جب ایک ڈالر 100 روپئے کے مساوی ہوگا اور اس کا کریڈٹ مودی جی کو جائے گا۔ بہرحال ہم ایران پر اسرائیل اور امریکہ کے ناجائز و غیر قانونی حملوں کی بات کر رہے تھے اگر دیکھا جائے تو آج دنیا میں جو افراتفری ہے خام تیل کی قیمتوں میں جو بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے۔ بے چینی اور مہنگائی بڑھ رہی ہے، انسانی جانوں کا اتلاف ہو رہا ہے، اس کے لئے اسرائیل اور امریکہ ذمہ دار ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امریکہ اب سپر پاور باقی نہیں رہا بلکہ اسرائیل کا آرڈرلی Orderly بن گیا ہے۔ غزہ کا قصائی نتن یاہو، ڈونالڈ ٹرمپ کو اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق استعمال کرتا جا رہا ہے۔ بالفاظ دیگر نتن یاہو اور اسرائیل ٹرمپ، امریکہ کو بیوقوف بنا کر اپنے مفادات کے حصول اور اپنی بقاء کو یقینی بنانے کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ایران کے خلاف امریکہ اسرائیل کی لڑائی لڑ رہا ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایران پر غیر قانونی و ناجائز جنگ مسلط کرنے سے متعلق امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ روبیو کا بیان آتا ہے کہ امریکہ دباؤ کے نتیجہ میں میدان جنگ میں کود پڑا ہے جبکہ ٹرمپ کہتے ہیں کہ ان پر کسی نے دباؤ نہیں ڈالا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان دونوں میں سے سچ کون کہہ رہا ہے اور جھوٹ کون بول رہا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ان دونوں میں کوئی ایک تو جھوٹا ضرور ہے۔ جہاں تک ایران پر اسرائیل۔ امریکہ کی جانب سے جنگ مسلط کرنے کا سوال ہے، اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کے بدترین دلال جنفری ایپسٹن کی فائلز منظر عام پر آنے کے بعد کئی عالمی قائدین کے سیاہ چہرے منظر عام پر آئے ہیں جن میں ڈونالڈ ٹرمپ کا چہرہ بھی شامل ہے۔ 6 ہندوستانیوں بشمول وزیر اعظم نریندر مودی کا نام بھی آیا ہے۔ ٹرمپ کے بارے میں خود سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے جو انکشافت کئے ہیں، اس کے بعد ایسا لگ رہا ہے کہ امریکہ جیفری ایپسٹن کی فائلز سے عوامی توجہ ہٹانے کی خاطر جنگ میں کود پڑا جبکہ نتن یاہو کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی کہ امریکہ ایران کو تباہ و برباد کرے۔ دوسری جانب ہمارے وزیر اعظم کے دورہ اسرائیل سے واپسی کے فوری بعد ایران کے خلاف جنگ کا شروع ہونا اس جنگ میں پہلے ہی حملہ میں 180 سے زائد ایرانی طالبات کی شہادت، پھر ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای و دیگر ارکان خاندان کی شہادت اس کے علاوہ آندھرا پردیش کے وشاکھا پٹنم میں منعقدہ بحری مشق میں حصہ لے کر واپس جانے والے ایرانی جہاز (اس میں 817 ایرانی ملاح سوار تھے) پر امریکی حملہ کے باوجود حکومتی سطح پر کسی قسم کی مذمت نہیں کی گئی۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت پر 6 دن تک انتظار کے بعد اظہار تعزیت کیا گیا۔ اس کے باوجود ایرانی حکومت نے کم ظرفی کا جواب اعلیٰ ظرفی سے دیا جو یقیناً قابل غور ہے جو ہمیں اس بات پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے کہ آخر ہندوستان کے تئیں ایران کے اس موقف کے پیچھے کونسی وجوہات کارفرما ہے۔ ساری دنیا فی الوقت ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ کی چھیڑی گئی جنگ کے نتیجہ میں افراتفری کا شکار ہے۔ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملکوں کو کئی ایک محاذوں پر بے شمار مسائل بلکہ پریشانیوں کا سامنا ہے۔ اس جنگ کے باعث ساری دنیا میں مہنگائی اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ خود ہمارے ملک میں گھریلو اور کمرشیل پکوان گیس کی قیمتیں بالترتیب 60 روپئے اور 115 روپئے بڑھا دیئے گئے۔ اگر قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا تو اتنا برا نہیں لگتا جتنا آج عوام کو گیس سلینڈرس کی قلت کی وجہ سے بہت برا لگا ہے۔ گیس سلینڈرس کی قلت کا اثر خاص طور پر ہوٹلوں، ریسٹورینٹس، کھانے پینے کی اشیاء، فروخت کرنے والے ٹفن سنٹروں یہاں تک کہ سڑک کنارے لوگوں کو سستا کھانا فراہم کرنے والی اڈل دوسہ کی بنڈیوں پر پڑا ہے۔ ملک کے کئی شہروں میں ہوٹلس اور ریسٹورنٹس بند کر دی گئیں ہیں، اس بارے میں حقوق انسانی کے جہد کار اور فلم اداکار پرکاش راج نے بہت خوب کہا ہے کہ گیس سلینڈرس کا بحران نہ صرف گھروں میں بلکہ شمشان گھاٹوں میں بھی داخل ہو گیا ہے اور اس بحران کیلئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت ذمہ دار ہے۔

ہندوستان عالمی پولیس میاں کے سامنے جھک گیا

فی الوقت دنیا کے حالات خراب ہیں، خاص طور پر مشرق وسطی میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے بعد علاقہ میں ایک اور جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ جنگ شروع نہیں ہوئی بلکہ ایک منصوبہ بند سازش کے ذریعہ اسے چھیڑا گیا، اسے ایران پر مسلط کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ایک اور جنگ شروع ہو چکی ہے اور اس جنگ کا اشتعال دلانے والا اسرائیل اور امریکہ اس پر عمل کرنے والا ملک ہے عالمی سطح پر یہی کہا جا رہا ہے کہ اسرائیل نے امریکہ کو ایران کے خلاف جنگ شروع کرنے پر اکسایا حالانکہ اس جنگ سے امریکہ اور امریکی عوام کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

پی چدمبرم
(سابق مرکزی وزیر داخلہ و فینانس)

فی الوقت دنیا کے حالات خراب ہیں، خاص طور پر مشرق وسطی میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے بعد علاقہ میں ایک اور جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ جنگ شروع نہیں ہوئی بلکہ ایک منصوبہ بند سازش کے ذریعہ اسے چھیڑا گیا، اسے ایران پر مسلط کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ایک اور جنگ شروع ہو چکی ہے اور اس جنگ کا اشتعال دلانے والا اسرائیل اور امریکہ اس پر عمل کرنے والا ملک ہے عالمی سطح پر یہی کہا جا رہا ہے کہ اسرائیل نے امریکہ کو ایران کے خلاف جنگ شروع کرنے پر اکسایا حالانکہ اس جنگ سے امریکہ اور امریکی عوام کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ بالالفاظ دیگر امریکہ ایران کے خلاف اسرائیل کی جنگ لڑ رہا ہے۔ اسرائیل نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اس بات پر قائل کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ ایران نے تقریباً بلکہ مکمل طور پر جوہری اسلحہ تیار کر لئے ہیں اور وہ امریکہ کو دھمکی دینے کی منصوبہ سازی کر رہا ہے لیکن وال اسٹریٹ جرنل نے اپنی ایک خصوصی رپورٹ میں کہا کہ خفیہ معلومات تک رسائی رکھنے والے امریکی حکام نے ان مبینہ خطرات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے صاف انکار کر دیا۔ اس کے باوجود مسٹر ٹرمپ نے اسرائیل کے ساتھ مل کر اس کے ساتھ ساز باز کر کے ایران کے خلاف مکمل جنگ شروع کر دی۔ (حقیقت یہ ہے کہ امریکی عوام حقوق انسانی کے جہد کار اور خود فوجی عہدیدار یہ کہنے لگے ہیں کہ امریکہ اسرائیل کے اکسانے پر اس جنگ میں کود پڑا ہے۔ امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ مارک روبیو کے مطابق اسرائیل کی ایماء پر امریکہ اس جنگ میں شامل ہوا ہے، اس کے برعکس امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا دعویٰ ہے کہ ایران کے خلاف جنگ میں شامل ہونے ان کے ملک پر کسی نے دباؤ نہیں ڈالا)

ماضی کے بہانے: آپ سب کو یاد ہوگا کہ ماضی میں بھی امریکہ اور برطانیہ اس طرح کے بہانے بناتے ہوئے عراق پر قبضہ کیا، وہاں تباہی و بربادی مچائی، صدام حسین کی حکومت کو زوال سے دو چار کیا اور پھر صدام حسین کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ امریکہ اور برطانیہ نے ماضی میں یہ بہانہ بنایا تھا کہ عراق نے بڑے پیمانہ پر عام تباہی کے ہتھیار تیار کر لئے ہیں۔ 2003 میں امریکی صدر بش نے اسی بہانہ اور جھوٹ کو عراق پر حملہ اور قبضہ کیلئے استعمال کیا تھا، اسی طرح معمر قذافی کو راستہ سے ہٹانے اور ان کی حکومت کے خاتمہ کیلئے ایک بہانہ کھڑا کیا کہ قذافی نے لیبیا میں شہریوں کے قتل عام کی منصوبہ بندی کی تھی اور اس بہانہ کو اس وقت کے امریکی صدر بارک اوبامہ نے 2011 میں امریکی مداخلت کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جائز ٹھہرانے کیلئے استعمال کیا تھا۔ مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ

نے Monroe Doctrine کا پھر سے احیاء کرتے ہوئے 2026 میں وینزویلا میں حکومت کی تبدیلی کیلئے بڑی کامیابی سے استعمال کیا اور پھر Monroe Doctrine کو ایران کے خلاف جنگ شروع کرنے وسعت دی، اگر آپ ماضی اور حال کی جنگوں کا جائزہ لیں تو اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اسرائیل کی پارلیمنٹ Knesset سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے ان اسرائیلی خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا جن کی دنیا 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے وحشیانہ حملوں میں بکھیر گئی۔ مودی نے حیران کن انداز میں کچھ یوں کہا "اس لمحے اور اس کے بعد بھی ہندوستان پورے یقین اور مضبوطی سے اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے لیکن ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کو غزہ میں فلسطینی بستیوں کی تباہی، فلسطینیوں کے قتل و غارت گری، ہزاروں انسانی جانوں کے اتلاف کی مذمت میں ایک لفظ ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ یہ صحیح ہے کہ حماس کے حملہ میں 1219 اسرائیلی مارے گئے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اسرائیل کے زمینی اور فضائی حملوں میں 70 ہزار سے زائد فلسطینی اپنی زندگیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ مودی کا یہ خطاب 25 فروری 2026 کو ہوا تھا اور امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف 28 فروری کو جنگ شروع کی اور ایران نے ان حملوں کا جواب دینے کیلئے کئی عرب ملکوں میں واقع امریکی فوجی اڈوں کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ مسٹر ٹرمپ نے پرزور انداز میں کہا تھا کہ یہ جنگ 4 سے 5 ہفتوں یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک جاری رہ سکتی ہے۔ جہاں تک ہندوستان کا سوال ہے، ہندوستان نے اسرائیل کی غیر مشروط تائید و حمایت کی اور ہندوستان کی اس غیر مشروط حمایت نے ہندوستان کیلئے اس امکان کو ختم کر دیا کہ وہ جنگ کو ختم کرنے یا اسے دوسرے عرب ملکوں تک پھیلنے سے روکنے میں کوئی کردار ادا کر سکے۔ اپنی اخلاقی ساکھ کھو کر ہندوستان محض ایک نااہل تماشائی بن گیا ہے جبکہ پورے خطہ اور اس سے آگے تک جنگ پھیل رہی ہے۔ یہاں تک کہ سری لنکا کے قریب بین الاقوامی سمندری حدود تک بھی یہ پہنچ گئی ہے۔

امریکہ اسرائیل کا مقصد ایرانی حکومت کی تبدیلی ہے: اصل مسئلہ حکومت کی تبدیلی ہے۔ کسی ملک کی حکومت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو کسی دوسرے ملک کو طاقت کے بل بوتے پر اسے تبدیل کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اگر یہی معیار ہو تو دنیا میں 50 سے زیادہ ایسے ممالک ہیں جہاں موجودہ حکومتوں کو تبدیل کیا جانا چاہئے اور یہ ایسے ملک ہیں جہاں آمر حکمرانوں کی حکمرانی ہے اور ان ملکوں کے امریکہ کے ساتھ دوستانہ خوشگوار تعلقات ہیں۔ جنوری 2025 میں امریکہ نے اسرائیل کے اکسانے پر Midnight hammer نامی فوجی کارروائی کی تھی اور 12 دن بعد دعویٰ کیا کہ ایران کی اہم جوہری افزودگی کی تنصیبات مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہیں۔ اگر امریکہ کا وہ دعویٰ درست تھا تو پھر ایران جوہری ہتھیار افزودہ یورانیم کس طرح جمع کر سکتا تھا جو امریکہ کیلئے خطرہ بنتا؟ مزید یہ کہ عمان نے جو ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی کر رہا تھا، واضح طور پر کہا تھا کہ ایران نے افزودہ یورانیم ذخیرہ نہ کرنے اور کبھی بھی جوہری بم حاصل نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ دوسری جانب روسی وزیر خارجہ سرگئی لاروف نے ایک اہم سوال اٹھایا اور پوچھا کہ ایران کے جوہری ہتھیاروں کا ثبوت کہاں ہے؟ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ بعض ان جنگوں کی طرح جو امریکہ نے ماضی میں مسلط کی تھیں۔ ایران کے خلاف جنگ بھی جھوٹ کی بنیاد پر شروع کی گئی۔ جہاں تک اسرائیل کا سوال ہے اسرائیل ایران کا کٹر دشمن ہے اور ایران بھی اسرائیل کا سخت دشمن ہے۔ اسرائیل نے امریکہ کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ ایران میں حکومت تبدیل کی جائے اور ایران کو ایک ایسا ملک بنایا جائے جو اسرائیل اور امریکہ کے تابعدار ہو۔

ہندوستان کا موقف ہوا کمزور: سارے خطہ میں ہندوستان کے انسانی معاشی اور سیاسی مفادات نہایت اہم ہیں لیکن خطہ میں بڑھتے ہوئے تشدد و تباہی کے درمیان ہندوستان تنہا ہو گیا ہے۔ ایران نے اردن، کویت، بحرین، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور عراق میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا ہے۔ مشرق وسطی میں 10 ملین ہندوستانی برسر روزگار ہیں۔ ہندوستان کے تیل کی برآمدات اور دیگر معاشی مفادات بھی اس خطہ سے وابستہ ہیں۔ مثال کے طور پر ایران کی چاہ بہار بندرگاہ میں ہندوستان نے 370 ملین امریکی ڈالرس کی سرمایہ کاری کا عزم ظاہر کیا ہے، ان تمام مفادات کے باوجود ہندوستان کے پاس نہ کوئی آواز ہے اور نہ ہی کسی قسم کا اثر و رسوخ اور اس کی صرف اور صرف ایک وجہ ہے اور وہ وجہ اسرائیلی مقاصد کو ہندوستان کی غیر اصولی اور غیر مشروط تائید و حمایت ہے۔

مغربی ایشیا کا بحران:

ہندوستانیوں کی حفاظت گیس سپلائی اور خود کفالت پر حکومت کی توجہ

مغربی ایشیا میں جاری بحران کے درمیان ہندوستانی حکومت شہریوں کی حفاظت، گیس اور ایندھن کی دستیابی، توانائی کی سلامتی اور خود کفالت کے حوالے سے پوری طرح مستعد ہے اور ہر ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری بحران کے درمیان ہندوستانی حکومت شہریوں کی حفاظت، گیس اور ایندھن کی دستیابی، توانائی کی سلامتی اور خود کفالت کے حوالے سے پوری طرح مستعد ہے اور ہر ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ حکومت کی سب سے بڑی ترجیح شہریوں کی حفاظت ہے۔ اب تک ۳ء۵۷ ر لاکھ سے زیادہ ہندوستانیوں کو متاثرہ علاقوں سے محفوظ واپس لایا جا چکا ہے، جن میں ایران سے ۷۰۰ ر سے زائد میڈیکل طلبہ بھی شامل ہیں۔ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد اور علاج فراہم کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے مغربی ایشیا کے کئی ممالک کے لیڈروں سے دو بار بات چیت کی ہے۔ ہندوستان مسلسل خلیجی ممالک، ایران، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ رابطے میں ہے تاکہ خطے میں امن بحال ہو سکے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ مکمل طور پر کھولا جا سکے۔ ہندوستان نے واضح طور پر شہریوں، بنیادی ڈھانچے اور توانائی/ٹرانسپورٹ نظام پر حملوں کی مخالفت کی ہے اور تمام فریقوں سے پرامن حل کی اپیل کی

ہے۔ حکومت نے بتایا کہ ملک کی تمام ریفائنریز پوری صلاحیت سے کام کر رہی ہیں اور خام تیل کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ گھریلو ایل پی جی پیداوار بھی بڑھائی گئی ہے اور پٹرول-ڈیزل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ کچھ جگہوں پر افواہوں کی وجہ سے گھبراہٹ میں خریداری ہوئی، لیکن حکومت نے ان افواہوں کو غلط قرار دیا ہے۔ حکومت نے یہ بھی یقینی بنایا ہے کہ خام تیل اور ایل پی جی لے کر آنے والے جہاز مسلسل ہندوستان پہنچ رہے ہیں اور سپلائی برقرار رکھنے کے لیے بیک اپ منصوبے بھی تیار کیے گئے ہیں۔ توانائی کی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان نے اپنے تیل اور گیس درآمدی ذرائع ۲۷ ر سے بڑھا کر ۴۱ ر ممالک تک کر دیے ہیں۔ اس کے علاوہ ۵۳ ر لاکھ ٹن سے زیادہ کا اسٹریٹجک پیٹرولیم ذخیرہ بنایا گیا ہے، جسے ۶۵ ر لاکھ ٹن تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔ پائپڈ نیچرل گیس (پی این جی) اور گھریلو ایل پی جی پیداوار کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ غیر ملکی جہازوں پر انحصار کم کرنے کے لیے حکومت نے ۷۰ ر ہزار کروڑ روپے کا ''میڈ ان انڈیا'' شپ بلڈنگ مشن شروع کیا ہے۔ اس کے تحت جہاز سازی، مرمت اور ری سائیکلنگ کی صلاحیت بڑھائی جا رہی ہے۔ دفاعی شعبے میں بھی خود کفالت پر زور دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ کھاد کی مناسب دستیابی ہے اور کسانوں پر اس بحران کا بوجھ نہیں پڑنے دیا جائے گا۔ حکومت نے ریسٹورنٹس، ڈھابوں، کینٹین اور مہاجر مزدوروں کے لیے گیس سپلائی کو ترجیح دی ہے۔ پہلے ۲۰ ر فیصد کمرشیل ایل پی جی سپلائی بحال کی گئی اور اب اسے بڑھا کر ۵۰ ر فیصد کر دیا گیا ہے۔ گھریلو پی این جی اور سی این جی سپلائی ۱۰۰ ر فیصد جاری ہے جبکہ صنعتی اور کمرشیل شعبے کو تقریباً ۸۰ ر فیصد گیس فراہم کی جا رہی ہے۔ ایک ہی دن میں ۵۰۰۷ ر سے زیادہ پی این جی کنکشن جاری کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے کہا ہے کہ ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ اب تک تقریباً ۳۴۰۰ ر چھاپے مارے گئے، ۱۰۰۰ ر سلنڈر ضبط کیے گئے، ۶۴۲ ر ایف آئی آر درج ہوئیں اور ۱۵۵ ر افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ آئل کمپنیوں نے ۱۵۰۰ ر سے زیادہ اچانک معائنے کیے ہیں۔ سمندری سلامتی کے حوالے سے فارسی خلیج میں تمام ہندوستانی ملاح محفوظ ہیں۔ کوئی بھی ہندوستانی جہاز متاثر نہیں ہوا ہے۔ پائن گیس اور جگ وسنت نامی دو ایل پی جی جہاز آبنائے ہرمز عبور کر کے ہندوستان کی طرف آ رہے ہیں۔ وزارت خارجہ اور ہندوستانی سفارت خانے بھی ۲۴ ر گھنٹے ہیلپ لائن چلا رہے ہیں اور لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں

پٹرول اور ڈیزل مہنگا ہونے پر انوراگ ٹھاکر کی کانگریس پر تنقید

نئی دہلی: بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں تیزی کے باوجود منگل کے روز پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بغیر کسی تبدیلی کے برقرار رہیں۔ ملک کی سب سے بڑی تیل مارکیٹنگ کمپنی انڈین آئل کارپوریشن کے مطابق قومی دارالحکومت میں آج پٹرول کی قیمت 94.77 روپے اور ڈیزل کی 87.67 روپے فی لیٹر پر مستحکم رہی۔ عام پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں 30 اکتوبر 2024 کے بعد سے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ انڈین آئل کے پریمیم پٹرول ایکس پی 95 کی قیمت 20 مارچ کو دو روپے بڑھائی گئی تھی۔ دہلی میں اس کی قیمت اب 101.89 روپے فی لیٹر ہوگئی ہے۔ انڈین آئل کے پریمیم ڈیزل ایکس جی کی قیمت 91.49 روپے فی لیٹر پر مستحکم ہے۔ ممبئی میں پٹرول کی قیمت 103.54 روپے، چنئی میں 100.84 روپے اور کولکاتا میں 105.45 روپے فی لیٹر ہے۔ ڈیزل ممبئی میں 90.03 روپے، چنئی میں 92.39 روپے اور کولکاتا میں 92.02 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے۔ بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمت فی الحال 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ روپیہ بھی ان دنوں ڈالر کے مقابلے میں تاریخی نچلی سطح پر ہے۔ اس سے تیل کمپنیوں پر

قیمت بڑھانے کا دباؤ ہے، تاہم فی الحال وہ صارفین پر زیادہ بوجھ ڈالنا نہیں چاہتیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے منگل کے روز ہماچل پردیش کی کانگریس حکومت پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کو لے کر زوردار حملہ کیا ہے۔ اسی سلسلے میں پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ انوراگ ٹھاکر نے کانگریس پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ کانگریس لیڈر راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی کا ''کھٹا کھٹ ماڈل'' اب ''کھٹارا ماڈل'' بن گیا ہے۔ اس سے قبل بی جے پی کے ترجمان شہزاد پونا والا نے بھی سوشل میڈیا 'ایکس' پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے ہماچل پردیش کی کانگریس حکومت پر تنقید کی تھی۔ ٹھاکر نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے پٹرول کی قیمت میں فی لیٹر پانچ روپے کے اضافے سے عام آدمی پر براہ راست اثر پڑے گا اور اس سے عوام کی جیب پر سالانہ 1000 کروڑ روپے سے زیادہ کا بوجھ بڑھے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے ہی دو بار میں 10 روپے سے زیادہ ویٹ بڑھایا گیا تھا اور اب پانچ روپے کا سیس شامل کر کے کل 15 روپے کا اضافی بوجھ عوام پر ڈالا گیا ہے۔ مسٹر ٹھاکر نے اسے عوام دشمن فیصلہ قرار دیتے ہوئے کانگریس حکومت کی پالیسیوں کی سخت مذمت کی ہے۔

کشمیر: ندی مارگ قتل عام کی ۲۳ ر ویں برسی

کشمیری پنڈتوں کے ساتھ مسلمان بھی

کشمیر کے ندی مارگ قتل عام کی ۲۳ ر ویں برسی کے موقع پر کشمیری پنڈتوں نے مقتولین کو خراج عقیدت پیش کیا، اس موقع پر بڑی تعداد میں مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ ندی مارگ قتل عام کے ۲۳ ر سال بعد کشمیری پنڈت اس المناک مقام پر واپس آئے اور مقتولین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مقامی مسلمانوں نے بھی ان کے ساتھ دعاؤں میں شرکت کر کے اتحاد اور مشترکہ انسانیت کا جذباتی اظہار کیا۔ انہوں نے کے اس سانحے میں مارے گئے ۲۴ ر افراد کو پھولوں کا نذرانہ پیش کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ دو دہائیوں سے یہ یادگاری تقریب دیگر مقامات پر منعقد کی جاتی رہی تھیں، لیکن اس مرتبہ مہاجر پنڈتوں کی ایک بڑی تعداد اسی گاؤں میں اس جگہ اکٹھی ہوئی جہاں یہ المیہ پیش آیا تھا۔ بعد ازاں اس موقع نے مفاہمت اور بھائی چارے کی علامت کی حیثیت اختیار کر لی۔ کشمیری پنڈت بھوشن لال نے کہا، ''یہ ہمارے لیے ایک تاریک دن ہے۔ ہم یہاں ۲۴ ر قیمتی جانوں کے ضیاع کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ہم کشمیر کے لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ موقف اختیار کریں۔

حکومتیں پالیسیاں تو بنا سکتی ہیں، لیکن پائیدار تبدیلی کا انحصار معاشرے، خصوصاً اکثریتی برادری کی سوچ پر ہے۔'' جبکہ اس موقع پر سابق ایم ایل اے اعجاز احمد میر نے کہا، ''آج ان ۲۴ ر بے گناہوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا جن کا کوئی قصور نہیں تھا۔ یہ واقعہ کشمیر کی تاریخ پر ایک داغ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلم برادری ہمیشہ پنڈتوں کے ساتھ کھڑی رہی ہے، آج دیکھ لیں کہ کتنے لوگ ان کی حمایت میں جمع ہوئے۔ میرے نزدیک کشمیر پنڈتوں کے بغیر کبھی مکمل نہیں تھا۔'' دراصل یہ مشترکہ یادگاری تقریب اس جگہ منعقد کی گئی جہاں ۲۳ ر مارچ ۲۰۰۳ء کی شب لشکر طیبہ کے دہشت گردوں نے گھروں سے گھسیٹ کر ۱۱ ر مردوں، ۱۱ ر خواتین اور دو بچوں کو قتل کیا تھا۔ اس موقع پر سخت سیکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے، اور سینئر سول اور پولیس افسران بھی موجود تھے۔

ای سی آئی نے بنگال میں غیر مجاز سیاسی اشتہارات کے خلاف کارروائی تیز کر دی

ای سی آئی نے کہا کہ اب تک ریاست بھر میں اس طرح کے کل 3,58,986 اشتہارات کو ہٹا دیا گیا ہے

کولکتہ: الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے اگلے ماہ ہونے والے دو مرحلوں کے اسمبلی انتخابات سے قبل پورے مغربی بنگال میں غیر مجاز سیاسی اشتہارات کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ اتوار کی رات جاری کردہ ایک بیان میں، ای سی آئی نے کہا کہ ریاست بھر میں اب تک کل 986,58,3 ایسے اشتہارات کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ان میں سے 829,11,3 کیسز سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق تھے، جب کہ 901,19 کیسز نجی املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق تھے۔ ای سی آئی کے مطابق، شمالی بنگال کے کوچ بہار ضلع میں سب سے زیادہ 491,33 ہٹائے گئے ہیں۔ ان میں سے 474,29 کیس سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے اور 017,4 نجی املاک سے متعلق تھے۔ شمالی 24 پرگنہ ضلع نے 920,31 کو ہٹانے کی دوسری سب سے زیادہ تعداد کی اطلاع دی جس میں 789,31 سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے اور 105 نجی املاک سے متعلق ہیں۔ کالمپونگ ضلع میں سب سے کم 593 ہٹائے گئے، جن میں سے سبھی عوامی املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق تھے۔ دریں اثنا، ''منطقی تضاد'' کے زمرے کے تحت عدالتی فیصلے کے لیے بھیجے گئے مقدمات کی پہلی ضمنی فہرست پیر کو شائع ہونے والی ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ اس کی اشاعت کے بعد کسی بھی امن و امان کے مسائل کو روکنے کے لئے ضروری حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے لیے پولنگ دو مرحلوں میں 23 اپریل اور 29 اپریل کو ہوگی۔ پہلے مرحلے میں 152 حلقوں میں اور دوسرے مرحلے میں باقی 142 حلقوں میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ قبل ازیں اتوار کو کولکتہ کے پولیس کمشنر اجے نند نے زور دے کر کہا کہ شہر میں اسمبلی انتخابات کے دوران بوتھ جام کرنے، ووٹوں میں دھاندلی یا بوتھ پر قبضہ کرنے کے واقعات کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ ہدایت اس وقت جاری کی گئی جب نند نے کولکتہ کے جنوبی مضافات میں بھنگر پولیس اسٹیشن کا معائنہ کیا۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابی تیاریوں اور سیکیورٹی انتظامات پر سخت نظر رکھی جا رہی ہے۔ کمیشن کی ہدایات کی تعمیل میں سینئر پولیس حکام نے اتوار کو ریاست بھر کے پولیس اسٹیشنوں کا دورہ کیا۔ اسی مناسبت سے کولکتہ پولیس کمشنر نے صبح بھنگر پولیس اسٹیشن کا دورہ کیا۔ پولیس اہلکاروں کے ساتھ میٹنگ کے دوران انہوں نے زور دیا کہ تمام عہدیداروں کو الیکشن کمیشن کی طرف سے دی گئی ہدایات پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ اجے نندلسو نے اس بات کا اعادہ کیا کہ بوتھ جام کرنے، ووٹوں میں دھاندلی، یا بوتھ پر قبضہ کرنے سے متعلق کسی بھی شکایت کو کسی بھی شکل میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بعد میں، ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ کولکتہ پولیس پرامن انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مختلف علاقوں میں چیک پوائنٹس اور تلاشی کی کارروائیاں جاری ہیں۔ مرکزی فورسز کے ساتھ مل کر گشت بھی کی جا رہی ہے۔

مشرقِ وسطیٰ گیس بحران کے باوجود بھارت پُراعتماد

گرمیوں میں بجلی کی طلب پوری کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں جاری ایران سے متعلق کشیدگی اور گیس سپلائی میں خلل کے باوجود بھارت نے گرمیوں کے دوران بڑھتی ہوئی بجلی کی طلب پوری کرنے کے حوالے سے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، حکومت کا کہنا ہے کہ اگرچہ خطے میں جاری تنازع کے باعث ایل این جی کی سپلائی متاثر ہوئی ہے، تاہم بھارت کے بجلی کے نظام پر اس کا بڑا اثر متوقع نہیں ہے کیونکہ گیس کا حصہ مجموعی بجلی پیداوار میں صرف تقریباً 2 فیصد ہے۔ حکام کے مطابق، گیس سے چلنے والے تقریباً 8 گیگاواٹ کے پاور پلانٹس اگرچہ طلب کے عروج پر اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن ان کی کمی کو کوئلے اور قابل تجدید توانائی کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ حکومت نے بتایا کہ ملک میں کوئلے کی پیداوار مسلسل مضبوط ہے، جو بجلی کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی، خاص طور پر شمسی توانائی، دن کے وقت متوقع 270 گیگاواٹ کی بلند طلب کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مزید برآں، حکام نے کہا کہ بیٹری اسٹوریج کے نئے منصوبے بھی مکمل ہونے کے قریب ہیں، جو شام کے اوقات میں طلب اور رسد کے فرق کو کم کرنے میں مدد دیں گے۔ رپورٹس کے مطابق، حکومت ضرورت پڑنے پر کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹس کی پیداوار بڑھانے اور اضافی صلاحیت کو فعال کرنے پر بھی غور کر رہی ہے، تاکہ کسی بھی ممکنہ کمی کو فوری طور پر پورا کیا جا سکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حکمت عملی بھارت کی توانائی تنوع پالیسی کا نتیجہ ہے، جس کے تحت ملک گیس پر انحصار کم کر کے کوئلے اور قابل تجدید ذرائع کو ترجیح دے رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، موجودہ صورتحال نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ عالمی جیوپولیٹیکل بحرانوں کے باوجود، مضبوط گھریلو وسائل، کوئلے کے وافر ذخائر اور تیزی سے بڑھتی قابل تجدید توانائی بھارت کو توانائی کے شعبے میں نسبتاً محفوظ پوزیشن فراہم کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ میں ڈیجیٹل تعاون

عالمی ترقی کا نیا محرک قرار، مشترکہ فنڈ اور پالیسی اصلاحات کی تجویز

جنیوا: اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61 ویں اجلاس کے دوران ماہرین اور پالیسی سازوں نے ڈیجیٹل تعاون کو عالمی ترقی کے لیے ''گیم چینجر'' قرار دیتے ہوئے اس شعبے میں بین الاقوامی اشتراک کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، بشمول مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، ترقی پذیر ممالک میں معاشی ترقی، تعلیم، صحت اور مالی شمولیت کو تیزی سے فروغ دے سکتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق، اگر ڈیجیٹل وسائل تک مساوی رسائی کو یقینی بنایا جائے تو یہ ٹیکنالوجیز پائیدار ترقی کے اہداف کے تقریباً 70 فیصد حصول میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اجلاس کے دوران ''ساؤتھ-ساؤتھ تعاون'' کو خاص اہمیت دی گئی، جس کے تحت ترقی پذیر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ ٹیکنالوجی، مہارت اور بہترین عملی نمونے شیئر کر سکتے ہیں۔ پینل مباحثوں میں متعدد عملی تجاویز بھی پیش کی گئیں، جن میں عالمی سطح پر ''ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن فنڈ'' کے قیام، قرضوں میں نرمی کے بہتر نظام، اور ٹیکنالوجی کے ذمہ دارانہ استعمال کے لیے واضح اقوام متحدہ گائیڈ لائنز شامل ہیں۔ ماہرین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ڈیجیٹل ترقی کے ساتھ ساتھ گورننس، ڈیٹا سیکیورٹی اور اخلاقی اصولوں کو مضبوط بنانا ضروری ہے، تاکہ ٹیکنالوجی کا استعمال شفاف، محفوظ اور سب کے لیے فائدہ مند ہو۔ اجلاس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ ڈیجیٹل تبدیلی صرف تکنیکی معاملہ نہیں بلکہ ایک وسیع ترقیاتی ایجنڈا ہے، جس کے لیے عالمی سطح پر مربوط حکمت عملی اور مشترکہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں ہونے والی یہ بحث اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ مستقبل کی عالمی ترقی کا دارومدار تیزی سے ڈیجیٹل تعاون، شمولیت اور بین الاقوامی شراکت داری پر ہوگا۔

ماسکو اسٹریٹجک پارٹنرشپ پر دوسری روس بھارت کانفرنس کی میزبانی کرے گا

ماسکو (روس): ماسکو 23 مارچ کو دوسری بین الاقوامی کانفرنس، روس اور ہندوستان: دوطرفہ تعلقات کے نئے ایجنڈے کی طرف کی میزبانی کرے گا، جس میں دونوں ممالک کے سینئر سفارت کاروں، پالیسی سازوں اور ماہرین کو اکٹھا کیا جائے گا تاکہ اسٹریٹجک تعاون کو مضبوط کیا جا سکے۔ کانفرنس کا افتتاح روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف اور بھارتی ہم منصب سبرامنیم جے شنکر کریں گے، جس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ دونوں ممالک دوطرفہ تعلقات کو گہرا کرنے کے لیے اہمیت دیتے ہیں۔ ٹی وی برکس کے مطابق، کلیدی شرکاء میں ایگور ایوانوف، ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف اور روس میں ہندوستان کے چارج ڈی افیئرز نکھلیش گری شامل ہوں گے۔ روسی بین الاقوامی امور کی کونسل اور روس میں ہندوستان کے سفارتخانے کے زیر اہتمام، کانفرنس کلیدی موضوعات پر توجہ مرکوز کرے گی جس میں روس اور ہندوستان کے کردار، ایک کثیر الاضلاع اقتصادی تعاون اور تیسری دنیا کے تعاون کو تشکیل دینے میں روس اور ہندوستان کا کردار شامل ہے۔ دوطرفہ تجارت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو مالی سال 2024-2025 میں ریکارڈ 68.7 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ دونوں فریقوں نے 2030 تک تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کا بلند حوصلہ جاتی ہدف مقرر کیا ہے۔

ایران-اسرائیل توانائی بحران کے دوران

بھارت جیٹ فیول برآمد کرنے والا ملک بنا

نئی دہلی: مشرق وسطیٰ میں جاری ایران-اسرائیل تنازع کے باعث عالمی توانائی منڈی شدید دباؤ کا شکار ہے، تاہم اس بحران کے دوران بھارت ایک اہم کردار ادا کرتے ہوئے جیٹ فیول (ایوی ایشن ٹربائن فیول) کا بڑا برآمد کنندہ بن کر ابھرا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، خلیج میں کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں رکاوٹوں کے باعث عالمی سطح پر تیل کی سپلائی متاثر ہوئی، جس سے قیمتوں میں شدید اضافہ دیکھنے میں آیا اور کئی ممالک کو ایندھن کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں بھارت کی مضبوط ریفائننگ صلاحیت نے اسے ایک اسٹریٹجک فائدہ فراہم کیا۔ بھارت دنیا کے بڑے ریفائننگ مراکز میں شامل ہے، جو خام تیل کو پراسیس کر کے پیٹرول، ڈیزل اور جیٹ فیول جیسے تیار شدہ ایندھن میں تبدیل کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت نے رعایتی قیمت پر روس سمیت مختلف ذرائع سے خام تیل حاصل کیا، جسے ملک کے جدید ریفائنریز میں پراسیس کر کے عالمی منڈی میں زیادہ قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی نے نہ صرف اندرونی طلب کو پورا کیا بلکہ برآمدات میں بھی اضافہ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی ریفائنریز خاص طور پر جیٹ فیول کی پیداوار میں نمایاں ہیں، اور خلیجی بحران کے باعث جب کئی سپلائی چین متاثر ہوئیں تو بھارتی ایندھن کی عالمی مانگ بڑھ گئی۔ مزید برآں، بھارت نے اپنی ''پہلے گھریلو ضروریات، پھر برآمدات'' کی پالیسی اپنائی، جس کے تحت ملکی ضروریات کو یقینی بنانے کے بعد اضافی ایندھن دیگر ممالک کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ ایوی ایشن سیکٹر میں جیٹ فیول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باوجود، بھارت کی برآمدات نے عالمی مارکیٹ میں ایک خلا کو پُر کیا، خاص طور پر ایشیائی اور یورپی خریداروں کے لیے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت بھارت کی توانائی حکمت عملی اور ریفائننگ صلاحیت کا نتیجہ ہے، جس نے اسے صرف ایک درآمد کنندہ نہیں بلکہ ویلیو ایڈڈ ایندھن کا برآمد کنندہ بنا دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق موجودہ بحران نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ بھارت تیزی سے ایک ''ریفائننگ پاور ہاؤس'' کے طور پر ابھر رہا ہے، جو عالمی توانائی سپلائی چین میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب جیوپولیٹیکل کشیدگیاں عالمی منڈی کو غیر یقینی بناتی ہیں۔

بھارتی بحری جہاز ترکنڈ کا پورٹ وکٹوریہ

سیشلز میں اپنے دورۂ بندرگاہ مکمل

نئی دہلی: بھارتی بحریہ کا جہاز ترکنڈ جو بھارتی بحریہ کا ایک اسٹیلتھ فریگیٹ ہے، 20 مارچ 2026 کو ایک کامیاب دورۂ بندرگاہ مکمل کرنے کے بعد پورٹ وکٹوریہ، سیشلز سے روانہ ہو گیا۔ جہاز کے کمانڈنگ آفیسر کیپٹن سچن کلکرنی نے سیشلز کی حکومت کے اعلیٰ عہدیداران اور سیشلز میں بھارت کے ہائی کمشنر سے ملاقات کی۔ جہاز نے سیشلز کی حکومت کو اہم اسپیئر پارٹس اور ضروری سامان بھی فراہم کیا۔ آئی این ایس ترکنڈ نے مشق ''لامیتیے 2026'' کے پہلے سہ سروس ایڈیشن میں حصہ لیا، جس میں بھارتی فوج، بھارتی فضائیہ اور سیشلز ڈیفنس فورسز (ایس ڈی ایف) کے اہلکار بھی شامل تھے۔ یہ مشق لامیتیے میں بھارتی بحریہ کی پہلی شرکت تھی۔ بندرگاہ مرحلے کے دوران جہاز پر وزٹ، بورڈ، سرچ اور سیزر (وی بی ایس ایس) کی تربیت دی گئی، جس میں مشترکہ بورڈنگ مشقیں بھی شامل تھیں۔ اس کے بعد سمندری مرحلہ ہوا، جس کے دوران جہاز نے ایس سی جی ایس لی ویجیلنٹ کے ساتھ مشق کی اور سمندر میں مشترکہ بورڈنگ آپریشن انجام دیے، جن میں بھارتی بحریہ کے میرین کمانڈوز اور سیشلز ڈیفنس فورسز کے اسپیشل فورسز کے اہلکار شامل تھے۔ اس کے بعد بھارتی فوج اور سیشلز ڈیفنس فورسز کے دستوں نے پراسلین جزیرے پر لینڈنگ کی۔ میجر جنرل مائیکل روزیٹ، چیف آف ڈیفنس فورسز (ایس ڈی ایف)، بریگیڈیئر جین اتالا، ڈپٹی چیف آف ڈیفنس فورسز (ایس ڈی ایف) اور دیگر اعلیٰ افسران سمندری مرحلے کے دوران آئی این ایس ترکنڈ پر سوار ہوئے تاکہ مشق کا مشاہدہ کر سکیں۔ اس مشق نے بھارت اور سیشلز کے درمیان باہمی ہم آہنگی کو بہتر بنانے اور بحری تعاون کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ''لامیتیے''، جس کا مطلب کریول زبان میں ''دوستی'' ہے، دونوں ممالک کے تاریخی تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ دورۂ بندرگاہ بھارت کے ویژن ''مہاساگر'' یعنی خطے میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور ہمہ جہتی پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے، اور بحرِ ہند کے خطے میں بھارتی بحریہ کے ''ترجیحی سلامتی شراکت دار'' اور ''پہلا مددگار'' بنے رہنے کے عزم کو مزید مضبوط کرتا ہے۔

بھارت اور اسرائیل کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کیوں مسلسل گہری ہو رہی ہے؟

بھارت کے لیے اسرائیل ایک بڑا اسٹریٹجک موقع، دفاعی اور ٹیکنالوجی تعاون میں تیزی

نئی دہلی/یروشلم: بھارت اور اسرائیل کے درمیان تعلقات گزشتہ چند دہائیوں میں نمایاں طور پر مضبوط ہوئے ہیں اور اب یہ ایک ''خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری'' کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جس میں دفاع، ٹیکنالوجی، معیشت اور جغرافیائی سیاست کے اہم پہلو شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق اس شراکت داری کی بنیاد سب سے زیادہ دفاعی تعاون پر ہے۔ اسرائیل بھارت کے بڑے دفاعی شراکت داروں میں شامل ہے اور دونوں ممالک جدید ہتھیاروں، ڈرونز، میزائل سسٹمز اور نگرانی کی ٹیکنالوجی میں قریبی تعاون کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے بھی ہم آہنگی پائی جاتی ہے، جہاں مشترکہ سکیورٹی خدشات نے تعلقات کو مزید قریب کیا ہے۔ ٹیکنالوجی اور جدت کے شعبے میں بھی تعاون تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی، سیمی کنڈکٹرز اور بائیو ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں مشترکہ منصوبے شروع کیے گئے ہیں، جو اس تعلق کو دفاع سے آگے بڑھا کر ایک جامع شراکت داری میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اقتصادی میدان میں بھی دونوں ممالک کے تعلقات وسعت اختیار کر رہے ہیں۔ تجارت، سرمایہ کاری اور فری ٹریڈ معاہدے (FTA) پر بات چیت جاری ہے، جبکہ بزنس اور انوویشن کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ علاقائی اور عالمی سطح پر بھی یہ شراکت داری اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ بھارت اور اسرائیل، امریکہ اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ مل کر I2U2 جیسے پلیٹ فارمز میں شامل ہیں، جو توانائی، خوراک اور انفراسٹرکچر جیسے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی ''ڈی ہائفنیشن'' پالیسی، جس کے تحت وہ اسرائیل اور فلسطین کے ساتھ تعلقات کو الگ الگ بنیادوں پر دیکھتا ہے، نے بھی اس تعلق کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت اسرائیل کی جدید ٹیکنالوجی اور دفاعی مہارت سے فائدہ اٹھا رہا ہے، جبکہ اسرائیل بھارت کی بڑی منڈی، افرادی قوت اور صنعتی صلاحیت کو اہم سمجھتا ہے، جس سے یہ شراکت داری باہمی مفادات پر مبنی بن گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق موجودہ عالمی اور علاقائی حالات، خصوصاً مغربی ایشیا کی بدلتی ہوئی صورتحال، اس تعلق کو مزید اہم بنا رہے ہیں، اور آنے والے برسوں میں یہ شراکت داری مزید گہری ہونے کا امکان ہے۔ ماہرین کے مطابق اسرائیل کے ساتھ بھارت کی بڑھتی ہوئی شراکت داری نہ صرف دفاعی تعاون تک محدود نہیں بلکہ اسے ایک بڑے اسٹریٹجک اور ٹیکنالوجی موقع کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے، جو آنے والے برسوں میں مزید گہرا ہو سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور اسرائیل کے تعلقات گزشتہ تین دہائیوں میں نمایاں طور پر تبدیل ہوئے ہیں، جہاں ابتدائی سفارتی روابط اب ایک مضبوط سکیورٹی اور ٹیکنالوجی شراکت داری میں بدل چکے ہیں۔ دونوں ممالک کو دہشت گردی، علاقائی عدم استحکام اور سکیورٹی چیلنجز جیسے مشترکہ خدشات نے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس شراکت داری کا سب سے اہم پہلو اب مشترکہ پیداوار اور ٹیکنالوجی کی منتقلی بن چکا ہے۔ حالیہ برسوں میں ہونے والے معاہدوں کے تحت دونوں ممالک جدید دفاعی نظاموں کی مشترکہ تیاری اور تحقیق پر کام کر رہے ہیں، جس سے بھارت کی دفاعی خود انحصاری کی پالیسی کو بھی تقویت مل رہی ہے۔ اسرائیل اس وقت بھارت کے اہم ترین دفاعی شراکت داروں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ انٹیلی جنس تعاون، انسداد دہشت گردی اور بارڈر سکیورٹی ٹیکنالوجی جیسے شعبے بھی تعلقات کے کلیدی ستون بن چکے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اس تعلق سے دونوں ممالک کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اسرائیل کو ایک بڑی منڈی اور اسٹریٹجک پارٹنر مل رہا ہے۔

جامع ترقی اور اجتماعی کوشش وکست بھارت ۲۰۴۷/ کی کلید: پیوش گوئل

تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں ہندوستان نے 38 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ نو آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں ہندوستان نے 38 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ نو آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں، جن میں دنیا کی کئی ترقی یافتہ معیشتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ معاہدے عالمی تجارت کے تقریباً دو تہائی حصے تک ترجیحی منڈی تک رسائی فراہم کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانی صنعت، کسانوں، ایم ایس ایم ایز اور کاریگروں کو معیار پر مضبوط توجہ کے ذریعے ان مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ آج نئی دہلی میں مالابار چیریٹیبل ٹرسٹ کے ذریعہ مالی سال 2026-27 کے قومی سی ایس آر کے اعلان اور اسکالرشپ کی تقسیم کے آغاز سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے نوٹ کیا کہ ان معاہدوں نے کم یا صفر ڈیوٹی پر ہندوستانی اشیاء اور خدمات کے لئے عالمی منڈیوں کو کھول دیا ہے، جس سے ہندوستانی برآمد کنندگان کو مسابقتی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ایم ایس ایم ایز، کسانوں، ماہی گیروں اور کاریگروں سمیت شعبوں کو اس توسیع شدہ مارکیٹ رسائی سے نمایاں طور پر فائدہ پہنچے گا، بشرطیکہ اعلیٰ معیار کی پیداوار اور خدمات پر مسلسل زور دیا جائے۔ شری گوئل نے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے لیے خالص منافع کا 5٪ مختص کرنے کے عزم کی بھی تعریف کی، اسے ایک اہم قدم کے طور پر بیان کیا جو قانونی تقاضوں سے بالاتر ہے اور دوسروں کے لیے اس کی پیروی کرنے کے لیے ایک مثال قائم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عزم کو دیکھنا واقعی قابل ذکر ہے جس کے ساتھ گروپ کی طرف سے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کو اٹھایا گیا ہے، اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ بہت سے دوسرے لوگوں کے لیے ایک رول ماڈل کے طور پر کام کرے گا۔ شری گوئل نے مشاہدہ کیا کہ خیرات کا جذبہ ہندوستانی معاشرے کے اخلاق میں گہرا سرایت کرتا ہے، جہاں تمام طبقات کے افراد فطری طور پر ضرورت مندوں کی مدد کے لیے آگے آتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب کہ سی ایس آر فریم ورک نے شرکت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، وہ اقدامات جو لازمی سطح سے آگے بڑھتے ہیں سماجی ذمہ داری کے لیے حقیقی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس اقدام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے نوٹ کیا کہ اس طرح کی کوششیں اس یقین کی توثیق کرتی ہیں کہ تنظیمیں رضا کارانہ طور پر مقررہ اصولوں سے آگے بڑھ سکتی ہیں اور معاشرے میں بامعنی حصہ ڈال سکتی ہیں۔ انہوں نے ایسی مثالوں کا بھی حوالہ دیا جہاں سی ایس آر کے وعدوں کا اکثر مستقبل کے وعدوں کے طور پر اعلان کیا جاتا ہے، جبکہ موجودہ اور ٹھوس ترسیل کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ شری گوئل نے خواتین کی زیر قیادت ترقی کی اہمیت پر زور دیا، اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ بھارت رتن ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے اس بات پر زور دیا تھا کہ جب عورتیں ترقی کرتی ہیں تو معاشرے ترقی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں تعلیم کو فروغ دینے اور لڑکیوں کو با اختیار بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئی ہیں، اس وژن کے ساتھ کہ ہر لڑکی کو ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کا موقع ملنا چاہیے۔ ترقی کے ثمرات معاشرے کے پسماندہ اور محروم طبقات تک پہنچنا ضروری ہیں تاکہ ترقی پائیدار اور ہمہ گیر ہو۔ وزیر موصوف نے نوجوانوں کو ملک کی ترقی کا انجن قرار دیتے ہوئے انہیں اختراع اور پالیسی سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وکست بھارت کے لیے ہندوستان کی مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں معیار کو بنیادی منتر بنانا ہوگا۔

بھارت نے AI میں الگ راستہ اختیار کیا

محدود سرمایہ کاری کے باوجود ایپلی کیشن بیسڈ ماڈل پر توجہ

نئی دہلی: جہاں دنیا کے بڑے ممالک مصنوعی ذہانت (AI) میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کے ذریعے بنیادی ماڈلز اور ڈیٹا سینٹرز کی دوڑ میں شامل ہیں، وہیں بھارت نے ایک مختلف حکمت عملی اپناتے ہوئے "اپلائیڈ AI" پر توجہ مرکوز کر کے اپنی الگ شناخت بنائی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کا GenAI ایکو سسٹم تیزی سے فروغ پا رہا ہے، جہاں اس وقت 890 سے زائد اسٹارٹ اپس فعال ہیں، جنہوں نے گزشتہ تین برسوں میں مجموعی طور پر تقریباً 1 ارب ڈالر کی فنڈنگ حاصل کی ہے۔ اگرچہ یہ سرمایہ کاری عالمی سطح کے مقابلے میں کم ہے، جہاں 2025 میں AI میں مجموعی سرمایہ کاری 192.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت نے اپنی بڑی صارف مارکیٹ اور انٹرپرائز ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک "نِش" راستہ اختیار کیا ہے۔ بھارت کی حکمت عملی بنیادی AI ماڈلز بنانے کے بجائے ان کے عملی استعمال پر مرکوز ہے، جیسے کہ کاروباری حل، صارف خدمات اور سرکاری نظام میں AI کا استعمال۔ اس طریقہ کار سے نہ صرف کم لاگت میں بہتر نتائج حاصل کیے جا رہے ہیں بلکہ AI کو براہِ راست معیشت سے جوڑا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی طاقت اس کی بڑی ڈیجیٹل آبادی، تیزی سے بڑھتا ہوا اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اور مضبوط آئی ٹی خدمات کا شعبہ ہے، جو AI کے عملی استعمال کو فروغ دینے میں مدد دے رہا ہے۔ حکومتی سطح پر بھی AI کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں، جن میں "انڈیا AI مشن" شامل ہے، جس کا مقصد ملک کو عالمی AI قیادت کی صف میں شامل کرنا اور مقامی سطح پر ٹیکنالوجی کی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کا یہ ماڈل، جو "کم لاگت، زیادہ استعمال" پر مبنی ہے، ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک مثال بن سکتا ہے، جہاں وسائل محدود ہونے کے باوجود AI کو مؤثر طریقے سے معیشت اور سماج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ بھارت AI کی عالمی دوڑ میں اپنی الگ راہ بنا رہا ہے، جہاں توجہ سرمایہ کاری کے حجم کے بجائے عملی اثرات اور وسیع استعمال پر مرکوز ہے۔ سابق برطانوی وزیر اعظم رشی سنک نے منگل (مقامی وقت) کو کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ دونوں ہی عالمی AI سپر پاور کے طور پر ابھرے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تکنیکی تعاون کو اجاگر کیا گیا ہے۔ لندن میں ہائی کمیشن آف انڈیا کے زیر اہتمام AI پر مرکوز تقریب میں عالمی AI منظرنامے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سنک نے اسٹینفورڈ AI انڈیکس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک دنیا کی سرکردہ AI طاقتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہندوستان نے حال ہی میں درجہ بندی میں برطانیہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، انہوں نے آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں کھیلوں کی دشمنی کے بارے میں ہلکے پھلکے تبصرہ کا اضافہ کیا۔

ہندوستان AI میں ایک بڑی طاقت ہے: بھارتی سفیر دوریسوامی

لندن: برطانیہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر وکرم دوریسوامی نے منگل (مقامی وقت) کو کہا کہ ہندوستان مصنوعی ذہانت میں ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے اور ٹیکنالوجی کو آگے بڑھانے میں برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنے کی قابل قدر صلاحیت رکھتا ہے۔ یہاں ہندوستان کے ہائی کمیشن کے ذریعہ منعقدہ ایک AI پر مرکوز تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے عالمی AI ماحولیاتی نظام میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالی۔ دوریسوامی نے کہا کہ حالیہ پیش رفت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان اس شعبے میں کتنی صلاحیتیں بنا رہا ہے۔ کچھ کام جو برطانیہ میں شروع کرنے کے لیے دکھائے گئے تھے۔ اب تقریباً تین سال پہلے۔ اور کچھ کام جو ہندوستان میں چند ہفتے پہلے دکھائے گئے تھے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے پاس کافی موقع ہے کہ ہم ان بے پناہ صلاحیتوں کو اکٹھا کر سکیں جو کہ برطانیہ پہلے ہی AI پر تعینات کر چکا ہے اور وہ بہت بڑی صلاحیتیں جو ہندوستان میں AI کو ظاہر کرنے کیلئے لا رہا ہے۔ ہائی کمشنر نے نوٹ کیا کہ مصنوعی ذہانت کے بارے میں بات چیت اس وقت سے نمایاں طور پر تیار ہوئی ہے جب سے 2023 میں بلیچلے پارک میں سابق برطانوی وزیر اعظم رشی سنک کی قیادت میں AI سمٹ سیریز کا آغاز ہوا تھا۔

برکس سربراہی اجلاس نے سائنس اور

ٹیکنالوجی میں خواتین کی قیادت پر کارروائی پر زور

نئی دہلی: برکس سی سی آئی خواتین کو با اختیار بنانے (WE) کے سالانہ خواتین سربراہی اجلاس 2026 کے 6ویں ایڈیشن نے جدت، سائنس اور صنعت کاری میں خواتین کی قیادت کو آگے بڑھانے کے لیے "مکالمے سے عمل کی طرف" جانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی مرکزی وزیر مملکت رکشا کھڈسے نے جامع ترقی کے حکومت کے وژن کو دہراتے ہوئے کہا کہ خواتین کو با اختیار بنانا ہندوستان کی ترقی کے سفر میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کا ہندوستان کا وژن مضبوطی سے جامع ترقی میں جڑا ہوا ہے، جس میں خواتین کو با اختیار بنانا ایک مرکزی ستون کے طور پر ہے۔ ہندوستان کے نوجوان اور خواتین مل کر ایک ترقی پسند ملک کی ریڑھ کی ہڈی بنتے ہیں۔ برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ویمن ایمپاورمنٹ ورٹیکل (برکس سی سی آئی ڈبلیو ای) کے زیر اہتمام تین روزہ سربراہی اجلاس 21 سے 23 مارچ تک منعقد ہوا جس کا موضوع تھا "خواتین انوویشن، سائنس لیڈرشپ، انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ (WISE) متاثر کن تبدیلی، شکل دینا۔ اس سمٹ نے سرحد پار تعاون اور خواتین کی زیر قیادت ترقی پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے عالمی رہنماؤں، پالیسی سازوں، کاروباری افراد اور اختراع کاروں کو اکٹھا کیا۔ وائز پہل، جو جولائی 2025 میں ریو ڈی جنیرو میں برکس ڈبلیو بی اے کی سالانہ مکمل میٹنگ کے دوران شروع کی گئی تھی، اس کا مقصد عالمی شراکت داری قائم کرنا اور قائدانہ کرداروں میں خواتین کی مدد کرنا ہے۔ خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے، روبی سنہا نے کہا کہ سربراہی اجلاس نے شرکت سے قیادت کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کی۔ انہوں نے مضبوط ماحولیاتی نظام کی تعمیر اور خواتین کی زیر قیادت اختراع میں سرمایہ کاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ سربراہی اجلاس ایک کال ٹو ایکشن ہے۔ WISE شرکت سے قیادت تک، اثر و رسوخ تک رسائی، اور شمولیت سے اثر تک ایک فیصلہ کن تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

نایاب زمین میں خود انحصاری

ہندوستان کی سبز توانائی کی منتقلی کی کلید ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: وزیر مملکت برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جتیندر سنگھ نے بدھ کو لوک سبھا کو بتایا کہ ہندوستان گرین انرجی کی طرف اپنی منتقلی کو محفوظ بنانے کے لیے نایاب زمینی مواد کی تلاش اور پیداوار میں جارحانہ طور پر خود انحصاری کی کوشش کر رہا ہے۔ ایوان میں خطاب کرتے ہوئے جتیندر سنگھ نے ان مواد کی عالمی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، "اہم معدنیات اور نایاب زمین ایک بڑا موضوع ہے جس میں تمام اقوام اور تمام معاشرے دلچسپی رکھتے ہیں۔" انہوں نے وضاحت کی کہ حکومت کے نقطہ نظر میں گھریلو سپلائی چین کو مضبوط بنانے کے لیے ایک جامع حکمت عملی شامل ہے۔ وزیر کے مطابق، نایاب زمین کا موضوع وہ ہے جو "ایک بڑے ماحولیاتی نظام یا بڑے سپیکٹرم سے متعلق ہے،" جو کئی اعلیٰ ترجیحی قومی اہداف کو جوڑتا ہے۔ جتیندر سنگھ نے نوٹ کیا کہ "سپیکٹرم کے ایک سرے پر جوہری توانائی، نایاب زمین، مستقل میگنیٹ کے میدان میں خود انحصاری حاصل کرنے کی جستجو ہے،" جبکہ دوسرے سرے میں ہندوستان" عالمی میدان میں اہم کردار ادا کرنا شامل ہے۔ وزیر نے صنعتی ترقی کے بارے میں مخصوص اپ ڈیٹس فراہم کیں، اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ حال ہی میں حیدرآباد میں نیوڈیمیم-آئرن-بوران مستقل میگنیٹس پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایک پائلٹ پروجیکٹ کا آغاز ہوا ہے۔ انہوں نے ایوان کو یہ بھی بتایا کہ وشاکھاپٹنم میں سماریم کوبالٹ میگنیٹ پلانٹ کا آغاز کیا گیا، جو ایک اہم سنگ میل ہے۔ جتیندر سنگھ نے کہا، 70 سال کے بعد، پہلی بار، پی ایم مودی کی طرف سے، وشاکھاپٹنم، ویزاگ میں، سماریم کوبالٹ میگنیٹ پلانٹ کا آغاز کیا گیا ہے، جس کے ذریعے ہر سال 500 ٹن مستقل میگنیٹ تیار کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ آنے والے سالوں میں پیداواری صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ تاہم، وزیر نے گھریلو پیداوار اور بڑھتی ہوئی مانگ کے درمیان فرق کے حوالے سے چیلنجوں کو بھی حل کیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اگرچہ پہلے مرحلے میں پیداوار 2,000 ٹن اور تیسرے مرحلے میں 5,000 ٹن تک بڑھ جائے گی، لیکن یہ ملک کی تیز رفتار ترقی سے پیچھے رہ سکتی ہے۔ جتیندر سنگھ نے کہا کہ "مخمصہ یہ ہے کہ اب بھی ہماری ضرورت تقریباً 4,000 ٹن ہے۔ 2030 تک، جب ہماری ضرورت دوگنی ہو کر 8,000 ٹن ہو جائے گی، تب تک ہماری پیداوار تقریباً 5,000 ٹن ہو جائے گی۔" انہوں نے کہا کہ یہ فرق صاف توانائی کے ذرائع کو بڑھانے کے لیے وسائل اور تحقیق میں مزید تیزی لانے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان انڈو پیسیفک میں امریکہ کا اہم شراکت دار

مضبوط بھارت امریکی مفادات کیلئے بھی فائدہ مند۔ پینٹاگون عہدیدار

نئی دہلی: امریکہ نے بھارت کو انڈو پیسیفک خطے میں امن اور توازن برقرار رکھنے کے لیے ایک کلیدی اور ناگزیر شراکت دار قرار دیا ہے۔ پینٹاگون کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا ہے کہ ایک مضبوط اور مستحکم بھارت نہ صرف خطے بلکہ امریکی مفادات کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ امریکی نائب وزیر دفاع برائے پالیسی ایلبر یج کولبی نے نئی دہلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت خطے میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے میں مرکزی کردار ادا کرے گا اور کوئی ایک ملک انڈو پیسیفک پر غلبہ حاصل نہ کرے، یہ دونوں ممالک کا مشترکہ مفاد ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان شراکت داری نظریاتی نعروں کے بجائے عملی مفادات اور تزویراتی ہم آہنگی پر مبنی ہے۔ ان کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان مکمل اتفاق رائے ضروری نہیں، لیکن بنیادی مفادات کا اشتراک تعاون کو مزید گہرا بناتا ہے۔ پینٹاگون عہدیدار نے دفاعی تعاون کو اس شراکت داری کا مرکزی ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیاروں، سمندری نگرانی، لاجسٹکس اور آبدوزوں کے خلاف صلاحیتوں سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ بھارت کی دفاعی خود انحصاری کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ پیداوار اور جدید ٹیکنالوجی میں تعاون کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب انڈو پیسیفک خطے میں چین کی بڑھتی ہوئی عسکری سرگرمیاں اور عالمی جغرافیائی تبدیلیاں امریکہ اور بھارت کے درمیان تزویراتی قربت کو مزید اہم بنا رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق امریکہ کا بھارت کو ایک "اہم شراکت دار" قرار دینا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ واشنگٹن خطے میں طاقت کے توازن کے لیے نئی دہلی کو مرکزی حیثیت دے رہا ہے، اور آنے والے برسوں میں دونوں ممالک کے دفاعی اور تزویراتی تعلقات مزید مضبوط ہونے کا امکان ہے۔

بھارت کے اسٹریٹجک تیل کے ذخائر

تقریباً دو تہائی بھرے ہوئے ہیں: سریش گوپی

نئی دہلی: ہندوستان کے اسٹریٹجک تیل کے ذخائر، جو کہ رکاوٹوں یا قیمتوں کے جھٹکے کے دوران تقریباً 9.5 دن کی سپلائی کے لیے کور فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں، فی الحال صرف دو تہائی صلاحیت پر بیٹھے ہیں۔ راجیہ سبھا کو پیر کو مطلع کیا گیا۔ بھارت، دنیا کا تیسرا سب سے بڑا توانائی کا صارف ہے اور اپنی خام تیل کی ضروریات کے تقریباً 88 فیصد کے لیے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، نے تین مقامات پر 5.33 ملین ٹن کی مجموعی صلاحیت کے ساتھ اسٹریٹجک زیر زمین ذخیرہ کرنے کی سہولیات تعمیر کی ہیں- آندھرا پردیش میں وشاکھاپٹنم، اور کرناٹک میں منگلورو اور پادور- جیسے کروڈ ڈیل کے طور پر تیل کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر مملکت سریش گوپی نے ایوان بالا میں ایک تحریری جواب میں کہا کہ غاروں میں دستیاب خام تیل کی مقدار مارکیٹ کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اس وقت، آئی ایس پی آر ایل کے پاس تقریباً 3.372 ملین ٹن خام مال موجود ہے، جو کل ذخیرہ کرنے کی گنجائش کا تقریباً 64 فیصد ہے۔ انڈین اسٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو لمیٹڈ (آئی ایس پی آر ایل (ایک خاص مقصد کی گاڑی ہے جس نے تین مقامات پر 5.33 ملین ٹن خام تیل کی کل صلاحیت کے ساتھ اسٹریٹجک پیٹرولیم ذخائر (ایس پی آر (کی سہولیات قائم کیں، جو قلیل مدتی سپلائی کے جھٹکے کے لیے بفر کا کام کر سکتی ہیں۔ حقیقی ریزرو اسٹاک اور حقیقی کھپت پر منحصر ایک متحرک نمبر ہے، یہ دونوں جامد نہیں ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ شروع ہونے کے بعد خلیجی ممالک سے ہندوستان کو خام تیل، قدرتی گیس اور ایل پی جی کی سپلائی بند ہونے کے بعد سے یہ ذخیرہ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہندوستان نے رواں مالی سال کے پہلے 11 مہینوں میں تقریباً 226 ملین ٹن (یا تیل کی ضروریات کا 88.7 فیصد (درآمد کرنے پر 110 بلین امریکی ڈالر خرچ کیے۔ اس میں سے نصف سعودی عرب، عراق اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک سے آئے ہیں، جو تیل اور گیس کی ترسیل کے لیے آبنائے ہرمز کی ایک تنگ سی لائن کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپریل 2025 سے فروری 2026 تک ملک میں استعمال ہونے والی قدرتی گیس کا نصف درآمد کرنے پر 12.4 بلین ڈالر خرچ کیے گئے۔ اس کے علاوہ، اس کی ایل پی جی کا 60 فیصد بیرون ملک سے آیا۔

ٹرانس جینڈر حقوق کارکنوں کی راہول گاندھی سے ملاقات

نئی دہلی: ملک بھر سے ٹرانس جینڈر حقوق کے کارکنوں کے ایک وفد نے منگل کے روز پارلیمنٹ میں لوک

سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران پرینکا گاندھی سمیت پارٹی کے سینئر اراکین پارلیمنٹ اور رہنما بھی موجود تھے۔ وفد نے حکومت کے مجوزہ ٹرانس جینڈر پرسنز بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل ان کی خود کی شناخت کے حق کو کمزور کرتا ہے، جسے سپریم کورٹ نے تسلیم کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بل کے نفاذ سے لاکھوں ٹرانس جینڈر افراد، خاص طور پر روایتی برادریوں سے وابستہ لوگوں کی قانونی شناخت اور تحفظ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ کارکنوں نے بل کی کچھ دفعات کو غیر انسانی اور تعزیری قرار دیتے ہوئے لازمی طبی معائنہ، مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر تادیبی دفعات اور موجودہ حقوق میں کٹوتی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ راہول گاندھی نے وفد کو یقین دلایا کہ کانگریس پارٹی ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے حقوق اور وقار کے ساتھ کھڑی ہے اور پارلیمنٹ میں اس بل کی مخالفت کرے گی۔ راہول گاندھی نے اسے ایک کھلا حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت کا ٹرانس جینڈر پرسنز (ترمیمی) بل ٹرانس جینڈر لوگوں کے آئینی حقوق اور شناخت پر براہ راست حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل ٹرانس جینڈر لوگوں سے اپنی شناخت خود متعین کرنے کا حق چھینتا ہے، جو کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی ہے۔ یہ ملک بھر کی مختلف برادریوں کی ثقافتی شناخت کو ختم کرتا ہے اور ٹرانس جینڈر لوگوں کو میڈیکل بورڈ کے سامنے غیر انسانی جانچ کے لیے مجبور کرتا ہے۔

بھارت اور روس کا ۲۰۳۰/ تک

۱۰۰/ بلین ڈالر کی باہمی تجارت کا ہدف ہے: جے شنکر

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کے روز نئی دہلی اور ماسکو کے درمیان دیرینہ تعلقات کی ستائش کی اور کہا کہ ممالک 2030 تک اپنی باہمی تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لئے پرعزم ہیں۔ انہوں نے بھارت اور روس: نئے دوطرفہ ایجنڈے کی طرف کانفرنس سے عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے یہ ریمارک کیا۔ وزیر خارجہ نے اس پہل کے مسلسل دوسرے ایڈیشن کے لیے روسی بین الاقوامی امور کی کونسل اور ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانے کی کوششوں کی ستائش کی۔ اپنے ریمارکس میں انہوں نے کہا، "دونوں فریق ایک متوازن اور پائیدار انداز میں موجودہ سالانہ تجارت کو 2030 تک 68.7 بلین امریکی ڈالر سے بڑھا کر 100 بلین امریکی ڈالر کرنے کے لیے پرعزم ہیں"۔ اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ نان ٹیرف رکاوٹوں اور ریگولیٹری رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کی عالمی سیاست میں، ہندوستان۔ روس کی مصروفیات نے گزشتہ برسوں میں علاقائی اور عالمی امن کو فروغ دیا ہے۔" بھارت اور روس، اعتماد اور باہمی احترام پر مبنی ایک خاص اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کا اشتراک کرتے ہیں۔ کئی دہائیوں کے دوران، ہمارے باہمی فائدہ مند تعاون نے علاقائی اور عالمی امن، استحکام اور پیشرفت کو آگے بڑھایا ہے۔ آج کی ابھرتی ہوئی جغرافیائی سیاسی حرکیات میں، ہماری مصروفیت مزید گہری ہوتی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے صدر پوتن 2019-20 کے بار بار دورہ ہند کے تبادلے ہیں۔ جے شنکر نے مزید کہا کہ ہنر مند پیشہ ور افراد کی نقل و حرکت، صحت اور خوراک کی حفاظت، سمندری تعاون، کھاد، کسٹم اور کامرس، تعلیمی اور میڈیا یا تعاون سمیت متنوع اور نئے شعبوں کا احاطہ کرتے ہوئے نئی زمین کو توڑ دیا۔

کابینہ نے امیگریشن، ویزا، غیر ملکیوں کا اندراج اور ٹریکنگ اسکیم کے تسلسل کی منظوری دے دی

مرکزی کابینہ، جس کی صدارت وزیر اعظم نریندر مودی نے کی

نئی دہلی: مرکزی کابینہ، جس کی صدارت وزیر اعظم نریندر مودی نے کی، نے امیگریشن، ویزا، غیر ملکیوں کا اندراج اور ٹریکنگ (آئی وی ایف آر ٹی) اسکیم کو 31 مارچ 2026 کے بعد پانچ سال کے لیے 1 اپریل 2026 سے 31 مارچ 2031 تک جاری رکھنے کی منظوری دی ہے، جس کے لیے بجٹ 1800 کروڑ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ آئی وی ایف آر ٹی پلیٹ فارم کا مقصد امیگریشن، ویزا جاری کرنے اور بھارت میں غیر ملکیوں کے اندراج سے متعلق کارروائی کو مربوط اور بہتر بنانا ہے۔ اس اسکیم کا بنیادی مقصد امیگریشن اور ویزا خدمات کو جدید بنانے اور محفوظ و مربوط سروس ڈیلیوری فریم ورک کے تحت فراہم کرنا ہے۔ یہ مسافروں کی جائز سہولت فراہم کرتے ہوئے قومی سلامتی کو مضبوط بنانے کا ہدف ہے۔ یہ منصوبہ 13.05.2010 کو اقتصادی امور سے متعلق کابینہ کمیٹی نے 1011 کروڑ روپے کے بجٹ کے ساتھ منظور کیا تھا، جس کی مدت ستمبر 2014 تک تھی۔ 2015 میں بجٹ کو 638.90 کروڑ روپے میں تبدیل کیا گیا اور مدت 31 مارچ 2017 تک بڑھائی گئی، اور بعد میں بغیر اضافی مالی اثرات کے 31 مارچ 2021 تک مزید بڑھائی گئی۔ مجموعی 638.90 کروڑ روپے میں سے 613.28 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ 1 اپریل 2021 سے 31 مارچ 2026 تک مزید پانچ سال کے لیے منصوبے کی توسیع 19.01.2022 کو کابینہ نے منظور کی، جس کے لیے بجٹ 1365 کروڑ روپے مقرر کیا گیا۔ یہ اسکیم موجودہ آئی وی ایف آر ٹی اسکیم کے دائرہ کار اور صلاحیت کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کی کوشش کرتی ہے، نہ صرف موجودہ ڈھانچے کو نئے سرے سے تشکیل دے کر بلکہ جدید تکنیکی حل متعارف کروا کر صارف کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے، جبکہ سلامتی کے نظام سے سمجھوتہ کیے بغیر۔ آئی وی ایف آر ٹی منصوبے کی جدید کاری عالمی سفر کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور ابھرتے ہوئے قومی سلامتی کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔ حالیہ امیگریشن اور غیر ملکی ایکٹ، 2025 کے نفاذ اور اس کے رولز و آرڈرز کے بعد، امیگریشن کے کنٹرول اور غیر قانونی امیگریشن سمیت غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کے شعبے میں ابھرتی ہوئی ضروریات اور مستقبل کے چیلنجز کو مؤثر طریقے سے پورا کرنے کے لیے آئی وی ایف آر ٹی سسٹم کو مضبوط اور جدید بنانا لازم ہو گیا ہے۔ منصوبے کے اگلے مرحلے کا فوکس تین بڑے شعبوں پر ہوگا: (اے) ابھرتی ہوئی تکنیکی جدتیں، (بی) بنیادی ڈھانچے کی تبدیلی (سی) ٹیکنالوجی اور سروس کی بہتری۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

آرسی بی کے نئے مالک رجت پاٹیدار کے ساتھ کھیل چکے ہیں

رپورٹ کے مطابق آرسی بی کے نئے چیئرمین آرایمن برلا ہوں گے۔ آریہ من برلا، آدتیہ برلا گروپ کے چیئرمین کمار منگلم برلا کے بیٹے ہیں۔ آریہ من ایک کرکٹر رہ چکے ہیں اور گھریلو کرکٹ میں مدھیہ پردیش کی جانب سے کھیل چکے ہیں

رپورٹ کے مطابق آرسی بی کے نئے چیئرمین آرایمن برلا ہوں گے۔ آریہ من برلا، آدتیہ برلا گروپ کے چیئرمین کمار منگلم برلا کے بیٹے ہیں۔ آریہ من ایک کرکٹر رہ چکے ہیں اور گھریلو کرکٹ میں مدھیہ پردیش کی جانب سے کھیل چکے ہیں۔ آئی پی ایل ۲۰۲۵ء کا خطاب جیتنے والی رائل چیلنجرز بنگلور (آرسی بی) کا مالک بدل گیا ہے۔ یونائیٹڈ اسپرٹس لمیٹڈ (یو ایس ایل) کی جگہ آرسی بی کا مالک اب آدتیہ برلا گروپ کی قیادت والے کنسورشیم کے ہاتھ میں ہے، جس میں دی ٹائمز آف انڈیا گروپ، بولٹ وینچرز اور بلیک اسٹون کی پرپچوئل پرائیویٹ ایکویٹی اسٹریٹیجی شامل ہے۔ آرسی بی کے نئے چیئرمین کے بارے میں اطلاعات ہیں کہ وہ ٹیم کے کپتان رجت پاٹیدار کے ساتھ کھیل چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق آرسی بی کے نئے چیئرمین آرایمن برلا ہوں گے۔ آریہ من برلا، آدتیہ برلا گروپ کے چیئرمین کمار منگلم برلا کے بیٹے ہیں۔ آریہ من ایک کرکٹر رہ چکے ہیں اور گھریلو کرکٹ میں مدھیہ پردیش کی جانب سے کھیل چکے ہیں۔ مدھیہ پردیش سے ہی آرسی بی کے کپتان رجت پاٹیدار بھی کھیلتے ہیں۔ آریہ من اور پاٹیدار نے مدھیہ پردیش کے لیے ایک ساتھ اننگز کا آغاز کر چکے ہیں۔ آریہ من نے مدھیہ پردیش کے لیے فرسٹ کلاس اور لسٹ اے دونوں فارمیٹس میں کھیل چکے ہیں۔ انہوں نے ۹/ فرسٹ کلاس میچوں میں ۴۱۴/ رنز بنائے ہیں، جن میں ایک سنچری شامل ہے۔ آریہ من کو ۲۰۱۸ء کی آئی پی ایل نیلامی میں راجستھان رائلز نے سائن کیا تھا۔ ۲۰۱۹ء میں ذہنی صحت کے مسائل کی وجہ سے انہوں نے پروفیشنل کرکٹ سے دوری اختیار کر لی تھی۔ کرکٹ سے دوری اختیار کرنے کے بعد ۲۸/ سالہ آرایمن اب اپنا مکمل دھیان خاندانی کاروبار اور انٹرپرینیورشپ پر مرکوز کرتے ہیں۔ آرسی بی کو یو ایس ایل سے آدتیہ برلا گروپ کی قیادت والے کنسورشیم نے ۱ء۸۷/ ارب امریکی ڈالر (تقریباً ۱۶۷۰۶/ کروڑ روپے) میں خریدا ہے۔ اس ڈیل کے بعد جاری ایک بیان میں یو ایس ایل نے کہا کہ ''یونائیٹڈ اسپرٹس لمیٹڈ نے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ کے بعد اعلان کیا کہ اس نے اپنی ملکیت والی سبسڈیری رائل چیلنجرز اسپورٹس پرائیویٹ لمیٹڈ (آرسی ایس پی ایل) میں ۱۰۰/ فیصد ایکویٹی شیئر کنسورشیم کو بیچنے کے لیے حتمی معاہدہ کیا ہے۔'' یو ایس ایل نے مزید کہا کہ ''اس کنسورشیم میں آدتیہ برلا گروپ، دی ٹائمز آف انڈیا گروپ (ٹائمز)، بولٹ وینچرز (بولٹ) اور بلیک اسٹون کی پرپچوئل پرائیویٹ ایکویٹی اسٹریٹیجی، بی ایکس پی ای (بلیک اسٹون) شامل ہیں۔ یہ مکمل طور پر کیش ٹرانزیکشن ہے۔ اس ٹرانزیکشن میں آرسی بی کی مرد اور خواتین کی ٹیمیں شامل ہیں۔''

راجستھان رائلس کے بعد آرسی بی کو بھی ملا نیا مالک

۱۶/ ہزار کروڑ سے زائد میں ہوئی ڈیل۔ ایک ہی روز میں آئی پی ایل کی 2 فرنچائز کو نئے مالکان ملے ہیں۔ آرسی بی سے قبل کال سومانی نے راجستھان رائلس فرنچائز کو 1.63 ارب ڈالر (یعنی تقریباً 15290 کروڑ روپے) میں خریدا تھا۔

ایک ہی روز میں آئی پی ایل کی 2 فرنچائز کو نئے مالکان ملے ہیں۔ آرسی بی سے قبل کال سومانی نے راجستھان رائلس فرنچائز کو 1.63 ارب ڈالر (یعنی تقریباً 15290 کروڑ روپے) میں خریدا تھا۔ راجستھان رائلس کے بعد اب رائل چیلنجرس بنگلورو (آرسی بی) کو بھی نیا مالک مل گیا ہے۔ آدتیہ برلا گروپ کی قیادت میں ایک کنسورشیم نے آرسی بی کی ٹیم کو 1.78 ارب ڈالر (تقریباً 16706 کروڑ روپے) میں خرید لیا ہے۔ اس کنسورشیم میں آدتیہ برلا گروپ کے ساتھ دی ٹائمس آف انڈیا گروپ، بولٹ وینچرس اور بلیک اسٹون انویسٹمنٹ کمپنی شامل ہیں۔ انہوں نے یونائیٹڈ اسپرٹس لمیٹڈ (یو ایس ایل) سے بنگلورو ٹیم کی 100 فیصد حصہ داری خرید لی ہے۔ واضح رہے کہ ایک ہی دن میں آئی پی ایل کی 2 فرنچائز کو نئے مالکان ملے ہیں۔ اس سے قبل، کال سومانی نے راجستھان رائلس فرنچائز کو 1.63 ارب ڈالر (یعنی تقریباً 15290 کروڑ روپے) میں خریدا تھا۔ خبررساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق اس ڈیل میں آرسی بی کی مردوں اور خواتین کی دونوں ٹیمیں شامل ہیں۔ یو ایس ایل، برطانیہ کی کمپنی 'ڈیاجیو' کی ذیلی کمپنی ہے اور وہ اب آرسی بی سے باہر نکلنا چاہتی ہے کیونکہ یہ ٹیم ان کے بنیادی کاروبار کا حصہ نہیں تھی۔ معاہدے کے تحت آدتیہ برلا گروپ (اے بی جی) کے ڈائریکٹر آریمان وکرم برلا کو آرسی بی کا چیئرمین بنایا جائے گا، جبکہ ٹائمس آف انڈیا کے ستین گجوانی ان کے ڈپٹی چیئرمین ہوں گے۔ تاہم اس ڈیل کو ابھی بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) اور آئی پی ایل گورننگ کونسل کے ساتھ ساتھ ویمن پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) اور کمپٹیشن کمیشن آف انڈیا (سی سی آئی) سے باقاعدہ منظوری ملنا باقی ہے۔ آرسی بی کو خریدنے کی دوڑ میں ٹائمس انٹرنیٹ کی قیادت والا کنسورشیم، اے بی جی اور آرسیلر متل کے سی ای او آدتیہ متل کی قیادت والا متل خاندان بھی شامل تھا۔ لیکن یو ایس ایل نے آدتیہ برلا گروپ کی قیادت والے کنسورشیم کے ساتھ معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اب یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ آرسی بی کی ملکیت باضابطہ طور پر کب اس گروپ کو منتقل ہوتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آئی پی ایل کی تاریخ میں 24 مارچ 2026 کا دن تاریخی رہا۔ اس دن اس لیگ کی تاریخ کے 2 سب سے بڑے معاہدے ہوئے۔ پہلے راجستھان رائلس کو 15000 کروڑ روپے سے زائد میں خریدنے پر اتفاق ہوا جو ٹورنامنٹ کی تاریخ کا مہنگا ترین معاہدہ تھا۔ لیکن یہ ریکارڈ 24 گھنٹے بھی نہ ٹک سکا کیونکہ منگل کی رات تک یونائیٹڈ اسپرٹس لمیٹڈ (یو ایس ایل) نے آرسی بی کو 16000 کروڑ روپے سے زائد کی قیمت پر فروخت کر دیا۔ اس طرح یہ آئی پی ایل کی تاریخ کی سب سے بڑی ڈیل بن گئی ہے۔

بی سی سی آئی نے کھلاڑیوں کیلئے جاری کر دیئے چند سخت اصول وضوابط

نئے اصول کے مطابق کھلاڑیوں کے اہل خانہ اور دوست ٹیم بس میں سفر نہیں کر سکیں گے۔

نئے اصول کے مطابق کھلاڑیوں کے اہل خانہ اور دوست ٹیم بس میں سفر نہیں کر سکیں گے۔ انہیں الگ گاڑی سے اسٹیڈیم یا پریکٹس وینیو تک پہنچنا ہوگا اور ڈریسنگ روم میں بھی ان کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ آئی پی ایل 2026 شروع ہونے سے قبل بی سی سی آئی نے تمام 10 فرنچائزی کے لیے نئے اور سخت قوانین جاری کیے ہیں۔ ان کا مقصد ٹورنامنٹ میں نظم وضبط میں اضافہ، ٹیم ماحول کو بہتر بنانا اور پچ کے معیار کو محفوظ رکھنا بتایا جا رہا ہے۔ اس بار صرف کھلاڑیوں پر ہی نہیں بلکہ ان کے اہل خانہ اور دوستوں کی موجودگی کے حوالے سے بھی واضح گائیڈ لائن بنائی گئی ہے۔ سب سے بڑی تبدیلی کھلاڑیوں کے سفر کو لے کر کیا گیا ہے۔ اب تمام کھلاڑیوں کو پریکٹس سیشن اور میچ کے لیے صرف ٹیم بس سے ہی آنا جانا ہوگا۔ پہلے کچھ کھلاڑی خاص طور سے اپنے آبائی شہروں میں پرائیویٹ گاڑی سے پہنچ جاتے تھے، لیکن اب اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ بی سی سی آئی کا ماننا ہے اس سے ٹیم متحد رہے گی اور تمام کھلاڑیوں کے لیے ایک جیسے قانون ہوں گے۔ نئے قوانین کے مطابق کھلاڑیوں کے اہل خانہ اور دوست ٹیم بس میں سفر نہیں کر سکیں گے۔ انہیں الگ گاڑی سے اسٹیڈیم یا پریکٹس وینیو تک پہنچنا ہوگا۔ اتنا ہی نہیں ڈریسنگ روم میں خاندان کے افراد اور دوستوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے، یہ اصول پریکٹس کے دنوں میں بھی نافذ رہے گا۔ اگر اہل خانہ پریکٹس دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں صرف طے کیے گئے ہاسپیٹلٹی ایریا سے ہی دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ بی سی سی آئی نے میچ والے دن میدان پر پریکٹس سیشن کرانے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ اس کے علاوہ پچ کے پاس والے حصے، یعنی مین اسکوائر پر بھی کسی طرح کا فٹنس ٹیسٹ نہیں کیا جا سکے گا۔ بورڈ کا ماننا ہے کہ ایسا کرنے سے پچ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ 'آرینج کیپ' اور 'پرپل کیپ' کی ریس میں آگے چل رہے کھلاڑیوں کے لیے بھی نیا اصول نافذ کیا گیا ہے۔ ایسے کھلاڑیوں کو میچ کے دوران یہ کیپ پہننی ہوگی۔ اگر کوئی کھلاڑی پورے وقت یہ کیپ نہیں پہننا چاہتا تو کم ازکم شروع کے 2 اوور تک اسے یہ کیپ پہننی پڑے گی، تاکہ براڈ کاسٹ ٹیم اسے شائقین کو دکھا سکے۔ قابل ذکر ہے کہ پوسٹ میچ پریزنٹیشن کے لیے بھی بی سی سی آئی نے ڈریس کوڈ طے کیا ہے۔ اب کھلاڑی سلیولیس (بغیر آستین والی جرسی) یا فلاپی ہیٹ پہن کر پریزنٹیشن میں نہیں آ سکیں گے۔ پہلی بار اصول کی خلاف ورزی کرنے پر کھلاڑی کو وارننگ دی جائے گی۔ اس کے بعد بھی ایسا کرنے پر کھلاڑی کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

کے کے آر کا تاریخی اعزاز

آندرے رسل کی جرسی نمبر ۱۲/ ہمیشہ کیلئے ریٹائر

انڈین پریمیئر لیگ کی معروف فرنچائز کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) نے اپنے مایہ ناز سابق آل راؤنڈر آندرے رسل کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں ان کی مخصوص جرسی نمبر ۱۲/ کو ریٹائر کرنے کا بڑا اعلان کیا ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ کی معروف فرنچائز کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) نے اپنے مایہ ناز سابق آل راؤنڈر آندرے رسل کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں ان کی مخصوص جرسی نمبر ۱۲/ کو ریٹائر کرنے کا بڑا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد اب مستقبل میں کے کے آر کا کوئی بھی کھلاڑی یہ نمبر زیب تن نہیں کر سکے گا۔ آندرے رسل نے ۲۰۱۴ء سے ۲۰۲۴ء تک (سوائے ۲۰۱۷ء کے) نائٹ رائیڈرز فیملی کے ساتھ ایک طویل اور کامیاب سفر طے کیا۔ انہوں نے اپنے مجموعی ۱۴۰/ آئی پی ایل میچوں میں سے ۱۳۳/ مقابلے صرف کولکاتا نائٹ رائیڈرز کی جانب سے کھیلے، جو ان کی ٹیم کے ساتھ گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔ رسل کے کے آر کی ان دونوں ٹیموں کا حصہ رہے جنہوں نے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۲۴ء میں آئی پی ایل کا ٹائٹل جیتا۔ خاص طور پر ۲۰۲۴ء کا سیزن ان کے کیریئر کا یادگار ترین سال ثابت ہوا، جہاں انہوں نے ۱۵/ میچوں میں ۱۸۵/ کے برق رفتار اسٹرائیک ریٹ سے ۲۲۲/ رنز بنائے اور ۱۹/ اہم وکٹیں حاصل کر کے ٹیم کو دوسری بار چیمپئن بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ گزشتہ سال نومبر میں آئی پی ایل سے ریٹائرمنٹ کے بعد، رسل نے اب کے کے آر میں بطور پاور کوچ اپنی نئی اننگز کا آغاز کر دیا ہے۔ اپنی نئی ذمہ داری پر بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ میرا ذہن اب بھی وہی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اب میں ان کھلاڑیوں کو وہ سب واپس دینا چاہتا ہوں جو میں نے برسوں میں سیکھا ہے۔ مجھے اس نئے (رول) میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ آئی پی ایل کے علاوہ، رسل نائٹ رائیڈرز کی دیگر عالمی ٹیموں جیسے ابوظہبی نائٹ رائیڈرز (آئی ایل ٹی ۲۰) اور ٹرنباگو نائٹ رائیڈرز (سی پی ایل) کی بھی چار چار سیزن تک نمائندگی کر چکے ہیں، جس کی وجہ سے وہ فرنچائز کے عالمی برانڈ ایمبیسڈر بن کر ابھرے ہیں۔ کھیلوں کی دنیا میں جرسی نمبر ریٹائرڈ کرنا کسی بھی کھلاڑی کے لیے سب سے بڑا اعزاز تسلیم کیا جاتا ہے اور آندرے رسل اب سچن تینڈولکر اور ایم ایس دھونی جیسے لیجنڈز کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

دھرندھر'' فرنچائز کے ذریعے رنویر سنگھ کا نیا ریکارڈ، سلمان خان کو پچھاڑ دیا

رنویر سنگھ نے 'دھرندھر'' سیریز سے مسلسل دو آل ٹائم بلاک بسٹر فلمیں دے کر نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ اس وقت اپنے کریئر کے عروج پر ہیں، جہاں وہ مسلسل دو بڑی کامیابیوں فلم ''دھرندھر'' اور ''دھرندھر: دی ریوینج'' کے ساتھ تاریخ رقم کرنے کے قریب ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، ''دھرندھر: دی ریوینج'' اپنے پریکوئل سے بھی آگے نکلنے جا رہی ہے اور اگر یہ رجحان برقرار رہا تو فلم اپنی ریلیز کے دوسرے ہفتے کے اختتام تک ہندی سنیما کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم بن سکتی ہے۔ اس صورت میں رنویر سنگھ اپنی نسل کے پہلے اداکار بن جائیں گے جنہوں نے لگاتار دو ''آل ٹائم بلاک بسٹرز'' دیئے ہوں۔ پہلی فلم ''دھرندھر'' پہلے ہی فلم ''جوان'' اور فلم ''پشپا: دی رول'' (ہندی ورژن) جیسے بڑے ریکارڈز کو پیچھے چھوڑ چکی ہے، جس نے اسے ہندی سنیما کی تاریخ میں ایک سنگ میل بنا دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ موجودہ نسل کے دیگر بڑے اداکار جیسے رنبیر کپور، ورون دھون، سدھارتھ ملہوترا، وکی کوشل اور کارتک آرین اب تک اپنے کریئر میں کوئی آل ٹائم ہائیسٹ گروسنگ فلم نہیں دے سکے۔ تاریخی طور پر بھی ایسے اداکاروں کی تعداد بہت کم ہے جنہوں نے اپنے دور میں سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم دی ہو۔ رنویر سنگھ نے نہ صرف یہ کارنامہ انجام دیا بلکہ دو بار مسلسل کر کے ایک منفرد مقام حاصل کر لیا ہے۔ انہوں نے اس عمل میں سلمان خان، امیتابھ بچن، دھرمیندر اور دیگر اور دیگر لیجنڈز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جن کے پاس اپنے کریئر میں صرف ایک آل ٹائم بلاک بسٹر ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سنی دیول کے ریکارڈ کی برابری بھی کر لی ہے، جن کے پاس دو ایسی فلمیں ہیں۔ تاہم، اس فہرست میں اب بھی دو بڑے نام سب سے آگے ہیں عامر خان اور شاہ رخ خان جنہوں نے اپنے کریئر میں دو سے زیادہ آل ٹائم ہائیسٹ گروسنگ فلمیں دی ہیں۔ عامر خان اس فہرست میں سرفہرست ہیں جن کی فلمیں ''گجنی''، ''۳/ ایڈیٹس''، ''دھوم ۳''، ''پی کے'' اور ''دنگل'' تاریخی کامیابیاں رہ چکی ہیں۔ مزید برآں، فلمی حلقوں میں یہ بھی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ رنبیر کپور اور یش بھی جلد اس فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں، خاص طور پر اگر فلم ''رامائن ون'' دیوالی ۲۰۲۶ء پر توقعات کے مطابق بڑی کامیابی حاصل کرتی ہے۔ فلمی تجزیہ کاروں کے مطابق، رنویر سنگھ کی یہ کامیابی نہ صرف ان کے کریئر کیلئے ایک اہم موڑ ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ نئی نسل کے اداکار اب باکس آفس پر مکمل غلبہ حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ موجودہ صورتحال میں، ''دھرندھر'' فرنچائز نہ صرف تجارتی لحاظ سے کامیاب ہے بلکہ اس نے بالی ووڈ میں ''سپر اسٹار پاور'' کے تصور کو بھی دوبارہ زندہ کر دیا ہے، جہاں ایک اداکار مسلسل بڑے پیمانے پر کامیاب فلمیں دے سکتا ہے۔

اننیا پانڈے اور لکشیا کی 'چاند میرا دل' کی نئی ریلیز تاریخ کا اعلان

دھرما پروڈکشن کی رومانوی فلم 'چاند میرا دل' اب ۲۲/ مئی ۲۰۲۶ء کو ریلیز ہوگی۔ بار بار تاخیر کے بعد آخر کار تاریخ طے۔

بالی ووڈ کی رومانوی فلم ''چاند میرا دل'' کی ریلیز سے متعلق طویل انتظار کے بعد آخر کار باضابطہ اعلان سامنے آ گیا ہے۔ دھرما پروڈکشن نے تصدیق کی ہے کہ فلم ۲۲/ مئی ۲۰۲۶ء کو سنیما گھروں میں ریلیز کی جائے گی، حالانکہ اس کی ریلیز پہلے ۲۰۲۵ء کیلئے متوقع تھی اور بعد میں اپریل ۲۰۲۶ء کی غیر مصدقہ تاریخیں بھی سامنے آئی تھیں۔ یہ فلم اننیا پانڈے اور لکشیا کو مرکزی کرداروں میں پیش کرتی ہے، جبکہ ہدایتکاری وویک سونی نے کی ہے۔ فلم کو ایک ''شدید میوزیکل محبت کی کہانی'' کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جس کی ٹیگ لائن ''پیار میں تھوڑا پاگل ہونا ہی پڑتا ہے'' اس کے جذباتی اور ڈرامائی انداز کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ۲۵/ مارچ کو فلمی تجزیہ کار ترن آدرش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس خبر کی تصدیق کی، جس کے بعد شائقین میں ایک بار پھر اس پروجیکٹ کو لے کر دلچسپی بڑھ گئی۔ فلم کا اعلان پہلی بار نومبر ۲۰۲۴ء میں کرن جوہر نے کیا تھا، جب انہوں نے دونوں اداکاروں کے ساتھ ایک رومانوی پوسٹر شیئر کرتے ہوئے اسے ''ایک شدید اور پرجوش محبت کی کہانی'' قرار دیا تھا۔ اس ابتدائی جھلک نے فلم کیلئے توقعات کو کافی بلند کر دیا تھا، خاص طور پر نوجوان ناظرین کے درمیان۔ یہ پروجیکٹ لکشیا کے کریئر کیلئے ایک اہم موڑ مانا جا رہا ہے۔ وہ اس سے قبل ایکشن فلم ''کل'' میں اپنی پرفارمنس کیلئے سراہے جا چکے ہیں اور اب پہلی بار ایک مکمل رومانوی ہیرو کے طور پر بڑے پردے پر نظر آئیں گے۔ اسی طرح، اننیا پانڈے بھی دھرما پروڈکشن کے ساتھ اپنی وابستگی کو جاری رکھتے ہوئے ایک اور مرکزی کردار میں جلوہ گر ہوں گی۔ انڈسٹری ذرائع کے مطابق، فلم کو گرمیوں کی چھٹیوں کے مصروف سیزن میں ریلیز کرنے کا فیصلہ اسٹریٹجک ہے، کیونکہ اس دوران رومانوی اور فیملی ڈرامہ فلمیں عام طور پر بہتر کارکردگی دکھاتی ہیں۔ تاہم، بار بار تاخیر نے اس کے گرد غیر یقینی فضا بھی پیدا کی تھی، جسے اب اس باضابطہ اعلان کے بعد کسی حد تک ختم کیا گیا ہے۔ مزید رپورٹس کے مطابق، فلم کی شوٹنگ اور پوسٹ پروڈکشن کے مراحل توقع سے زیادہ طویل ہو گئے تھے، جس کی وجہ سے ریلیز شیڈول بار بار تبدیل ہوا۔ اب جبکہ تاریخ طے ہو چکی ہے، فلم کے ٹریلر اور میوزک ریلیز کے حوالے سے بھی جلد اپڈیٹس متوقع ہیں۔ دوسری جانب، اننیا پانڈے اپنی دیگر مصروفیات میں بھی سرگرم ہیں، جن میں ایک ویب سیریز کا نیا سیزن شامل ہے، جبکہ لکشیا مسلسل بڑے پروجیکٹس کے ذریعے اپنی جگہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فلمی حلقوں میں یہ توقع کی جا رہی ہے کہ اگر کہانی اور میوزک مضبوط رہا تو فلم ''چاند میرا دل'' نہ صرف باکس آفس پر کامیاب ہو سکتی ہے بلکہ نوجوان نسل کیلئے ایک نئی رومانوی فرنچائز کی بنیاد بھی رکھ سکتی ہے۔

شریا گھوشال کی فیس پر بحث، کیا وہ اپنی قدر سے کم معاوضہ لے رہی ہیں

دنیا کی معروف آواز شریا گھوشال کی مبینہ ۱ء۶۵/ کروڑ فی شو فیس پر سوشل میڈیا میں بحث۔ مداحوں کا کہنا ہے کہ یہ ان کی حیثیت کے مقابلے میں کم ہے۔

ہندوستانی موسیقی کی دنیا کی معروف آواز شریا گھوشال ایک بار پھر خبروں میں ہیں لیکن اس بار وجہ ان کی گائیکی نہیں بلکہ مبینہ طور پر ان کی لائیو پرفارمنس فیس ہے، جس نے سوشل میڈیا پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ ریڈٹ پر سامنے آنے والی ایک وائرل پوسٹ کے مطابق، شریا گھوشال نے حالیہ ''تلنگانہ گدار فلم ایوارڈ'' میں لائیو پرفارمنس کیلئے تقریباً ۱ء۶۵/ کروڑ روپے وصول کئے۔ اگرچہ اس رقم کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوئی، لیکن یہ انکشاف مداحوں اور موسیقی کے شائقین کے درمیان دلچسپی اور حیرت کا باعث بن گیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جہاں عام طور پر ایسی بڑی رقم پر تنقید ہوتی ہے، وہیں اس معاملے میں ایک مختلف بیانیہ سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا صارفین کی ایک بڑی تعداد کا ماننا ہے کہ شریا گھوشال جیسی لیجنڈری گلوکارہ کیلئے یہ فیس کم ہے، نہ کہ زیادہ۔ مداحوں نے دلیل دی کہ اریجیت سنگھ جیسے مرد گلوکار اکثر اس سے کئی گنا زیادہ معاوضہ لیتے ہیں، جس سے انڈسٹری میں صنفی فرق اور پلے بیک سنگرز کی کم قدر پر سوالات اٹھتے ہیں۔ ایک صارف نے لکھا، ''اگر اریجیت سنگھ زیادہ چارج کر سکتے ہیں تو شریا کیوں نہیں؟ وہ بھی اسی درجے کی، بلکہ کئی حوالوں سے زیادہ ورسٹائل آرٹسٹ ہیں۔'' یہ بحث صرف ایک فیس تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے بالی ووڈ اور ہندوستانی میوزک انڈسٹری میں فنکاروں کی قدر، خاص طور پر خواتین گلوکاروں کی پوزیشن پر ایک وسیع گفتگو کو جنم دیا ہے۔ کئی صارفین کا کہنا ہے کہ پلے بیک سنگرز کو ہمیشہ اداکاروں اور اسٹیج پرفارمرز کے مقابلے میں کم معاوضہ دیا جاتا رہا ہے، باوجود اس کے کہ وہ فلموں کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ، شریا گھوشال کا کریئر دو دہائیوں سے زیادہ عرصے پر محیط ہے، جس میں انہوں نے ہندی، تیلگو، تامل، بنگالی اور دیگر زبانوں میں بے شمار ہٹ گانے دیئے ہیں۔ ان کی تکنیکی مہارت، کلاسیکل تربیت اور مسلسل مقبولیت انہیں انڈسٹری کی صفِ اول کی گلوکاراؤں میں شامل کرتی ہے۔ انڈسٹری ماہرین کے مطابق، لائیو کنسرٹس اور ایوارڈ شوز میں فیس کا تعین کئی عوامل پر ہوتا ہے، جن میں ایونٹ کا پیمانہ، مقام، اسپانسرشپ، اور آرٹسٹ کی برانڈ ویلیو شامل ہیں۔ اسلئے ایک مخصوص رقم کو 'زیادہ' یا 'کم' کہنا سیاق وسباق کے بغیر مشکل ہوتا ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں لائیو میوزک انڈسٹری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، خاص طور پر ہندوستان میں، جہاں بڑے کنسرٹس اور میوزک فیسٹیولز فنکاروں کیلئے آمدنی کا بڑا ذریعہ بن چکے ہیں۔ ایسے میں شریا گھوشال جیسے آرٹسٹس کی فیس پر بحث اس وسیع تر معاشی تبدیلی کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ خود شریا گھوشال نے اب تک اپنی فیس کے بارے میں کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا، لیکن یہ واضح ہے کہ ان کی مقبولیت اور اثر ورسوخ اس سطح پر ہے جہاں مداح ان کیلئے زیادہ مالی قدر کی توقع رکھتے ہیں۔ یہ معاملہ اس بات کی بھی یاد دہانی ہے کہ ہندوستانی میوزک انڈسٹری میں کامیابی صرف آواز تک محدود نہیں بلکہ اس کے ساتھ جڑی معاشی اور سماجی قدر بھی اہم ہے اور شاید اب وقت آ گیا ہے کہ ان اقدار کو نئے سرے سے دیکھا جائے۔

سنگاپور کورونر: زوبین گرگ کی موت حادثاتی طور پر ڈوبنے کا نتیجہ

سنگاپور کی کورونر انکوائری نے گلوکار زوبین گرگ کی موت کو حادثاتی قرار دے دیا، جبکہ ہندوستان میں قتل کے الزامات برقرار ہیں۔ سنگاپور کے اخبار ''دی اسٹریٹس ٹائمز'' کے مطابق، آسامی گلوکار زوبین گرگ کی موت کے بارے میں ہونے والی کورونر انکوائری نے حتمی طور پر فیصلہ دیا ہے کہ ان کی موت حادثاتی طور پر ڈوبنے کے باعث ہوئی۔ کورونر انکوائری ایک ایسا باضابطہ عمل ہوتا ہے جس کا مقصد کسی شخص کی موت کے اسباب اور حالات کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ اس کیس میں ریاستی کورونر ایڈم ناخوڈا نے بدھ کو کہا کہ دستیاب شواہد کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد انہیں اس نتیجے سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ملی کہ گلوکار کی موت حادثاتی تھی۔ واضح ہو کہ زوبین گرگ کا انتقال ۱۹/ ستمبر کو سنگاپور میں ایک یاٹ ٹرپ کے دوران ہوا تھا، جہاں وہ نارتھ ایسٹ انڈیا فیسٹیول میں پرفارم کرنے کیلئے پہنچے تھے۔ ان کی موت کے اگلے ہی دن جاری کئے گئے ابتدائی ڈیتھ سرٹیفکیٹ میں بھی ڈوبنے کو ہی وجہ قرار دیا گیا تھا، جس کی تصدیق بعد میں اکتوبر اور دسمبر میں بھی کی گئی۔ مزید تحقیقات میں سامنے آیا کہ گرگ حادثے کے وقت شدید نشے میں تھے اور انہوں نے تیراکی کے دوران لائف جیکٹ پہننے سے انکار کر دیا تھا۔ سنگاپور کے حکام کے مطابق یہی عوامل حادثے کی بنیادی وجہ بنے۔ تاہم، ہندوستان میں اس معاملے نے ایک مختلف رخ اختیار کیا۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما نے بارہا دعویٰ کیا کہ گلوکار کی موت حادثہ نہیں بلکہ ایک سازش کے تحت قتل تھی۔ اس مؤقف کے تحت ہندوستان میں ایک خصوصی تفتیشی ٹیم (SIT) تشکیل دی گئی۔ تحقیقات کے دوران سات افراد کو گرفتار کیا گیا، جن میں فیسٹیول کے منتظم شیامکانو مہانتا، گرگ کے مینیجر سدھارتھ شرما، اور دو موسیقار شیکھر جیوتی گوسوامی اور امرت پروا مہنتا شامل ہیں۔ ان میں سے چار افراد پر قتل کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ مزید برآں، گلوکار کے کزن سندیپن گرگ، جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہیں، پر مجرمانہ قتل (قتل کے بغیر) کا الزام لگایا گیا، جبکہ دو ذاتی سیکیورٹی افسران پر اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ دسمبر میں ہندوستانی حکام نے اس کیس میں چارج شیٹ بھی داخل کی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں تحقیقات ابھی جاری ہیں اور حکام اس معاملے کو محض حادثہ ماننے کیلئے تیار نہیں۔ قانونی ماہرین کے مطابق، اس کیس میں دو مختلف دائرہ اختیار سنگاپور اور ہندوستان کے نتائج میں تضاد مستقبل میں قانونی پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے، خاص طور پر اگر ثبوتوں کی تشریح میں فرق برقرار رہتا ہے۔ تازہ پیش رفت کے مطابق، سنگاپور کا فیصلہ بین الاقوامی سطح پر اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ واقعہ وہیں پیش آیا، تاہم ہندوستان میں جاری فوجداری کارروائیاں اس کیس کو مزید پیچیدہ بنا رہی ہیں۔ یہ معاملہ نہ صرف ایک مشہور فنکار کی موت بلکہ بین الاقوامی قانونی تعاون، شواہد کی تشریح، اور سیاسی بیانیے کے درمیان کشمکش کی ایک نمایاں مثال بن چکا ہے۔